خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور

Marfat.com

297.63 Liaquat Ali Khan Niazi, Dr.
Khaatim-un-Nabiyyeen (pbuh)/
Dr. Liaquat Ali Khan Niazi.- Lahore :
Sang-e-Meel Publications, 2005.
xxv, 222pp.
Bibliography : pp 211 - 222
1. Islam - Holy Prophet. I. Title.

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ سنگ میل پبلی کیشنز/ مصنف سے باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر کہیں بھی شائع نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورتحال ظہور پذیر ہوتی ہے تو قانونی کارروائی کا حق محفوظ ہے۔

جنوری
2005
نیاز احمد نے
سنگ میل پبلی کیشنز لاہور
سے شائع کی۔

ISBN 969-35-1711-3

Sang-e-Meel Publications
25 Shahrah-e-Pakistan (Lower Mall), P.O. Box 997 Lahore-54000 PAKISTAN
Phones: 7220100-7228143 Fax: 7245101
http://www.sang-e-meel.com e-mail: smp@sang-e-meel.com
Chowk Urdu Bazar Lahore. Pakistan. Phone 7667970

حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹرز، لاہور

Marfat.com

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

تقریظ: ڈاکٹر ظفر اقبال بیگ

پیش لفظ: ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

نعت النبی الکریم ﷺ : سیدنا حضرت حسان بن ثابتؓ

باب نمبر: 1 خاتم النبیین کے لغوی معنی (عقیدہ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں) 20 تا 28

باب نمبر: 2 رسالت کی اہمیت 29 تا 39

(1) ۔بشریت

(2) ۔وہبیت

(3) ۔تعلیمات من جانب اللہ

(4) ۔عصمت

(5) ۔عالمگیریت

(6) ۔قابل اطاعت

(7) ۔شارح کتاب اللہ

(8) ۔نمونہ تقلید

(9) ۔کاملیت ۔جامعیت ۔عملیت ۔تاریخیت

باب نمبر: 3 عقیدہ ختم نبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں 40 تا 46

باب نمبر: 4 عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں صحابہ کرامؓ کا اجماع 47 تا 51

باب نمبر: 5 ختم نبوت کے بارے میں اُمت کے علمائے کرام کا اجماع 52 تا 55

باب نمبر: 6 عقیدہ ختم نبوت مفسرین کرام کی نظر میں 56 تا 67

(1) تفسیر بیضاوی

(2) ۔تفسیر ابن کثیر

(3) ۔تفسیر عثمانی

Marfat.com

(4) ۔تفسیر حقانیؒ

(5) ۔معارف القرآن

(6) ۔تفہیم القرآن

(7) ضیاء القرآن

(8) ۔تدبر قرآن

(9) ۔انوار القرآن

(10) ۔قرآن حکیم مع اُردو ترجمہ وتفسیر (از مولانا محمد اعظم جونا گڑھی و مولانا صلاح الدین یوسف)

(11) ۔تفسیر انگریزی (علامہ عبداللہؒ یوسف علی)

باب نمبر:7 مسیح موعود کا تصور (احادیث کی روشنی میں) 68 تا 98

(1) ۔اسرائیلی ریاست کے بارے میں تفصیل (صیہونیت کے پس منظر میں)

(2) دجّال کا تصور

(3) دجّال کے معنی

(4) اسلامی اصطلاح میں دجّال کا مفہوم

(5) دجّال کی علامات

(6) دجّال کون ہوگا؟

(7) دجّال کی تمام دنیا پر فتح

(8) دجّال کے پیروکار

(9) دجّال کا دور حکومت

(10) فتنہ مسیح دجّال سے بچنے کے لیے حضور اکرم ﷺ کی دُعا

باب نمبر:8 جعلی اور جھوٹے نبی تاریخ کے آئینے میں (مسیلمہ کذاب سے دجال قادیان تک) 99 تا 125

(1) ۔صاف ابن صیاد مدنی

(2) ۔اسود عنسی [redacted]

(3) ۔طلیحہ اسدی

(4) ۔مُسیلمہ کذاب

Marfat.com

(5) ۔سجاح بنت حارث تمیمیہ
(6) ۔مختار ابن ابوعبید ثقفی
(7) ۔حارث کذاب دمشقی
(8) ۔مغیرہ بن سعید عجلی
(9) ۔بیان بن سمعان تمیمی
(10) ۔ابومنصور عجلی
(11) ۔صالح بن طریف برغواطی
(12) ۔بہا فرید زوزانی نیشا پوری
(13) ۔اسحاق اخرس مغربی
(14) ۔استاد سیس خراسانی
(15) ۔ابوعیسیٰ اسحاق اصفہانی
(16) ۔حکیم مُقنع خراسانی
(17) ۔عبداللہ بن میمون اہوازی
(18) ۔بابک بن عبداللہ خرمی
(19) ۔احمد بن کیال بلخی
(20) ۔علی بن محمد خارجی
(21) ۔حمدان بن اشعث قرمط
(22) ۔ابوسعید حسن بن بہرام جنابی قرمطی
(23) ۔زکرویہ بن ماہرو قرمطی
(24) ۔یحییٰ بن زکرویہ قرمطی
(25) ۔عبیداللہ مہدی
(26) ۔علی بن فضل یمنی
(27) ۔ابوطاہر قرمطی
(28) ۔حامیم بن من اللہ محکسی
(29) ۔محمد بن علی شلغمانی
(30) ۔عبدالعزیز باسندی
(31) ۔ابوالطیب احمد بن حسین متنبی
(32) ۔ابوعلی منصور ملقب بہ الحاکم بامراللہ
(33) ۔اصغر بن ابوالحسین تغلبی
(34) ۔ابوعبداللہ ابن شباس صیمری
(35) ۔حسن ابن صباح حمیری
(36) ۔رشید الدین ابوالحشر سنان
(37) ۔محمد بن عبداللہ بن تومرت حسنی
(38) ۔ابن ابی زکریا طمامی
(39) ۔حسین بن حمدان خصیبی
(40) ۔ابوالقاسم احمد بن قسی
(41) ۔علی بن حسن شمیم
(42) ۔محمود واحد گیلانی
(43) ۔عبدالحق بن سبعین مرسی
(44) ۔احمد بن عبداللہ ملثم
(45) ۔رائی شامی
(46) ۔عبدالعزیز طرابلسی
(47) ۔اویس رومی
(48) ۔احمد بن ہلال حسانی
(49) ۔سید محمد جونپوری
(50) ۔حاجی محمد فرہی
(51) ۔جلال الدین اکبر شاہ
(52) ۔سید محمد نور بخش جونپوری
(53) ۔بایزید ملحد
(54) ۔احمد بن عبداللہ سلجماسی

Marfat.com

(55) ۔احمد بن علی محیرثی
(56) ۔محمد مہدی ازکی
(57) ۔شابتی زیوی
(58) ۔محمد بن عبداللہ کرد
(59) ۔میر محمد حسین مشہدی
(60) ۔مرزا علی محمد باب شیرازی
(61) ۔ایلیجاہ محمد (امریکہ)
(62) ۔ملا محمد اٹکی بلوچستان

باب نمبر: 9 قادیانیت چودھویں صدی کا سب سے بدتر فتنہ 126تا170

(1) ۔مرزا قادیانی کے حالات زندگی کی چند جھلکیاں
(2) ۔پیدائش
(3) ۔ٹانک وائن
(4) ۔جائے نفرت
(5) ۔مرزا غلام احمد قادیانی کے ۸۶ جھوٹے دعوے
(6) ۔مرزا غلام احمد کے کفریہ عقائد
(7) ۔اسلام دشمنی کا گھٹیا مظاہرہ
(8) ۔مسلمانوں سے معاشرتی بائیکاٹ
(9) ۔مسلمانوں سے تعلقات حرام
(10) ۔مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام
(11) ۔اللہ تعالیٰ کی توہین
(12) ۔اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ پیر
(13) ۔اللہ کی زبان پر مرض
(14) ۔اللہ اور چور
(15) ۔قادیان میں خدا
(16) ۔سچا خدا
(17) ۔میں خود خدا ہوں
(18) ۔اللہ مرد' مرزا عورت
(19) ۔اللہ تعالیٰ کے دستخط
(20) ۔حضور اکرمؐ نبی کریم ﷺ کی توہین
(21) ۔مرزا قادیانی پر درود
(22) ۔مرزا قادیانی پر درود وسلام
(23) ۔مسیح موعود تمام صفات میں نبی کریمؐ کے ظل ہیں
(24) ۔مرزا قادیانی بعینہٖ محمد رسول اللہ
(25) ۔روحانی کمالات کی ابتداء اور انتہاء
(26) ۔محمد رسول اللہ کی دو بعثتیں
(27) ۔پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر
(28) ۔ہلال اور بدر کی نسبت
(29) ۔نبی کریمؐ کے تین ہزار معجزات
(30) ۔مرزا قادیانی کے ۱۰ لاکھ نشانات
(31) ۔محمد رسول اللہ سے بڑھ کر
(32) ۔وہ نبی بھی کیا نبی ہے؟
(33) ۔مرزا قادیانی' احمد مجتبیٰ
(34) ۔اپنی وحی پر ایمان
(35) ۔آخری اینٹ
(36) ۔قرآن وسنت کی توہین
(37) ۔قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا
(38) ۔قرآن' مرزا قادیانی پر دوبارہ اترا
(39) ۔مرزا کے الہامات' قرآن کی طرح
(40) ۔احادیث رسولؐ کی توہین
(41) ۔حرمین شریفین کی توہین

Marfat.com

(42) ۔قرآن شریف میں تین شہروں کا نام
(43) ۔مسجد اقصیٰ کی توہین
(44) ۔قادیان کی فضیلت
(45) ۔انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین
(46) ۔نبی کی تحقیر غضب الٰہی کا موجب
(47) ۔تمام انبیاء سے اجتہاد میں غلطی ہوئی
(48) ۔تمام انبیاء کا مجموعہ
(49) ۔حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت
(50) ۔حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت
(51) ۔حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فضیلت
(52) ۔ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے
(53) ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین
(54) ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی
(55) ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت
(56) ۔پہلے مسیح سے بڑھ کر
(57) ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت
(58) ۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین
(59) ۔نادان صحابی
(60) ۔حضرت ابوہریرہؓ کی توہین
(61) ۔حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی توہین
(62) ۔حضرت امام حسینؓ کی توہین
(63) ۔مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؓ میں فرق
(64) ۔ام المومنینؓ مرزا قادیانی کی بیوی
(65) ۔مرزا قادیانی کے ۳۱۳ صحابی
(66) ۔اولیاء کرام و مشائخ عظام کی توہین
(67) ۔مرزا قادیانی' خاتم الاولیاء
(68) ۔حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین
(69) ۔حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی توہین
(70) ۔مسلمانوں کی توہین اور کفر کا فتویٰ
(71) ۔ولد الحرام
(72) ۔عیسائی' یہودی' مشرک
(73) ۔بدکار عورتوں کی اولاد
(74) ۔مرد خنزیر' عورتیں کتیاں
(75) ۔مرزا کو نہ ماننے والا پکا کافر
(76) ۔جہنمی
(77) ۔انگریز کی حمایت
(78) ۔خاندانی خدمات
(79) ۔ممانعت جہاد کی کتابیں
(80) ۔سکون' نہ مکہ میں' نہ مدینہ میں
(81) ۔خدا کا شکر
(82) ۔مرزا کے مریدوں کی خصوصیت
(83) ۔خود کاشتہ پودا
(84) ۔انگریزی سلطنت ایک رحمت
(85) ۔حرامی اور بدکار آدمی
(86) ۔اسلام کے دو حصے
(87) ۔دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ
(88) ۔بندوق کا جہاد
(89) ۔گورنمنٹ برطانیہ کے لیے پناہ اور تعویذ
(90) ۔ستارہ قیصریہ
(91) ۔مسلمانوں سے معاشرتی بائیکاٹ

(92) ۔مسلمانوں سے تعلقات حرام

(93) ۔مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام

(94) ۔قادیانیت کا جھوٹا دعویٰ' نبوت کا سلسلہ جاری ہے

(95) ۔میرے پاس جبرائیل آیا

(96) ۔خدا تعالیٰ کی وحی

(97) ۔خدا نے میرا نام نبی رکھا

(98) ۔کثرت وحی

(99) ۔امتی بھی' نبی بھی

(100) ۔بارش کی طرح وحی نازل ہوئی

(101) ۔قادیان' رسول کا تخت گاہ

(102) ۔ختم نبوت ایک باطل عقیدہ' اسلام شیطانی مذہب

(103) ۔نبوت کا دروازہ کھلا ہے

(104) ۔مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین کی گواہی

(105) ۔گردن پر تلوار

(106) ۔نبوت کا قادیانی تصور

باب نمبر:10 سپریم کورٹ آف پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ 171 تا 175

باب نمبر:11 قادیانیوں کے خلاف قومی اسمبلی میں قرارداد 176 تا 177

باب نمبر:12 عقیدہ ختم نبوت---- تہذیبی اثرات 178 تا 188

(1) ۔ختم نبوت قرآن کی روشنی میں

(2) ۔ختم نبوت کے بارے میں دلائل: (احادیث کی روشنی میں)

(3) ۔صحابہ کرامؓ کا اجماع

(4) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی

باب:13 اسلام اور احمدیت (مع پنڈت جواہر لال نہرو کے اُٹھائے گئے سوالات کا جواب) علامہ محمد اقبالؒ کی طرف سے 189 تا 196

(1) حضرت محمد ﷺ اشخاص مقدسہ (انبیاء) کے سلسلہ کی آخری کڑی ہیں

(2) قادیانیوں کے خلاف ہندوستانی مسلمان مشتعل ہیں

(3) تحریک احمدیت کے دو گروہ (قادیانی اور لاہوری) ارتداد عظیم کے مرتکب

(4) قادیانی اسلام کے غدار ہیں

(5) تحریک احمدیت حضرت محمد ﷺ کو خاتمیت کے مرتبے سے محروم کرتی ہے

(6) ابن عربیؒ اور پیغمبرانہ شعور کی خصوصیات

(7) عقیدہ اوّل کے کافر اور جہنم کے شعلوں کا ایندھن

(8) اسلام کے رخسار پر احمدیت کی پیلاہٹ

(9) اسلام کے دو بنیادی اصول: خدا کی وحدانیت اور خاتمیت ختم الرسل ﷺ

(10) اسلامی استحکام کو نقصان (بہائیوں اور قادیانیوں کی طرف سے)

(11) علامہ اقبالؒ کا خط پنڈت نہرو کے نام (احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں

(12) علامہ اقبالؒ کا انگریزی خط پنڈت نہرو کے نام

باب نمبر:14 قادیانیت ۔۔ ملکی و غیر ملکی عدالتوں، مختلف اداروں اور مسلم اکابرین کی نظر میں 197 تا 210

(1) گیمبیا (مغربی افریقہ) نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا

(2) رابطہ عالم اسلامی (قادیانی خارج از اسلام ہیں)

(3) شام میں قادیانیوں کے خلاف ردعمل

(4) مفتی اعظم شام شیخ ابوالیسیر عابدین کا فتویٰ (1957ء)

(5) سپریم کورٹ (ماریشس) کا فیصلہ (1920ء)

(6) الاستاذ حسین محمود عودہ فلسطینی کا فتویٰ

(7) مجلس احرار اسلام کا موقف (1953ء)

(8) سیشن جج بہاولپور کا فیصلہ (1935ء)

(9) صوبہ سرحد کی اسمبلی کی قرارداد (1974ء)

(10) اسلامی نظریاتی کونسل (پاکستان) کا موقف

Marfat.com

(11) وفاقی شرعی عدالت (پاکستان) کا فیصلہ (1984ء)

(12) مجموعہ تعزیرات پاکستان ایکٹ نمبر 45 بابت 1860ء کی ترمیم

(13) آئین پاکستان میں ترمیم

(14) امتناع قادیانیت آرڈیننس (1984ء)

(15) منیر انکوائری رپورٹ

(16) جسٹس میاں نذیر اختر کا فیصلہ

(17) جسٹس محمد رفیق تارڑ کا موقف

(18) جسٹس میاں محبوب احمد کا موقف

(19) ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں مرزا غلام احمد قادیانی کا توبہ نامہ

(20) جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی کا فتویٰ

(21) اے۔سی گورداسپور کا فیصلہ (1904ء)

(22) سیشن کورٹ بہاولپور کا فیصلہ (1935ء)

(23) میاں محمد سلیم سینئر سول جج راولپنڈی کا فیصلہ (1945ء)

(24) شیخ محمد رفیق گوریجہ (سول جج) کا فیصلہ (1969ء)

(25) شیخ محمد اکبر ایڈیشنل سیشن جج راولپنڈی کا فیصلہ (1955ء)

(26) ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ اور قادیانیت

(27) شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کا فتویٰ

(28) مولانا ظفر علی خان کا قول

(29) امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری کا موقف

(30) قادیانیت نبوت محمدیؐ کے خلاف سازش ہے (مولانا سید ابوالحسن ندوی)

(31) مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کا فتویٰ

(32) علامہ محمد انور کاشمیریؒ کا فتویٰ

(33) مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا فتویٰ

(34) مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کا فتویٰ

Marfat.com

(35) مولانا ابوالکلام آزاد کا موقف

(36) حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کا موقف

(37) مولانا محمد عمر پالن پوریؒ کے تاثرات

(38) شیخ الہند مولانا محمود حسن کا فتویٰ

(39) مولانا زاہد الراشدی کا فتویٰ

(40) سید ابوالاعلیٰ مودودی

(41) مفتی محمد حسین نعیمیؒ کا فتویٰ

(42) آغا شورش کاشمیری کا موقف

(43) سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کا فتویٰ

(44) حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب کا فتویٰ

(45) سید مناظر احسن گیلانیؒ کی ایک نادر تحریر (نبوت کی تاریخ میں ختم نبوت کا دعویٰ آنحضرت ﷺ کا پہلا دعویٰ تھا)

(46) قادیانیوں کے صد سالہ جشن (1989ء) پر پابندی

(47) میر واعظ مولانا محمد یوسف کا فتویٰ

(48) مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کا فتویٰ

(49) عقیدہ ختم نبوت (شعراء کی نظر میں)

فہرست کتب 211تا222

Marfat.com

Marfat.com

انتساب

اپنی والدہ مکرمہ

محترمہ انور سلطانہ صاحبہ

کے نام

------ جو بروز 15 جون 2003ء

اس جہان فانی سے کوچ فرما گئیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین!

Marfat.com

Marfat.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ، خالق السموٰت والارض وجاعل الظلمات والنور، وصلی اللہ علی سیدنا محمد خاتم الأنبیاء والرسل أجمعین ، بشر وانذر، ووعد واوعد ، انقذ اللہ بہ البشر من الضلالۃ ، وھدی الناس إلی الصراط المستقیم، صراط اللہ الذی لہ ما فی السموٰت وما فی الارض ، الا الی اللہ تصیر الامور۔ وبعد:

جناب ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ۔ ان سے میرا بہت پرانا تعلق ہے ۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان ہیں ۔ لکھنا' پڑھنا ان کا محبوب مشغلہ ہے ۔ اُردو اور انگریزی زبان میں ان گنت کتابوں اور تحقیقی مقالوں کے مصنف ہیں جنہیں بیرون ملک بھی پذیرائی حاصل ہے ۔ پیشے کے اعتبار سے آپ مستند بیورو کریٹ ہیں ۔ اعلیٰ سرکاری آفیسر کی حیثیت سے اُنہوں نے ملک کے اندر کئی اہم اور ذمہ دار عہدوں پر کام کیا ہے اور اب بھی ایک اہم عہدے پر فائز ہو کر ملک و قوم کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں ۔ آپ صرف فائلوں میں ہی نہیں کھو گئے بلکہ بدستور اپنے علمی' ادبی اور دینی شغف کو برقرار رکھے ہوئے ہیں ۔ ان کا ایک اپنا منفرد طرز تحریر اور مخصوص انداز بیان ہے ۔ اُنہوں نے ایک انتہائی اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے جو آپ کے زیر نظر ہے ۔ یعنی ''ختم نبوت اور قادیانیت''۔

ڈاکٹر نیازی صاحب کو قادیانیت کے موضوع سے خاصی دلچسپی ہے ۔ اُنہوں نے اس موضوع پر بہت سا لٹریچر پڑھا ہے اس لئے وہ اس تحریک کے بارے میں کافی معلومات رکھتے ہیں ۔ اس کے علاوہ ان کی اسلام کے دینی ورثے قرآن' حدیث' تفسیر وغیرہ پر گہری نظر ہے ۔ انہوں نے تحریک احمدیت کے بنیادی عقیدے اجرائے نبوت یا ختم نبوت سے انکار

Marfat.com

کو موضوع بنایا ہے کیونکہ نئی نبوت کے نتیجے میں قادیانیوں نے مسلمانوں کی تکفیر کی اور معاشرتی سطح پر ان سے الگ ہو کر نئی امت کی تشکیل کی۔ اُنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کو مختلف انداز سے پیش کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ یہ اسلام کا اساسی عقیدہ ہے اور اس پر امت کا اجماع چلا آرہا ہے۔ جنہوں نے اس عقیدے کے خلاف جعلی نبوت کا ڈھونگ رچایا انہیں اول تو ناکامی و نامرادی کا سامنا کرنا پڑا اور دوسرے جمہور مسلمانوں نے ان کو اسی دینی بغاوت کی کڑی سزا دی تاکہ نبوت کے نام پر فتنہ گری کا استیصال ہو۔

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی کی کتاب 'خاتم النبیین' اپنی نوعیت کی ایک منفرد کتاب ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس موضوع پر بہت سی کتب کا نچوڑ اپنی اس 222 صفحات کی کتاب میں سمو دیا ہے اور نہایت دلنشین انداز سے ختم نبوت کے مختلف پہلوؤں کو پیش کیا ہے۔ انہوں نے خاتم النبیین کے لغوی معنوں پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس بحث کے بعد قادیانیوں کو ختم نبوت کے متعلق تمام تاویلات اور اجرائے نبوت کا عقیدہ باطل قرار پاتا ہے۔ دوسرا باب رسالت کی اہمیت کے بارے میں ہے۔ اس میں نیازی صاحب نے آکسفورڈ انسائیکلوپیڈیا آف دی ماڈرن اسلامک ورلڈ کے حوالے سے ڈیوڈ کر (David Kerr) کے مقالہِ نبوت سے اقتباس دیا ہے اور رسالت کی خوبیاں امانت' صدق' فطانت اور ابلاغ کی وضاحت کی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر محققین نے نبوت محمدیہؐ کے جو اوصاف حمیدہ بیان کئے ہیں' عصمت' عالمگیریت وغیرہ کو اجمالی طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس باب کے مطالعے سے نبوت و رسالت کی ایک عمدہ تصویر ابھر کر سامنے آتی ہے اور رسالت کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کو اُنہوں نے قرآن و احادیث' اجماع صحابہ کرامؓ اور امت کے علمائے کرام کی تحریروں کی روشنی میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے تمام مشہور مفسرینِ کرام کی تفاسیر کے اقتباسات دے کر ثابت کیا ہے کہ ختم نبوت کے عقیدے پر اُمت کا اجماع رہا ہے اور کسی کو یہ جرآت نہ ہوئی کہ اس کا انکار کرے۔ آیات خاتم النبیین' احادیث' صحابہ کرامؓ اور امت کے اجماع کے بعد اگر کسی نے نبوت کا

دعویٰ کرنے کی جسارت کی تو اس کو بلاتوقف مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔

ڈاکٹر نیازی صاحب نے مسیح موعود کے تصور پر بھی گفتگو کی ہے اور فتنہ دجال کے متعلق تفاصیل بتائی ہیں۔ اسرائیل کے قیام کے بعد دجال کی آمد کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ اس فتنے سے قوم کو آگاہ کیا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے زمانے ہی میں بعض نبوت کے جھوٹے دعویدار پیدا ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کی نہایت مختصر لیکن جامع تفصیل بیان کر دی ہے جس سے مرزا غلام احمد کے اکابر کا پتہ چلتا ہے جن کی اُنہوں نے خوشہ چینی کر کے نبوت و رسالت کے دعوے کئے۔

قادیانیت کے خدوخال اور مرزا غلام احمد کی شخصیت کے مضحکہ خیز پہلوؤں کو باب نہم میں بیان کیا گیا ہے۔ اُنہوں نے قادیانیت کے مذہبی معتقدات اور مرزا غلام احمد کے کفریہ کلمات کو نہایت عمدہ طریق سے اکٹھا کر دیا ہے۔ ان کے اسلوب بیان اور حقائق کو یکجا کرنے کا طریقہ منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ ایک عام قاری جس کو قادیانیت کے متعلق واجبی معلومات ہوں اس باب کے مطالعے سے اس کا پورا چہرہ دیکھ سکتا ہے اور اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس نے اسلام دشمنی کے کتنے دروازے کھولے اور کس کس انداز سے انبیاء کرامؑ ' اولیاء اور صلحائے دین کو سب وشتم کا نشانہ بنایا۔ قادیانیت کے مذہبی پہلو کے ساتھ ساتھ اس کے انگریز نواز کردار پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جو اس تحریک کا بنیادی مقصد تھا۔

ڈاکٹر نیازی صاحب نے قادیانیت کا محاسبہ کرتے وقت مختلف عدالتوں کے فیصلوں اور قومی اسمبلی کی قرارداد کو بھی پیش کیا ہے تاکہ یہ ثابت ہو سکے کہ علمائے کرام ہی نہیں بلکہ ملکی عدالتیں اور قومی نمائندہ ادارہ نیشنل اسمبلی' ان کے متعلق کیا رائے رکھتا ہے۔ ختم نبوت کی تہذیبی اہمیت کی وضاحت کے لئے اُنہوں نے علامہ اقبال کے قادیانیت کے خلاف مضامین سے مناسب اقتباسات نقل کئے ہیں۔

قادیانیوں کے خلاف برصغیر پاک و ہند کے علمائے کرام جہاد کرتے رہے۔ اس کے علاوہ اسلامی دنیا کے تمام مقتدر علماء نے اس فتنہ پر اپنی آراء دیں اور مرزا غلام احمد قادیانی

Marfat.com

کے کفر و ارتداد پر مہر ثبت کی۔ ملکی و غیر ملکی عدالتوں کے فیصلے، مختلف اداروں اور مسلم اکابرین کی آراء قادیانیت کے موضوع کا بہترین طریق سے تعارف کراتی ہیں۔

ڈاکٹر نیازی کی تالیف قادیانیت کے متعلق اہم معلومات کا ایک انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں مختصر لیکن جامع انداز سے اس کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی گئی ہے۔ ٹھوس دلائل اور مثبت طرز نگارش نے اس کو اتنا دلچسپ بنا دیا ہے کہ بڑی بڑی کتابیں پڑھنے کی بجائے اس مختصر سی کتاب کے مطالعے کے بعد قادیانیت کے تمام پہلوؤں سے شناسائی حاصل ہو جاتی ہے۔ ہر بات کو قادیانی کتب کے مستند حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے اور مواد کی ترتیب اور انتخاب میں بڑی احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ اس لئے کتاب میں رطب و یابس نہیں۔ اس مختصر کتاب میں قادیانیت کی پوری تاریخ کو سمو دینا بہت محنت طلب کام تھا لیکن ہم ڈاکٹر صاحب کے جذبہ ایمان کی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے اس کام کو بطرز احسن انجام دیا۔

آخر میں، میں ڈاکٹر نیازی صاحب کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور انہیں دو جہاں میں اس کا اجر عظیم عطا کرے۔ اس کتاب کی وسیع پیمانے پر اشاعت مسلمانوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہو گی اور اس موضوع پر تحقیق کرنے والوں کے لئے ایک ریفرنس بک کے طور پر کام آئے گی۔

یہ کتاب کسی پیش لفظ کی محتاج نہیں لیکن تعمیل حکم بجا لاتے ہوئے یہ چند سطور رقم کر دیں۔ ممکن ہے کہ ان کی بدولت اللہ تعالیٰ میرے حال پر رحم فرمائے اور میری خطاؤں کو بخش دے۔ (آمین یا رب العالمین)!

ڈاکٹر ظفر اللہ بیگ
صدر شعبہ تاریخ و مطالعہ پاکستان
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

Marfat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علی سید الأولین والآخرین محمّد خاتم النبیین ، وعلی آلہٖ وصحبہٖ أجمعین، أمّا بعد :

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، مونس دلِ شکستگان، راہبر راہ سالکان، شفیع المذنبین، امام الانبیآء، روحِ کائنات، شافعِ محشر، شمس الضحٰی، بدر الدّجیٰ، نور الھدیٰ، ساقی کوثر، تاجدارِ مدینہ، تاجدارِ حرم، سیّدالعالمین، سید العرب و العجم، مہرِ حرا، خورشیدِ حرم، خُلقِ مجسّم، ابر کرم، پیکرِ لطف و جود و سخا وسید المرسلیّن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ دنیا کے ظلمت خانے کے لئے رُشد و ہدایت کا آفتاب تاباں ہے۔ سید الانبیآء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کردار، آپؐ کی تعلیمات اور آپ کا طرزِ عمل دنیا کے لئے باعث تقلید اور بہترین نمونہ ہے۔ آپؐ کی روحانی، عمرانی، معاشی، سیاسی، ثقافتی اور عسکری زندگی تمام انسانیت کے لیے عمدہ ترین رہنمائی ہے۔

قادیانیت اسلام کے لیے سب سے بدتر فتنہ ہے۔ اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ہم اس فتنے کی روک تھام کے لیے بھرپور کاوش کریں۔ تحفظِ ختمِ نبوت ہر مسلمان پر لازم ہے لہٰذا ہر سطح پر ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تحفظِ ختم نبوت کے لیے کام کیا جائے۔ اندرون ملک بھی اور بیرون ملک بھی۔

اپنے رفیق محترم جناب حافظ اطہر عزیز صاحب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جن کی رہنمائی کے سبب اس کتاب کی تکمیل ہوئی۔ انہوں نے شوق دلایا کہ میں اس موضوع پر کام کروں۔ انہوں نے اس موضوع پر کافی لٹریچر مہیا کیا اور میری رہنمائی بھی فرمائی۔

میں جناب نیاز احمد اور افضال احمد کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی

اشاعت کا اہتمام فرمایا۔ اس کتاب کی کمپوزنگ جناب محمد اویس قریشی نے انتہائی محنت سے کی۔ میں اپنی رفیقہ حیات پروفیسر تسنیم نیازی کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی پروف ریڈنگ کی۔

جناب ڈاکٹر ظفر اللہ بیگ صاحب، صدر شعبہ تاریخ و مطالعہ پاکستان، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے اس کتاب کے مسودے کو گہری نظر سے دیکھا اور رہنمائی فرمائی۔ ان کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔

علاوہ ازیں جناب احمد علی ظفر صاحب نے اس کتاب کی ترتیب میں میری راہنمائی فرمائی اور پروف ریڈنگ بھی کی۔ میں درج بالا تمام حضرات کا شکرگزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت اور تصحیح میں میری مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ آمین!

اللہ کرے میری یہ کاوش دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شرفِ قبولیت حاصل کرے اور میری مغفرت کا باعث بنے۔ آمین!

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

Marfat.com

﴿ نَعْتُ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

﴿ سَیِّدنا حضرت حسّان بن ثابتؓ ﴾

اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِهٖ	وَاللَّیْلُ دُجٰی مِنْ وَّفْرَتِهٖ
صبح آپؐ کی چمک سے روشن ہوئی	اور رات آپؐ کے گیسو کی وجہ سے چھائی
فَاقَ الرُّسُلَا فَضْلاً وَّعُلاً	اَهْدَی السُّبُلَا لِدَلَالَتِهٖ
آپؐ نے رسولوں پر فضیلت و بلندی میں فوقیت حاصل کی	اپنی راہنمائی سے راستوں کی ہدایت عطا فرمائی
کَنْزُ الْکَرَمِ مَوْلَی النِّعَمِ	هَادِی الْاُمَمِ لِشَرِیْعَتِهٖ
آپؐ کرم کے خزانہ اور نعمتوں کے مالک ہیں	اپنی شریعت کے ساتھ تمام راستوں کے راہنما ہیں
اَزْکَی النَّسَبِ اَعْلَی الْحَسَبِ	کُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِهٖ
آپؐ پاکیزہ ترین نسب والے اور بلند ترین حسب والے ہیں	تمام عرب والے آپؐ کے خدام ہیں
سَعَتِ الشَّجَرُ نَطَقَ الْحَجَرُ	شُقَّ الْقَمَرُ بِاِشَارَتِهٖ
آپؐ کے اشارہ پاک سے درخت دوڑے پتھر بولے	اور چاند شق ہوا ٹکڑے ہوگیا' آپؐ کے اشارے سے
جِبْرِیْلُ اَتٰی لَیْلَةَ اَسْرٰی	وَالرَّبُّ دَعٰی لِحَضْرَتِهٖ
معراج کی رات جبرائیل آپؐ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے	اور رب تعالیٰ نے آپؐ کو اپنی بارگاہ میں بلایا
قَالَ الشَّرَفَا وَاللّٰهُ عَفَا	عَنْ مَّا سَلَفَا مِنْ اُمَّتِهٖ
آپؐ نے عزت پائی اور اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیئے	آپؐ کی امت کے تمام سابقہ گناہ
فَمُحَمَّدُنَا هُوَ سَیِّدُنَا	فَالْعِزُّ لَنَا لِاِجَابَتِهٖ
ہمارے ممدوح یعنی محمد مصطفیٰؐ ہی ہمارے سردار ہیں	انؐ کی مقبولیت کی وجہ سے ہمارے لیے عزت ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

باب نمبر: 1

خاتم النبیّین کے لغوی معنی

(وعقیدہ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں)

نبی آخرالزماں محسن انسانیت، داعیِ اعظم، دُرِّ نجف، مونس دل شکستگاں، پشت پناہ خستگاں، پیغمبر اعظم، جان عالم، فخر عالم، جمال اولین، ناشر حکمت، آفتاب صحرا، مینارہ نور، بدر کامل اور انسان کامل کے ظہور سے صبح صادق کے پنچھی خواب گراں سے بیدار ہوئے۔ عمیق اور دبیز تاریکی چھٹ گئی، جہالت، ظلم و بربریت کی چادر چاک ہو گئی۔ مینارہ نور سے کائنات کا گوشہ گوشہ جگمگ کرنے لگا۔ صحرا میں بہار مسکرانے لگی، گرم ہوائیں اور باد صبا کے جھونکے کھجور، نارنگی، سیب، لوکاٹوں اور انگوروں کے پتوں سے مس ہو کر سارنگی بجانے لگے۔ بدر کامل کے ظہور سے صحرائے عرب کا رنگ روپ بدلنے لگا۔ بقول سیّدنا حضرت حسّان بن ثابتؓ:

فَاقَ الرُّسُلَا فَضْلاً وَّعُلَا
اَهْدَى السُّبُلَا لِدَلَالَتِهِ

(آپؐ نے رسولوں پر فضیلت و بلندی میں فوقیت حاصل کی، اپنی راہنمائی سے راستوں کی ہدایت عطا فرمائی)۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نئے چہرے کو دیکھ کر سب کے سب ششدر رہ گئے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کی آنکھیں ورطہ حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اس آفتاب نبوت کی بشارتیں توریت نے دیں، انجیل نے دیں۔ سام وید نے دیں۔ اتھروید نے دیں۔ ساری کدورتیں دھل گئیں اور انسانی محبتوں اور شرف انسانی کا چراغ جل اٹھا:

خاتم النبیّین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور اس کائنات کا مبارک ترین واقعہ ہے:

شوکت سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود!
فقر جنیدؒ و بایزیدؒ تیرا جمالِ بے نقاب!

Marfat.com

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات باعث تکمیل انسانیت ۔ آپؐ کے خصائل وشمائلِ برگزیدہ‘ آپؐ کی روحانی‘ عمرانی‘ معاشی‘ سیاسی‘ ثقافتی اور عسکری حیات مبارکہ انسانیت کے لیے باعث رہنمائی ہے۔

پیغمبر اعظمؐ‘ سرچشمہ ہدایت‘ خیرالبشر اور تاجدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ایمان کی اولین نشانی ہے ۔ حضورؐ وہ ذات اقدس ہیں جو مینارہ روشنی بن کر اور رفعتوں کا عکس بن کر اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے ۔ ناموس رسالتؐ پر کٹ مرنا ہی ایمان کی اصل نشانی ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.
(رواه الشيخان عن أنس).

”تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کو اپنے ماں باپ‘ اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ میری محبت نہ ہو“ (بخاری شریف و مسلم شریف)۔

مولانا محمد منظور نعمانی ’معارف الحدیث‘ کی جلد اول کے صفحہ نمبر ۱۳۴ پر رقمطراز ہیں:

” اللہ تعالیٰ سے اور اسلام سے صحیح محبت بغیر رسول کی محبت کے ناممکن ہے اور اسی طرح اللہ کی اور اسلام کی محبت کے بغیر‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا تصور نہیں کیا جا سکتا“۔

سورۃ توبہ میں ارشاد ربانی ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ
وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ
كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ
بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

”آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور

Marfat.com

تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ کے جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں' تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے ۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا" (آیت نمبر ۲۴)۔

اس وقت تک حضور اکرمؐ سے سچی محبت نہیں ہوسکتی جب تک کہ جناب نبی اکرمؐ کی عزت و ناموس اور عقیدہ نبوت کا تحفظ نہ کیا جائے ۔ بقول مولانا ظفر علی خانؒ :

نماز اچھی ' روزہ اچھا ' حج اچھا ' زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا!
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحاؐ کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

تحفظ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا جزو ہے ۔ جو شخص حضورؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ اعلانیہ یا خفیہ طور پر کرے اُسے مرتد کی طرح توبہ کا موقع دیا جائے گا ۔ اگر وہ باز آجائے تو ٹھیک وگرنہ اُسے قتل کر دیا جائے گا اور اس کی وراثت مسلمانوں میں تقسیم کر دی جائے گی ۔ یہ رائے ابوداؤد' اسماعیل القاضی' ابوبکر عبدالعزیز اور قاضی ابویعلیٰ کی ہے ۔ حضرت علیؓ کے ہاں بھی مرتد کو تین دن کی مہلت دی جائے گی۔ (بحوالہ : اسلامی قوانین' حدود' قصاص' تعزیرات' مولفہ جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمن' صفحہ ۱۴۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں اپنی دینی ذمہ داری پورا کرنے کی سعادت دے ۔ آمین ! حب رسولؐ کا تقاضا یہی ہے ۔ بقول خواجہ عابد نظامی :

بہت اندھیرا ہے ہستی کی شاہراہوں پر
چلو ' تو مشعل عشق رسولؐ لے کے چلو

حضرت ابوبکر صدیقؓ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے جب تک جھوٹی نبوت کا صفایا نہیں کیا ۔ صحابہ کرامؓ کے نزدیک حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اس عمل کی اہمیت کا اندازہ فاروق اعظمؓ کے اس فرمان سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپؓ نے فرمایا : ابوبکر صدیقؓ ! میری

۲۰۵۷۹۲

Marfat.com

خواہش ہے آپؓ مجھ سے ایک سودا کر لیں وہ یہ کہ آپؓ میری تمام نیکیاں لے لیں مجھے اپنی زندگی کی راتوں میں سے صرف ایک رات اور دنوں میں سے صرف ایک دن کی نیکیاں دے دیں۔ میں یہ سمجھوں گا کہ میں نفع میں رہا۔ غار ثور میں جب آپؓ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر تین ایام تک نبی کریمؐ کی حفاظت کرتے رہے اور پہرہ دیتے رہے ان میں سے صرف ایک رات اور جب حضورؐ کی ختم نبوت کے تحفظ کی جنگ لڑ رہے تھے اور پریشان تھے ان دنوں میں سے ایک دن کی نیکیاں دے دیں۔

خاتم النبیین کے لغوی معنی:

حضور اکرمؐ خاتم النبیین ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔ اب خاتم النبیین کے لغوی معنی پر بحث کی جائے گی۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رقمطراز ہیں:

''ایک گروہ' جس نے اس دور میں نئی نبوت کا فتنہ عظیم کھڑا کیا ہے' لفظ خاتم النبیین کے معنی'' نبیوں کی مہر کرتا ہے اور اس کا مطلب یہ لیتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو انبیاء بھی آئیں گے وہ آپؐ کی مہر لگنے سے نبی بنیں گے' یا بالفاظ دیگر جب تک کسی کی نبوت پر آپؐ کی مہر نہ لگے وہ نبی نہ ہو سکے گا۔

ایک دوسری تاویل اس گروہ نے یہ بھی کی ہے کہ'' خاتم النبیین '' کے معنی افضل النبیین کے ہیں' یعنی نبوت کا دروازہ تو کھلا ہوا ہے البتہ کمالات نبوت حضورؐ پر ختم ہو گئے ہیں۔

اسی بنا پر تمام اہل لغت اور اہل تفسیر نے بالاتفاق خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے لیے ہیں۔ عربی لغت و محاورے کی رو سے خاتم کے معنی ڈاک خانے کی مہر کے نہیں ہیں جسے لگا لگا کر خطوط جاری کیے جاتے ہیں' بلکہ اس سے مراد وہ مہر ہے جو لفافے پر اس لیے لگائی جاتی ہے کہ نہ اس کے اندر سے کوئی چیز باہر نکلے نہ باہر کی کوئی چیز اندر جائے''۔

عربی لغت اور محاورے کی رو سے ''ختم'' کے معنی مہر لگانے' بند کرنے' آخر تک پہنچ جانے اور کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانے کے ہیں۔

ختم العمل: کے معنی ہیں فرغ من العمل یعنی کام سے فارغ ہو گیا۔

Marfat.com

ختم الاناء : کے معنی ہیں ''برتن کا منہ بند کر دیا اور اس پر مہر لگا دی تا کہ نہ کوئی چیز اس میں سے نکلے اور نہ کچھ اس کے اندر داخل ہو''۔

ختم الکتاب : کے معنی ہیں '' خط بند کر کے اس پر مہر لگا دی تا کہ خط محفوظ ہو جائے'' (تفہیم القرآن' جلد ۴' صفحات ۱۴۰۔۱۳۸)۔

سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۷ میں لفظ 'ختم' استعمال ہوا ہے :

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۗ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

'' اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر کر دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے''۔

پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ فرماتے ہیں :

''ہمارا دعویٰ بلکہ ہمارا غیر متزلزل عقیدہ اور ایمان یہ ہے :

حضور سرور عالم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں۔ حضورؐ کی تشریف آوری کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا اور جو شخص اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور جو بدبخت اس کے اس دعویٰ کو سچا تسلیم کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے اور اسی سزا کا مستحق ہے جو اسلام نے مرتد کے لیے مقرر فرمائی ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی وامی) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں یعنی انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں۔ الصحاح للجوہری اور لسان العرب لابن منظور' صحاح کے مولف علامہ حماد بن اسماعیل الجوہری کا سن ولادت ۳۳۲ھ اور سال وفات ۳۹۳ھ یا ۳۹۸ھ ہے اور لسان العرب کے مولف علامہ ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور الافریقی المصری کا سن ولادت ۶۳۰ھ اور سال وفات ۷۱۱ھ ہے۔ یہ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فتنہ انکار ختم نبوت نے صدہا سال پہلے یہ کتابیں لکھی گئی ہیں' ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے مذہبی تعصب یا ذاتی عقیدہ کے

باعث یہ لکھا ہے تا کہ ان کا قول حجت نہ رہے بلکہ ان کی نگارشات اور ان کی تحقیقات اہل لغت کے اقوال کے عین مطابق ہیں۔ علامہ ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں:

ختام الوادی ' اقصاہ وختام القوم و خاتمھم و خاتمھم۔آخرھم و محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم خاتم الانبیاء علیہ و علیہم الصلوۃ والسلام۔

وادی کے آخری کونہ کو ختام الوادی کہتے ہیں۔قوم کے آخری فرد کو ختام اور خاتم کہا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے۔

لسان العرب میں التھذیب کے حوالہ سے لکھا ہے:

والخاتم والخاتم من اسماء النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلّم وفی التنزیل العزیز و لکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیّین ای آخر ھم و من اسمائہ العاقب ایضاً و معناہ آخر الانبیاء۔

یعنی خاتم اور خاتم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء گرامی میں سے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیّین ۔یعنی سب نبیوں سے پیچھے آنے والا اور حضور کے اسماء میں سے العاقب بھی ہے اس کا معنی آخرالانبیاء ہے۔ مذکورہ آیت میں خاتم النبیین کا معنی آخر النبیین ہے"۔(بحوالہ: ضیاء القرآن' جلد چہارم' صفحات ۶۸۔۶۹)

Edward William Lane رقمطراز ہے:

"He sealed, stamped, imprinted or impressed, or he put the (or signet) upon it namely, a thing or a writing or book and the like and ختم علیہ signifies the same for he put a seal, or the impression of a signet, upon it]. According. to Er-Raghib, ختم and طبع signify the impressing a thing with the engraving of the signet and stamp : and the former [as is indicated, but not plainly expressed, as distinguished from the latter,] is tropically used, sometimes, as meaning the securing oneself from a thing, and protecting [oneself]from it ; in consideration of protection by

means of sealing upon writings and doōrs: and sometimes as meaning the producing on impression, or effect, upon a thing from another thing; in consideration of the impress produced [by the signet] : and sometimes it is used as relating to the reaching the and [of in thing]

Hence, ختـم الشـهـادة [The sealing of the testimony]; the witness, where he wrote his name upon a صـک cause his written name to be beneath a piece of lead, As to ختـم الاعـنـاق [The sealing of the necks,], the case is related, in the "Omar sent Ibn-Honeyf to seal the عـلـوج [or unbelievers] of the Sawad ; and he sealed five hundred thousand of them, in classes; that is, he marked them twelve dirhems, and twenty-four, and forty-eight; tying a thong upon the neck of each, and putting upon the knot a seal of lead. ختـم الـلـه عـلى قلوبـهم in the Quran [ii. G], is like the phrase in the same [xvi.110 and xlvii. 18]

سورت النحل کی آیت نمبر ۱۰۸ میں ارشاد ربانی ہے :

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝

"یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور جن کے کانوں پر اور جن کی آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور یہی لوگ غافل ہیں"۔

اس آیت مبارکہ کا وہی مفہوم ہے جو سورت بقرہ کی آیت ٦ کا ہے۔ اسی طرح سورت محمد کی آیت نمبر ١٦ میں ارشاد ہے :

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا
لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ
اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝

"اور ان میں بعض (ایسے بھی ہیں کہ) تیری طرف کان لگاتے ہیں، یہاں تک کہ جب تیرے پاس سے جاتے ہیں تو اہل علم سے (بوجہ کند ذہنی ولاپرواہی کے) پوچھتے ہیں کہ اس نے ابھی کیا کہا تھا ؟ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر

Marfat.com

کر دی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں"۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں بھی سورت النحل کی آیت نمبر ۱۰۸ کا مفہوم بیان فرمایا گیا۔

ایڈورڈ ولیم لین مزید لکھتا ہے:

ختم الشی , inf.n ختم also signifies [as indicated above] + He reached the end of the thing. (K.) And اختتمت الشی you say, ختم القرآن He reached the end of the Kur-an [in reciting it]; (S, Er-Raghib;) [he recited the Whole of the Kur-an;] he completed [the recitation of] the Kur-an : ختم Also The impress produced by the engraving of signet. (Er-Raghib, TA.) --- See also خاتم ...... اعطانی ختمی means He gave me my sufficiency, : because what suffices a man is the last [or utmost] of his desire of demand. حتم: see خاتم.---- Also A sealed piece of clay [or roax] : like نقص in the sense of منفوض and قبض in the sense of مقبوض : so in the saying of El-Asha,

☆وصحباء طاف یهودیها ☆ وابرزها وعلیها ختم ☆

[And a Jar of reddish-coloured wine, the Jew vender who where of came, and brought it out, with a sealed piece of clay upon it]. (S.) [see also ختام].

خاتم signifies the agent [i. e. the person sealing, of stamping]: خاتم , the thing that is put upon the piece of clay [or wax, for the purpose of sealing, or stamping] :

خاتم also sigaifies A seal, or stamp, and a mark: so in a trad., in which it is said, امین خاتم رب العالمین علی عباده المومنین آمین i. e. (or Amen) is]the seal, or stamp, and the mark, [of the Lord of the beings of the whole world upon his servants the believers,] which removes from them accidents, and causes of mischief; for the seal of the writing protects it, and precludes those who look from [seeing] what is within it.

(Arabic-English Lexicon, by Edward William Lane, Book I.---Part 2.Part 2. Williams and norgate, 1865. pp. 702-703)

F.Steingass نے 'ختم' کے یہ معانی بیان کیے ہیں:

ختم khatm, sealing (s.) ; honey ; pl.hution, seal, impression of a seal ; kimpression of a seal ;--- khatam, sealing-wax; sealing-ring ; pl. khatamat, and, termination, conclusion; --- khu-tum, pl. of ختام khitam;---khatma-t,pl.khatamat, sealing (s.);epilogue; --y khatmiyy, concluding, conclusive.*(Arabic-English Dictionary, F.Steingass, p. 40)*

Marfat.com

باب نمبر: 2

رسالت کی اہمیت

دی آکسفورڈ انسائیکلو پیڈیا آف دی ماڈرن اسلامک ورلڈ کے فاضل مقالہ نگار ڈیوڈ اے کر David A.Kerr نے اپنے مقالہ 'Prophethood' میں لکھا ہے:

"The commonest term for prophethood in the Islamic religious vocabulary is nabuwah, from the Arabic root n-b meaning "elevate" or "announce." The latter meaning is predominant in the Qur'anic understanding of the prophet, nabi, as "one who announces." The first meaning is also employed by Islamic religious scholars to express the elevated status of the prophet among humankind or the elevating effect of the Prophetic communication on those who receive it. "(The Oxford Encyclopedia of the Modern Islamic World, .Vol. 3, Page 364)

مذکورہ بالا مقالہ نگار تحریر کرتا ہے کہ رسالت کی خوبیاں حسب ذیل ہیں:

(i) امانت: رسول امین ہوتا ہے۔

(ii) صدق: رسول صادق ہوتا ہے۔

(iii) فطانت: رسول فطین ہوتا ہے اور یہی وصف اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت ہوتا ہے۔

(iv) ابلاغ: رسول اللہ کے پیغام کو تبلیغ کے ذریعے نسل انسانی تک پہنچاتا ہے۔

ڈیوڈ اے کر (David A Kerr) تحریر کرتے ہیں:

"The perfection of the prophets is expressed in the Islamic doctrine of infallibility (ismah), which, though nowhere explicit in the Qur'an, was elaborated in the classical creeds of Islam. Infallibility applied to four defining attributes of

Marfat.com

prophethood: fidelity (amanah) to divine commands, veracity (sidq) respecting what God gave them to communicate, sagacity (fatanah) in understanding its meaning, and the transmission (tabligh) of the message itself. Classical Islam saw miracle (mu'jizah) as the external evidence of the elevated human qualities of prophets. In the Prophet Muhammad's case, however, the sole miracle the Qur'an admits is that of the Qur'an itself,an inimitable scripture in perfect Arabic that no human, least of all one presumed unlettered (ummi, 7.157) could emulate." (2.23-24) (The Oxford Encyclopaedia of the Modern Islamic World,Vol. 3,Page 365)

فاضل مقالہ نگار کے مطابق مندرجہ بالا خوبیوں اور خداداد صلاحیتوں کی بناء پر اللہ کا پیغام رسولوں کے ذریعے لوگوں تک پہنچتا رہا۔ جہاں تک حضور اکرمؐ کا تعلق ہے آپؐ پر نازل کردہ کتاب قرآن حکیم بہت بڑا معجزہ ہے۔ حضورؐ اُمّی تھے اور یہی بہت بڑا معجزہ ہے کہ آپؐ پر قرآن حکیم نازل ہوا۔ آپؐ کا اُمّی ہونا قرآن حکیم کے برحق ہونے کی ایک بہت روشن دلیل ہے۔

عقیدہ رسالت یا ایمان بالرسل یعنی رسولوں پر ایمان لانا' دین اسلام کا دوسرا بنیادی اصول ہے۔ رسالت کے لفظی معنی ہیں پیغام یا Messageاور 'رسول' کے لفظی معنی ہیں پیغامبر' قاصد یا Messenger۔ لفظ ''رسالت'' میں (۱) پیغام بھیجنے والے (۲) پیغام (۳) پیغام لے جانے والے اور (۴) جس کی طرف پیغام ہے کا مفہوم موجود ہے۔

اپنے لفظی اور لغوی معنوں میں یہ الفاظ ہر طرح کی پیغام رسانی کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں۔ عقیدہ رسالت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کے مسائل زندگی میں درست راہنمائی کی خاطر دوسرے انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے ان ہی میں سے بعض کو چن لیا کرتا تھا۔ یہ برگزیدہ انسان اللہ کے رسول کہلاتے تھے۔ ہر نبی و رسول نے دعوت توحید کے ساتھ اپنی نبوت پر زور دیا۔ اس کے تمام دعوؤں' وعدوں اور تعلیمات کی دل سے تصدیق کرنا اور زبان سے اس بات کا اقرار کرنا بہت ضروری ہے۔

تمام انبیاء اور رسولوں کو اللہ کی طرف سے پیغام ایک خاص مخلوق کے ذریعے پہنچتا تھا' جسے ''ملک'' یا فرشتہ کہتے ہیں۔ اس خدمت پر مامور خاص فرشتے کا نام قرآن وسنت میں ''جبرائیل'' آیا ہے۔ اس طریقہ پیغام رسانی کو ''وحی'' کہتے ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے رسولوں پر بندوں کی ہدایت کے لیے کتابیں نازل کیں۔ قرآن کریم میں حضرت موسیٰؑ کو تورات' حضرت عیسیٰؑ کو انجیل اور حضرت داوٗدؑ کو زبور دیا جانا بیان ہوا ہے۔ اس کے علاوہ صحف ابراہیم (حضرت ابراہیم کے کتابچوں) کا ذکر بھی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان انبیاء کی اُمتوں نے اپنی کتابوں میں تحریف کر ڈالی۔ اب وہ کتابیں صرف کلام الٰہی نہیں رہیں بلکہ کچھ کلام الٰہی اور کچھ اضافی ملی جلی باتیں ہیں۔ اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید ہے جو اللہ کا کلام ہے اور یہ واحد آسمانی کتاب ہے جو آج تک اپنی اصل حالت میں محفوظ و موجود ہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ فرماتے ہیں:

مسند احمد بن حنبل میں ایک حدیث ہے۔ رسول کریمؐ فرماتے ہیں کہ: ''اللہ نے حضرت آدم سے لے کر مجھ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے' جن میں سے تین سو پندرہ صاحب کتاب تھے''۔ تین سو پندرہ صاحب کتاب نبیوں کے نام نہ تو قرآن مجید میں ہیں اور نہ احادیث میں ان کا ذکر ہے لہٰذا ہمارے لیے یہ ممکن نہیں کہ ان کی تفصیل معلوم کر سکیں۔

صرف چند اشارے ملتے ہیں کہ حضرت آدمؑ پر دس صحیفے نازل ہوئے تھے۔ حضرت آدمؑ کے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام بھی پیغمبر تھے۔ ان کے متعلق بعض روایات میں ذکر ملتا ہے کہ ان پر بھی چند کتابیں نازل ہوئی تھیں لیکن ان کا بھی اب دنیا میں کوئی وجود نہیں۔ قدیم ترین نبی جن کی طرف منسوب کتاب کا کچھ حصہ ابھی حال ہی میں ہم تک پہنچا ہے' حضرت ادریسؑ ہیں'' (خطبات بہاول پور' صفحات ۴-۳)۔

ایک شخصیت زرتشت کی ہے۔ پارسی انہیں اپنا نبی مانتے ہیں۔ ان کی نبوت کا امکان اس بنا پر بھی ہے کہ قرآن مجید میں مجوس قوم کا ذکر آیا ہے۔ مجوسیوں کا مذہب زرتشت کی لائی ہوئی کتاب ''اوستا'' پر مبنی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد اپنی تالیف 'اسلامی نظریہ حیات' کے صفحات ۲۳۲-۲۲۲ پر انبیاء کرام کی یہ خصوصیات بیان کرتے ہیں:

۱۔ **بشریت**: اگرچہ انبیائے کرام علیہم السلام باطن اور معنویت میں عام انسانوں سے بہت بلند تھے لیکن اس کے باوجود وہ سب انسان ہی تھے۔

۲۔ **وہبیت :** وہبیت کے معنی یہ ہیں کہ رسالت کوئی اکتسابی شے نہیں جو محنت اور جستجو سے مل جائے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی عطیہ ہے اور اسی شخص کو ملتا ہے جسے وہ مرحمت فرماتا ہے۔ اس کے ملنے میں انسانی کوشش اور ارادے کا کوئی دخل نہیں۔ رسالت کے لیے انتخاب ایسے ہی افراد کا ہوا تھا' جو خدا کے نزدیک اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کے اعتبار سے اس عظیم مقصد کے لیے موزوں ترین تھے۔

۳۔ **تعلیمات من جانب اللہ :** پیغمبر' دین اور شریعت کے نام پر جو کچھ انسانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں' وہ سب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے :

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝
إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝

''وہ اپنی خواہش نفسانی سے کلام نہیں کرتا بلکہ وہ کہتا ہے جو خدا کی طرف سے کہا جاتا ہے'' (النجم ۳۔۴)۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے : وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ

(یعنی) ''جو کچھ (حکم) رسول تمہیں دے اسے مان لو اور جس چیز سے وہ منع کر دے اس سے رک جاؤ'' (الحشر۔۷)۔

۴۔ **عصمت :** نبی معصوم ہوتا ہے۔ اس سے نہ فکر و اجتہاد کی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں اور نہ اخلاق و اعمال کی لغزشیں۔

۵۔ **عالمگیریت :** ہر قوم میں نبی بھیجے گئے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے :

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ۝

''ہم نے ہی آپ کو حق دے کر خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈر سنانے والا نہ گزرا ہو'' (فاطر:۲۴)۔

منصب رسالت کے بارے میں قرآن حکیم مندرجہ ذیل راہنمائی کرتا ہے :

۱۔ **قابل اطاعت:** قرآن کی رو سے نبی کی مکمل اطاعت اور پیروی ضروری ہوتی ہے اور ایسا سمجھنا شرط ایمان ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

''ہم نے جس رسول کو بھی بھیجا اس لیے بھیجا کہ اذنِ خداوندی کے مطابق اس کی اطاعت کی جائے'' (النساء:٦٤)۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے: فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾

''اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو'' (الشعراء:١٥٠)۔

نبی کی اطاعت نبی کی اطاعت نہیں رہ جاتی بلکہ خدا کی اطاعت بن جاتی ہے۔

۲۔ **شارح کتاب اللہ:** سورت نحل میں ارشاد ربانی ہے:

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۗ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ

مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾

''دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ' یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں' شاید کہ وہ غور وفکر کریں'' (سورت النحل:٤٤)۔

دراصل نبی اللہ کے کلام کی تشریح کرنے والا یعنی شارح ہوتا ہے۔ نبی معلم و مربی ہوتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے کہ خود انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے' ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے'' (آل عمران۔١٦٤)۔

Marfat.com

۳۔ **نمونہ تقلید :** اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو امام و پیشوا اور ہادی و راہنما بنایا ہے۔ سورۃ آل عمران میں ارشاد ہے :

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۱﴾

''اے نبی کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت رکھے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ غفور و رحیم ہے''۔

(آل عمران : آیت ۳۱)۔

نبی شارح اور قانون ساز بھی ہوتا ہے اور قاضی اور حاکم بھی۔ قرآن حکیم میں آپؐ کی اطاعت کا حکم ہے۔ سورت آل عمران کی آیت نمبر ۱۳۲ میں ارشاد ہے :

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۱۳۲﴾

''اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے''۔

اسی طرح سورت المائدہ کی آیت نمبر ۹۲ میں حکم ہے :

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا
عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۹۲﴾

''اور خدا کی فرماں برداری اور رسول (خدا) کی اطاعت کرتے رہو اور ڈرتے رہو۔ اگر منہ پھیرو گے تو جان رکھو کہ ہمارے پیغمبر کے ذمے تو صرف پیغام کا کھول کر پہنچا دینا ہے''۔

سورت النور کی آیت نمبر ۵۶ میں ارشاد ربانی ہے :

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۵۶﴾

''اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور پیغمبر (خدا) کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے''۔

سورت التغابن کی آیت نمبر ۱۲ میں حکم ہے :

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا
الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۱۲﴾

Marfat.com

"اور خدا کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اگر تم منہ پھیر لو گے تو ہمارے پیغمبر کے ذمے تو صرف پیغام کا کھول کھول کر پہنچا دینا ہے"۔

سورت النساء کی آیت نمبر ۸۰ میں ارشاد ہے:

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۞

"جو شخص رسول کی فرماں برداری کرے گا تو بے شک اس نے خدا کی فرماں برداری کی اور جو نافرمانی کرے تو اے پیغمبر! تمہیں ہم نے ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا"۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی تحریر کرتے ہیں کہ انبیاء کی بعثت کا ایک خاص مقصد ہوتا ہے اور وہ ہے انسانیت کی فلاح۔ یہ فلاح اللہ کے قانون کو نافذ کرنے سے ہوتی ہے:

"یہ پیغمبر مختلف قوموں اور ملکوں میں اٹھتے رہے۔ ہزارہا برس تک ان کی آمد کا سلسلہ چلتا رہا۔ ہزارہا کی تعداد میں وہ مبعوث ہوئے۔ ان سب کا ایک ہی دین تھا یعنی وہ صحیح رویہ جو روز اول ہی انسان کو بتا دیا گیا۔ وہ سب ایک ہی ہدایت کے پیرو تھے۔ یعنی اخلاق و تمدن کے وہ ازلی و ابدی اصول جو آغاز ہی میں انسانوں کے لیے تجویز کر دیے گئے تھے اور ان سب کا ایک ہی مشن تھا یعنی یہ کہ اس دین اور اس ہدایت کی طرف اپنے ابنائے نوع کو دعوت دیں۔ پھر جو لوگ اس دعوت کو قبول کر لیں ان کو منظم کر کے ایک ایسی امت بنائیں جو اللہ کے قانون کی پابند ہو اور دنیا میں قانون الٰہی کی اطاعت قائم کرنے اور اس قانون کی خلاف ورزی روکنے کے لیے جدوجہد کرے۔ ان پیغمبروں نے اپنے اپنے دور میں اپنے اس مشن کو پوری خوبی کے ساتھ ادا کیا" (تفہیم القرآن، جلد اول، مقدمہ، صفحات ۱۹۔ ۱۸)۔

سورت النساء کی آیت نمبر ۱۶۵ میں انبیاء کرام کی بعثت کا مقصد یوں بیان کیا گیا ہے:

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۞

"بھیجے (ہم نے یہ سارے) رسول خوش خبری دینے کے لیے اور ڈرانے کے

Marfat.com

لیے تاکہ نہ رہے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عذر رسولوں کے (آنے کے) بعد اور اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے۔"

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ رقمطراز ہیں:

"یعنی ہم نے کثیر تعداد میں مختلف علاقوں اور مختلف وقتوں میں اس لیے نبی اور رسول مبعوث فرمائے تاکہ لوگوں کو اللہ کی معرفت اور اس تک پہنچنے کا راستہ بتائیں اور یوم محشر جب وہ ہماری جناب میں پیش ہوں تو یہ عذر نہ پیش کرسکیں کہ ہمیں ہماری گمراہی پر کیوں سزا دی جا رہی ہے"۔

(ضیاء القرآن' جلد اول' صفحہ نمبر ۴۲۲)

ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ عظمتِ نبوت کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

"رسول کے چار بنیادی کام ہیں:

(i) وہ انہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔

(ii) باطن کا تزکیہ کرتا ہے۔

(iii) اور انہیں کتاب

(iv) اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے" (انوار القرآن' صفحہ نمبر ۱۱۷)۔

کاملیت -- جامعیت -- عملیت -- تاریخیت

سیرت محمدیؐ کا دوسرے انبیاء کرامؑ کی سیرتوں سے مقابلہ و موازنہ ضروری ہے۔ تمام رسول قابل احترام ہیں۔

سید سلیمان ندوی رقمطراز ہیں:

"انسانیت کی تکمیل صرف انبیائے کرامؑ کی سیرتوں سے ہوسکتی ہے۔"

(خطبات مدراس' صفحہ ۱۷)

حضرت ابراہیمؑ کی تعلیمات کے نمونے کتابوں میں موجود ہیں۔ تورات کا آسمانی قانون موجود ہے۔ حضرت نوحؑ' ابراہیمؑ' داؤدؑ' یعقوبؑ' ایوبؑ' یحییٰؑ اور لوطؑ اور عیسیٰؑ کی روحانی اور اخلاقی تعلیمات کے نمونے تاریخ میں محفوظ ہیں۔ صرف انبیائے کرام اور ان کے نقوش' تاریخیں اور سیرتیں ہی کارآمد اور مفید ہوسکتی ہیں۔ الغرض مذہب اپنے نبیؐ کی سیرت

Marfat.com

اور اعمال زندگی کے بغیر نامکمل ہے۔ ہمیں ہدایت اور راہنمائی کے لیے ان معصوم انسانوں اور بے گناہ ہستیوں کی ضرورت ہے۔ بقول سید سلیمان ندوی:

''عالمگیر اور دائمی نمونہ صرف محمد رسول اللہؐ کی سیرت ہے۔''

انبیائے کرام نے اپنے اپنے زمانوں میں مناسب حال اخلاق عالیہ اور صفات کاملہ کے نمونے پیش کیے لیکن آپؐ راہنمائے کاروان انسانیت بن کر آئے۔ بقول سید سلیمان ندوی:

''وہ سیرت یا نمونہ حیات جو انسانوں کے لیے ایک مثالی (Ideal) سیرت کا کام دے اس کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کی ضرورت ہے:

(۱) تاریخیت

(۲) کاملیت

(۳) جامعیت

(۴) عملیت''۔

(۱)۔ تاریخیت: اس سے مراد یہ ہے کہ ایک کامل انسان کے جو سوانح اور حالات پیش کیے جائیں، وہ تاریخ اور روایت کے لحاظ سے مستند ہوں۔ نیز تاریخ سیرت کے لیے ضروری ہے کہ سیرت کاملہ قابل تقلید و پیروی ہو۔

(۲)۔ کاملیت: بقول سید سلیمان ندوی: ''کاملیت سے یہ مراد ہے کہ کسی انسانی سیرت کے دائمی نمونہ عمل بننے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے صحیفہ حیات کے تمام حصے ہماری نگاہوں کے سامنے ہوں۔ کوئی واقعہ پردہ راز اور ناواقفیت کی تاریکی میں گم نہ ہو''۔

(خطبات مدراس، صفحہ: ۴۳)

(۳)۔ جامعیت: بقول سیّد سلیمان ندوی: ''جامعیت سے مراد یہ ہے کہ مختلف طبقات انسانی کو اپنی ہدایات اور روشنی کے لیے جن نمونوں کی ضرورت ہوتی ہے یا ہر فرد انسان کو اپنے مختلف تعلقات و روابط اور فرائض و واجبات کو ادا کرنے کے لیے جن مثالوں اور نمونوں کی حاجت ہوتی ہے وہ سب اس مثالی زندگی (Ideal Life) کے آئینہ میں موجود ہوں۔''

Marfat.com

اس نقطہ نگاہ سے ماسوائے خاتم الانبیاءؐ کے کوئی دوسری شخصیت اس معیار پر پورا نہیں اُترتی۔

(۴)۔ **عملیت:** بقول سلیمان ندوی: ''مثالی زندگی (Ideal Life) کا سب سے آخری معیار ''عملیت'' ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ شارعِ دین اور بانیِ مذہب جس تعلیم کو پیش کر رہا ہو اس کا ذاتی عمل اس کی مثال اور نمونہ ہو۔''

مختلف انبیاء محدود زمانہ اور متعین قوموں کے لیے تھے اس لیے ان کی سیرتوں کو دوسری قوموں اور آئندہ زمانے تک محفوظ رہنے کی ضرورت نہ تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام قوموں کے لیے اور قیامت تک کے لیے نمونہ عمل اور قابل تقلید بنا کر بھیجے گئے اس لیے آپؐ کی سیرت، تاریخیت، جامعیت، کاملیت اور عملیت کا نقشہ ہے اور یہی ختم نبوت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ سیرت النبیؐ کا ہر پہلو قابل ستائش ہے۔

آپؐ کا اخلاق بے پایاں تھا جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ قرآن حکیم آپؐ کی سیرت مبارکہ کی عکاسی کرتا ہے۔ آپؐ کی سیرت قرآن پاک کی عملی تفسیر ہے۔ جو نصیحت آپؐ نے فرمائی اس پر سب سے پہلے خود عمل فرمایا۔ نماز پڑھی۔ زکوٰۃ دی۔ جہاد کیا۔ حج کیا۔ عملی لحاظ سے عبادات کا سبق مسلمانوں کو سکھایا۔ آپؐ نے زہد و ایثار و قناعت کی عملی تربیت دی۔ اُحد کے میدان میں خود قربانیاں دیں۔ غزوہ خندق میں خود خندق کھودی۔

آخری حج کا موقع بہت عظیم الشان موقع تھا۔ شمع نبوت کے گرد ایک لاکھ پروانوں کا ہجوم تھا۔ خطبہ حجتہ الوداع آپؐ کی عملی زندگی کا نچوڑ ہے۔ تاریخ کی روشنی میں دیکھا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء کرامؑ کی سیرتیں پیروی اور تقلید کے لائق ہیں لیکن ان میں سے عالمگیر اور دائمی نمونہ صرف آپؐ کی سیرت ہے۔ حضور اکرمؐ کا پیغام تمام نسل انسانی کے لیے ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

(سورت المائدہ: آیت نمبر ۳)

دیگر مذاہب کے مقابلے میں تصور توحید اور تصور عبادات، معاملات اور اخلاقیات اسلام کے ہاں زیادہ واضح اور عالمگیر ہے۔ حجتہ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

Marfat.com

"نہ کسی عربی کو عجمی پر اور نہ کسی عجمی کو عربی پر فضیلت حاصل ہے۔ آپ سب آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدمؑ مٹی سے بنے تھے۔"

الغرض حضور اکرمؐ کی زندگی ہمارے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔ سورت الاحزاب کی آیت نمبر ۲۱ میں ارشاد ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا
اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾

"تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی اُمید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو"۔

باب نمبر: 3

عقیدہ ختم نبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

احادیث مبارکہ سے نظریہ ختم نبوت ثابت ہے۔ اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث ملاحظہ ہوں:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء۔ کلما هلك نبی خلفه نبی، وانه لا نبی بعدی وسیکون خلفاء
(بخاری، کتاب المناقب، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل)

"نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کی قیادت انبیاءؑ کیا کرتے تھے۔ جب کوئی نبی مر جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا بلکہ خلفاء ہوں گے" (ترجمہ: تفہیم القرآن، جلد ۴ صفحہ ۱۴۰)۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاویة فجعل الناس یطوفون به ویعجبون له ویقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبیین (بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین)

"نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاءؑ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین وجمیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹی ہوئی تھی۔ لوگ اس عمارت کے گرد

Marfat.com

پھرتے اور اس کی خوبی پر اظہار حیرت کرتے تھے' مگر کہتے تھے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی ؟ تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (یعنی میرے آنے پر نبوت کی عمارت مکمل ہو چکی ہے' اب کوئی جگہ باقی نہیں ہے جسے پُر کرنے کے لیے کوئی آئے) (ترجمہ: تفہیم القرآن' جلد ۴' صفحہ ۱۴۰)۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
لم یبعث نبیًا الاحذر امتہ الدجال وانا
اٰخر الانبیاء وانتم اٰخر الامم وھو خارج
فیکم لا محالۃ (ابن ماجہ کتاب الفتن ' باب
الدجال)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال کے خروج سے نہ ڈرایا ہو مگر ان کے زمانے میں وہ نہ آیا۔ اب میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔ لامحالہ اب اس کو تمہارے اندر ہی نکلنا ہے'' (ترجمہ: تفہیم القرآن' جلد ۴' صفحات ۱۴۲۔۱۴۱)۔

عن عبد الرحمٰن بن جبیر قال سمعت
عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول خرج
علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومًا
کالمودع فقال انا محمد النبی الامی ثلاثًا
ولا نبی بعدی۔ (مسند احمد' مرویات عبداللہ)

''عبدالرحمٰن بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص کو یہ کہتے سنا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مکان سے نکل کر ہمارے درمیان تشریف لائے اس انداز سے کہ گویا آپؐ ہم سے رخصت ہو رہے ہیں۔ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا: ''میں محمد نبی امی ہوں'' پھر فرمایا: ''اور میرے بعد کوئی نبی نہیں'' (ترجمہ: تفہیم القرآن' جلد ۴' صفحہ ۱۴۲)۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
نبوۃ بعدی الا المبشرات۔ قیل وما

Marfat.com

المبشرات یا رسول اللہ؟ قال الرؤیا
الحسنۃ۔ او قال الرؤیا الصالحۃ۔
(مسند احمد، مرویات ابو الطفیل۔ نسائی۔ ابوداؤد)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے، صرف بشارت دینے والی باتیں ہیں"۔ عرض کیا گیا وہ بشارت دینے والی باتیں کیا ہیں یا رسول اللہ، فرمایا اچھا خواب یا فرمایا صالح خواب۔ (یعنی وحی کا اب کوئی امکان نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اشارہ ملے گا بھی تو بس اچھے خواب کے ذریعہ سے مل جائے گا)" (ترجمہ: تفہیم القرآن، جلد ۴، صفحہ ۱۴۲)۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لوکان بعدی
نبیّ لکان عمر بن الخطاب (ترمذی، کتاب المناقب)

"نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتے"۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
فُضِّلْتُ علی الانبیاء بستٍّ اعطیت جوامع
الکلم، ونصرت بالرعب واُحلت لی
الغنائم، وجعلت لی الارض مسجدًا و
طھورًا، واُرسلتُ الی الخلق کافۃ وختم
بی النبیون۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے (۱) مجھے جامع و مختصر بات کہنے کی صلاحیت دی گئی۔ (۲) مجھے رعب کے ذریعہ سے نصرت بخشی گئی۔ (۳) میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے۔ (۴) میرے لیے زمین کو مسجد بھی بنا دیا گیا اور پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی (یعنی میری شریعت میں نماز صرف مخصوص عبادت گاہوں میں ہی نہیں بلکہ روئے زمین پر

Marfat.com

ہر جگہ پڑھی جا سکتی ہے اور پانی نہ ملے تو میری شریعت میں تیمم کر کے وضو کی حاجت بھی پوری کی جا سکتی ہے اور غسل کی حاجت بھی) ۔(۵) مجھے تمام دنیا کے لیے رسول بنایا گیا ۔ (۶) اور میرے اوپر انبیاءؑ کا سلسلہ ختم کر دیا گیا'' (ترجمہ: تفہیم القرآن' جلد ۴' صفحہ ۱۴۱)۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (ترمذی' کتاب الرؤیا' باب ذہاب النبوة ۔ مسند احمد' مرویات انس بن مالکؓ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ۔ میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی''۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا محمد' وانا احمد وانا الماحی الذی یمحیٰ بی الکفر' وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی' وانا العاقب الذی لیس بعدہٗ نبی ۔ (بخاری ومسلم' کتاب الفضائل' باب اسماء النبی ۔ ترمذی' کتاب الآداب' باب اسماء النبی ۔ مؤطا' کتاب اسماء النبی ۔ المستدرک للحاکم' کتاب التاریخ' باب اسماء النبی)

''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں محمدؐ ہوں ۔ میں احمدؐ ہوں ۔ میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعہ سے کفر محو کیا جائے گا ۔ میں حاشر ہوں کہ میرے بعد لوگ حشر میں جمع کیے جائیں گے (یعنی میرے بعد اب بس قیامت ہی آنی ہے) اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو'' (ترجمہ تفہیم القرآن' جلد ۴' صفحہ ۱۴۱)۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلیؓ انت منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (بخاری ومسلم' کتاب فضائل الصحابہ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا: میرے ساتھ تمہاری

نسبت وہی ہے جو موسیٰؑ کے ساتھ ہارونؑ کی تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے"۔

علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودی فرماتے ہیں:

"بخاری و مسلم نے یہ حدیث غزوہ تبوک کے ذکر میں بھی نقل کی ہے۔ مسند احمد میں اس مضمون کی دو حدیثیں حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت کی گئی ہیں جن میں سے ایک کا آخری فقرہ یوں ہے: الا انه لا نبوة بعدی مگر میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے، ابوداؤد طیالسی، امام احمد اور محمد بن اسحاق نے اس سلسلے میں جو تفصیلی روایات نقل کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے جاتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو مدینہ طیبہ کی حفاظت و نگرانی کے لیے اپنے پیچھے چھوڑنے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ منافقین نے اس پر طرح طرح کی باتیں ان کے بارے میں کہنی شروع کر دیں۔ انہوں نے جا کر حضورؐ سے عرض کیا: "یا رسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں"؟ اس موقع پر حضورؐ نے ان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ "تم میرے ساتھ وہی نسبت رکھتے ہو جو موسیٰؑ کے ساتھ ہارونؑ رکھتے تھے"۔ یعنی جس طرح حضرت موسیٰؑ نے کوہِ طور پر جاتے ہوئے حضرت ہارونؑ کو بنی اسرائیل کی نگرانی کے لیے پیچھے چھوڑا تھا اسی طرح میں تم کو مدینے کی حفاظت کے لیے چھوڑے جا رہا ہوں لیکن اس کے ساتھ ہی حضورؐ کو اندیشہ ہوا کہ حضرت ہارونؑ کے ساتھ یہ تشبیہ کہیں بعد میں کسی فتنے کی موجب نہ بن جائے، اس لیے فوراً آپؐ نے یہ تصریح فرما دی کہ میرے بعد کوئی شخص نبی ہونے والا نہیں ہے" (تفہیم القرآن، جلد ۴، صفحات ۱۴۳۔۱۴۲)۔

عن ثوبان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.... وانه سيكون في امتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي۔

(ابوداؤد، کتاب الفتن)

"ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا..... اور یہ

Marfat.com

کہ میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا' حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں'' (ترجمہ: تفہیم القرآن' جلد چہارم' صفحہ ۱۴۳)۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیمن کان قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یکن من امتی احد فعمر۔ (بخاری، کتاب المناقب)

''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے جو بنی اسرائیل گزرے ہیں ان میں ایسے لوگ ہوئے ہیں جن سے کلام کیا جاتا تھا بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوں۔ میری امت میں اگر کوئی ہوا تو وہ عمرؓ ہو گا'' (ترجمہ تفہیم القرآن' جلد ۴' صفحہ ۱۴۳)۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ولا امۃ بعد امتی۔ (بیہقی، کتاب الرؤیا۔ طبرانی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری اُمت کے بعد کوئی اُمت (یعنی کسی نئے آنے والے نبی کی اُمت) نہیں'' (ترجمہ: تفہیم القرآن' جلد ۴' صفحہ ۱۴۳)۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی آخر الانبیاء وان مسجدی آخر المساجد۔ (مسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلوٰۃ بمسجد مکۃ والمدینۃ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے''۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی فرماتے ہیں:

'' حضورؐ نے مختلف مواقع پر' مختلف طریقوں سے' مختلف الفاظ میں اس امر کی تصریح فرمائی ہے کہ آپؐ آخری نبی ہیں' آپؐ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں

ہے' نبوت کا سلسلہ آپؐ پر ختم ہو چکا ہے اور آپؐ کے بعد جو لوگ بھی رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کریں وہ دجال و کذاب ہیں۔ قرآن کے الفاظ ''خاتم النبیین'' کی اس سے زیادہ مستند و معتبر اور قطعی الثبوت تشریح اور کیا ہو سکتی ہے۔ رسول پاکؐ کا ارشاد تو بجائے خود سند و حجت ہے مگر جب وہ قرآن کی ایک نص کی شرح کر رہا ہو تب تو وہ اور بھی زیادہ قوی حجت بن جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر قرآن کو سمجھنے والا اور اس کی تفسیر کا حق دار اور کون ہو سکتا ہے کہ وہ ختم نبوت کا کوئی دوسرا مفہوم بیان کرے'' <u>(ترجمہ: تفہیم القرآن' جلد ۴' صفحات ۱۴۴۔۱۴۳)</u>۔

باب نمبر:4

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں صحابہ کرامؓ کا اجماع

قرآن اور سنت کے بعد اسلامی قانون کا تیسرا سرچشمہ صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور جن لوگوں نے ایسی نبوت کو تسلیم کیا' ان سب کے خلاف صحابہ کرامؓ نے جنگ لڑی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت سے پہلے جھوٹے نبی مسیلمہ کذاب نے آپ کو ایک خط لکھا تھا:

من مُسَیلمۃ رسول اللہ الی محمد رسول اللہ سلام علیك فانی اُشرکتُ فی الامر معك
(طبری، جلد دوم، ص ۳۹۹، طبع مصر)

''مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کی طرف آپ پر سلام ہو۔ آپ کو معلوم ہو کہ میں آپ کے ساتھ نبوت کے کام میں شریک کیا گیا ہوں''۔

(تفہیم القرآن' جلد ۶' صفحہ ۱۴۵)

مسیلمہ کے ہاں جو اذان دی جاتی تھی اس کے الفاظ یوں تھے:

''اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ''۔

اس کے باوجود صحابہ کرامؓ نے مسیلمہ کو کافر اور خارج از ملت قرار دیا۔ جانباز مرزا رقمطراز ہیں:

''مسیلمہ کے باپ کا نام حبیب تھا اور کنیت ابوثمامہ یا ابو ثمالہ تھی۔ بنو حنیفہ سے

Marfat.com

تعلق رکھتا تھا۔ بنو حنیفہ کا جو وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ۹ ھ میں آیا تھا ' اُس کا ایک رکن یہ بھی تھا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر اپنے بعد مجھ کو اپنا قائمقام بنانے کا وعدہ کریں تو میں آپؐ سے بیعت کرلوں گا' لیکن آپؐ نے کھجور کی ایک شاخ جو آپؐ کے پاس تھی اس کی طرف اشارہ کرکے صاف جواب دے دیا کہ اگر تم مجھ سے کھجور کی یہ شاخ بھی مانگو گے تو میں نہیں دوں گا۔ اسی قبیلہ کے ایک اور شخص ہوزۃ بن علی نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح کی بات لکھی تھی۔ لیکن آپؐ نے اس کو بھی یہی جواب دیا اور ساتھ ہی دعا فرمائی کہ اے اللہ! تو مجھ کو اس کے شر سے بچا۔ چنانچہ چند روز کے بعد ہی یہ مرگیا (بلاذری' ص ۹۴)۔

مسیلمہ وفد بنو حنیفہ کے ساتھ اپنے قبیلہ میں واپس پہنچا تو نبوت کا دعویٰ کر دیا اور اس کے ساتھیوں نے یہ خبر اڑا دی کہ محمد (رسول اللہ) نے مسیلمہ کو اپنا شریک کار تسلیم کر لیا ہے۔ بنو حنیفہ اور جو لوگ ان کے حلیف تھے وہ سب مسیلمہ کے ساتھ ہو گئے۔ اب ان کی جرأت یہاں تک ہو گئی کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک خط لکھا جس کا سرنامہ یہ عبارت تھی:

من مسیلمہ رسول اللّٰہ الیٰ محمد رسول اللّٰہ اور اس کے بعد لکھا تھا آدھی زمین میری ہے اور آدھی زمین قریش کے لئے۔ لیکن قریش انصاف نہیں کرینگے''۔

یہ خط عمر بن الجارود الحنفی نے مسیلمہ کی طرف سے لکھا تھا اس کا جواب نبی صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی بن کعب سے جو لکھوایا اس کے شروع میں یہ الفاظ تھے ''محمد النبی الیٰ مسیلمۃ الکذّاب'' اور پھر لکھا تھا کہ زمین اللہ کی ہے' وہ جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے۔

مسیلمہ کے ساتھیوں میں کثرت سے ایسے لوگ تھے' جو مسیلمہ کو جھوٹا سمجھتے تھے اور اس کی بداخلاقی و بدعملی کے باعث اس کو ناپسند بھی کرتے تھے۔ لیکن صرف قبائلی عصبیت کے باعث اس کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔ چنانچہ خود مسیلمہ کا موذن جس کا نام حجیر تھا اور وہ جب اذان دیتا تھا تو برملا کہتا تھا'' اشھد ان مسیلمۃ یزعم انه رسول اللّٰہ''

یعنی میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ مسیلمہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور لطف یہ ہے کہ مسیلمہ بھی یہ سن کر کہتا تھا افصح حجیر۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مسیلمہ خود بھی اپنے متعلق کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں تھا لیکن صرف اپنا کام نکالنے کے لئے چہرہ پر نبوت کا نقاب ڈال لیا تھا'' (جانباز مرزا' مسیلمہ کذاب سے دجّال قادیان تک' صفحات ۲۵۔۲۴)۔

یہ حقیقت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بزور شمشیر فتنہ ارتداد کو روکا اور جھوٹے نبیوں کی طاقت کو روکا اور ختم نبوت کی بنیادوں کو مضبوط کیا۔ شاہ معین الدین احمد ندوی رقمطراز ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہی میں مدعیان نبوت پیدا ہو گئے تھے' مسیلمہ کذاب نے اسی زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا' لیکن آپؐ کی زندگی میں یہ جھوٹی آواز صورِ صداقت کے سامنے نہ اُبھر سکی تھی' آپؐ کی وفات کے بعد اور بہت سے حوصلہ مندوں کے دماغ میں یہ سودا سما گیا تھا۔ چنانچہ اسود عنسی' طلیحہ بن خویلد کئی مدعیان نبوت پیدا ہو گئے' مرد تو مرد عورتیں تک اس خبط میں مبتلا ہو گئی تھیں' چنانچہ قبیلہ تمیم کی ایک عورت سجاح بنت خویلد بھی نبوت کی دعویدار بن گئی تھی اور مسیلمہ کذاب سے شادی کر لی تھی۔

موتہ کی مہم کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے ان جھوٹے نبیوں کے استیصال کی طرف توجہ فرمائی۔ مسیلمہ کی مہم حضرت شرجیلؓ بن حسنہ کے سپرد ہوئی' عکرمہ ان کی مدد پر مامور ہوئے۔ خالدؓ بن ولید' طلیحہ بن خویلد کی طرف بڑھے' طلیحہ اور اس کے متبعین کو قتل و گرفتار کر کے تیس قیدیوں کو مدینہ روانہ کیا۔ طلیحہ شام بھاگ گیا' پھر تجدید اسلام کر کے مسلمان ہو گیا' دوسری روایت یہ ہے کہ جنگ کی نوبت نہیں آئی۔ طلیحہ کے پیروں میں زیادہ تر قبیلہ طے تھا' اس کے سردار حضرت عدی بنؓ حاتم نے اسے دوبارہ مسلمان بنا لیا' باقی دوسرے اتباع کو خالد بنؓ ولید نے شکست دے کر قتل و گرفتار کیا۔ طلیحہ شام بھاگ گیا اور وہاں جا کر مسلمان ہو گیا۔ حضرت شرجیل بن حسنہؓ اور عکرمہؓ مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں تھے' عکرمہ نے شرجیلؓ سے پہلے پہنچ کر مسیلمہ کے پیرو بنی حنیفہ پر حملہ کر دیا' لیکن انہیں شکست ہوئی' ان کی شکست کی خبر سن کر حضرت ابوبکرؓ نے خالد بنؓ ولید کو جو طلیحہ کی مہم سے فارغ ہو چکے تھے' شرجیلؓ کی مدد کے لیے بھیجا' مسیلمہ کے اتباع چالیس ہزار کی تعداد میں جمع تھے۔

حضرت خالد بنؓ ولید نے ایک خونریز جنگ کے بعد بنی حنیفہ کو نہایت فاش شکست دی۔ مسیلمہ وحشیؓ بن حرب کے ہاتھوں مقتول ہوا' اس کی بیوی سجاح جو خود مدعیہ نبوت تھی' شوہر کے قتل ہونے کے بعد بھاگ گئی۔ اس جنگ میں بہت سے حفاظ قرآن صحابہ شہید ہوئے' تیسرے مدعی نبوت اسود عنسی کی جماعت میں خود اختلاف پیدا ہو گیا اور وہ اپنے ایک ساتھی قیس بن مکشوح کے ہاتھوں نشہ کی حالت میں مارا گیا۔ غرض چند دنوں کے اندر تمام مدعیان نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔ (شاہ معین الدین احمد ندوی' تاریخ اسلام' صفحات ۱۲۰۔۱۱۹)

پروفیسر آر اے نکلسن (R.A. Nicholson) رقمطراز ہیں:

" False prophets arose, and the Bedouins rallied round them, eager to throw off the burden of tithes and prayers. In the centre of the peninsula, Banu Hanifa were led to battle by Musaylima, Moslem tradition calls him the liar *(al-Kadhdhab),* and repeesents him as an obscene miracle-monger, which can hardly be the whole truth. After a desperate struggle Musaylima was defeated and slain by 'the sword of Allah,' Khalid b. Walid. The Moslem arms were everywhere victorious. Arabia bowed in sullen submission."*(A Literary History of the Arabs, pp. 183-184)*

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں مؤرخین نے آپؓ کی کاوشوں کو سراہا جو آپؓ نے اسلام کی مضبوطی اور فتنہ ارتداد کی روک تھام کے لیے سرانجام فرمائیں۔

علامہ ابن جریر الطبری تحریر کرتے ہیں:

''حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صرف دو سال کی قلیل مدت میں سب فتنوں پر قابو پا لیا اور ملک میں امن و امان بحال کر کے فتوحات کا آغاز کیا۔ آپؓ کا سب سے بڑا کارنامہ فتنہ ارتداد کا قلع قمع کرنا ہے'' (علامہ ابن جریر الطبری' تاریخ الامم و الملوک' صفحات ۲۹۔۶)۔

Prof. Fred Mc Graw Donner رقمطراز ہے:

''فتنہ ارتداد کی روک تھام سے جزیرہ نمائے عرب میں سیاسی استحکام پیدا ہو گیا''۔

(The Early Islamic Conquests, Princton University Press , Princeton , New Jersey , 1981. p.89)

پروفیسر ڈونر کا یہ تجزیہ غلط ہے کہ ارتداد کو روکنے کے لیے جو جنگیں حضرت ابوبکر

Marfat.com

صدیقؓ نے کیں ان کے پس منظر میں سیاسی مقاصد تھے۔ ان جنگوں کا مقصد تو مذہبی تھا۔

Sir William Muir کے مطابق:

"And so it was that he crushed apostasy and laid secured the foundations of Islam." (*The Caliphate, It's Rise, Decline & Fall)*

کیمبرج ہسٹری آف اسلام کے مطابق:

"Apostasy was a political movement". *(L.G.Vaglieri,The Cambridge History of Islam. Vol.1)*

ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن رقمطراز ہیں:

''اشتہر ابوبکر فی جمیع مواقفه بالشجاعة والثبات فی الخطوب''۔

(ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن' تاریخ الاسلام السیاسی والدینی والثقافی والاجماعی' ص ۲۰۶)۔

ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شجاعت اور استقامت کی تعریف کی ہے جس کا اظہار حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فتنہ ارتداد کو روکنے کے لیے کیا۔

شاہ معین الدین احمد ندویؒ کے مطابق:

''جھوٹے نبیوں کا خاتمہ کر کے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسلام کو نئی زندگی عطا فرمائی'' (شاہ معین الدین احمد ندوی' تاریخ اسلام' صفحہ ۱۲۱)۔

Marfat.com

باب نمبر: 5

ختم نبوت کے بارے میں اُمت کے علمائے کرام کا اجماع

صحابہ کرامؓ کے اجماع کے بعد علمائے اُمت کا اجماع شریعت اسلامیہ کا چوتھا سرچشمہ ہے۔ پہلی صدی عیسوی سے لے کر ہر زمانے میں اسلامی دنیا کے علمائے کرام نے اس حقیقت پر متفقہ طور پر یہ فتویٰ دیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ جو کوئی نبوت کا دعویٰ کرے یا اس کو مانے وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے۔ اب فتاویٰ کی تفصیل ملاحظہ ہو:

نمبر شمار	آئمہ کرام اور علمائے کرام کے اسمائے گرامی	دور	فتویٰ کی تفصیل
1۔	امام ابوحنیفہؒ	۸۰ھ۔۱۵۰ھ	(حضور اکرم ﷺ کے بعد) جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے اس سے جو شخص نبوت کی کوئی علامت طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا (بحوالہ: مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ لابن احمد المکی، ج ۱، ص ۱۶۱، مطبوعہ حیدر آباد ۱۳۲۱ھ)۔
2۔	علامہ ابن جریر طبری	۲۲۴ھ۔۳۱۰ھ	نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ یعنی حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں ہوسکتا (تفسیر ابن جریر، جلد ۲۲، صفحہ ۱۲)۔

Marfat.com

3۔	امام طحاوی	۲۳۹ھ-۳۲۱ھ	حضور ﷺ خاتم الانبیاء ہیں انؐ کے بعد نبوت کا ہر دعویٰ گمراہی اور خواہش نفس کی بندگی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ امام یوسفؒ اور امام محمدؒ کے بھی یہی عقائد تھے۔(شرح الطحاویہ فی العقیدۃ السلفیہ' دارالمعارف' مصر' صفحات ۱۵' ۸۷' ۹۶' ۹۷' ۱۰۰' ۱۰۲)
4۔	علامہ ابن حزم اندلسی	۳۸۴ھ-۴۵۶ھ	یقیناً وحی کا سلسلہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد منقطع ہو چکا ہے (المحلی' ج ۱' ص ۲۶)۔
5۔	امام غزالیؒ	۴۵۰ھ-۵۰۵ھ	آپؐ کے بعد کبھی نہ کوئی نبی آئے گا نہ رسول۔ اللہ نے آپؐ کے ذریعے سے نبوت کو ختم کر دیا۔ حضرت ابن عباسؓ کا بھی قول ہے۔(معالم التنزیل' جلد ۳' ص ۱۵۸)
6۔	علامہ زمخشری	۴۶۷ھ-۵۳۸ھ	آپؐ کا نبی ہونا اس معنی میں ہے کہ آپؐ کے کوئی شخص نبی نہ بنایا جائے گا۔(تفسیر کشاف' جلد ۲' ص ۲۱۵)
7۔	قاضی عیاض	(متوفی ۵۴۴ھ)	جو شخص نبوت کا دعویٰ تو نہ کرے مگر یہ دعویٰ کرے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے' ایسے تمام لوگ کافر اور حضور ﷺ کے جھٹلانے والے ہیں۔ جو حضور اکرمؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کریں ان کے کافر ہونے میں قطعاً کوئی شک نہیں (شفاء' جلد ۲' ص ۲۷۰-۲۷۱)۔
8۔	علامہ شہرستانی	(متوفی ۵۴۸ھ)	حضور اکرمؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے (کتاب الملل والنحل' جلد ۳' ص ۲۴۹)۔

Marfat.com

9۔	امام رازی	۵۴۳ھ-۶۰۶ھ	امام رازی نے بھی حضورؐ کے بعد نبوت کے دعویدار کو کافر کہا (تفسیر کبیر، جلد ۶، ص ۵۸۱)۔
10۔	علامہ بیضاوی	(متوفی ۶۸۵ھ)	حضور اکرمؐ کے بعد سلسلہ نبوت پر مہر لگا دی گئی (انوار التنزیل، جلد ۴، ص ۱۶۴)۔
11۔	علامہ حافظ الدین النسفی	(متوفی ۷۰۱ھ)	حضور اکرمؐ کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا (مدارک التنزیل، ص ۴۷۱)۔
12۔	علامہ علاؤ الدین بغدادی	(متوفی ۷۲۵ھ)	اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ پر نبوت ختم کر دی (تفسیر خازن، ص ۴۷۱-۴۷۲)۔
13۔	علامہ ابن کثیر	(متوفی ۷۷۴ھ)	حضور اکرمؐ کے بعد جو نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا، مفتری، دجال، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے خواہ وہ جادو اور طلسم کے ذریعے کرشمے بنا کر لے آئے (تفسیر ابن کثیر، جلد ۳، ص ۴۹۳-۴۹۴)۔
14۔	علامہ جلال الدین سیوطی	(متوفی ۹۱۱ھ)	آنحضرت محمدؐ کے بعد کوئی نبی نہیں (تفسیر جلالین، ص ۷۶۸)۔
15۔	علامہ ابن نجیم	(متوفی ۹۷۰ھ)	اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ حضور اکرمؐ آخری نبی نہیں ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے (الاشباہ والنظائر۔ ص ۱۷۹)۔
16۔	ملا علی قاری	(متوفی ۱۰۱۶ھ)	ہمارے نبیؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے (ص ۲۰۲)۔
17۔	شیخ اسماعیل حقی	(متوفی ۱۱۳۷ھ)	حضور اکرمؐ مہر پیغمبراں تھے۔ آپؐ سے نبوت کا دروازہ سربمہر کر دیا گیا اور پیغمبروں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ جو شخص حضور اکرمؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اس کا دعویٰ باطل کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا (روح البیان، جلد ۲۲، ص ۱۸۸)۔

Marfat.com

18۔	فتاویٰ عالمگیری	(بارھویں صدی)	اگر کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ حضور اکرمؐ آخری نبی ہیں تو وہ مسلم نہیں ہے(فتاویٰ عالمگیری' جلد۲' ص ۲۶۳)۔
19۔	علامہ شوکانیؒ	(متوفی ۱۲۵۵ھ)	نبی کریم حضرت محمدؐ نے انبیاء کو ختم کر دیا یعنی سب کے آخر میں آئے(فتح القدیر' جلد۴' ص ۲۷۵)۔
20۔	علامہ آلوسی	(متوفی ۱۲۷۰ھ)	حضورؐ کے بعد نبوت کا مدعی کافر قرار دیا جائے گا(روح المعانی' جلد۲۲' ص ۳۹)۔

(مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: تفہیم القرآن جلد۴' صفحات ۱۵۳۔۱۴۶)۔

درج بالا علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا۔ جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعلق ہے تو وہ ان انبیاء میں سے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نبی بنائے جا چکے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے والے کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے افراد میں سے ہیں۔

علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودی فرماتے ہیں:

"ان تحریروں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ پہلی صدی سے آج تک پوری دنیائے اسلام متفقہ طور پر" خاتم النبیین " کے معنی "آخری نبی" ہی سمجھتی رہی ہے' حضورؐ کے بعد نبوت کے دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند تسلیم کرنا ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ رہا ہے اور اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو اُس کے دعوے کو مانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے" (تفہیم القرآن' جلد نمبر ۶' صفحہ ۱۵۱)۔

باب نمبر: 6

عقیدہ ختم نبوت مفسرینِ کرام کی نظر میں

ہر دور کے مفسرین کرام نے نظریہ ختم نبوت کو اجاگر کیا۔ اب مندرجہ ذیل مختلف مفسرین کرام کے اقتباسات اور آراء ملاحظہ ہوں:

(1) تفسیر البیضاوی

(2) تفسیر ابن کثیر

(3) تفسیر عثمانی

(4) تفسیر حقانی

(5) معارف القرآن

(6) تفہیم القرآن

(7) ضیاء القرآن

(8) تدبر قرآن

(9) انوار القرآن

(10) قرآن حکیم (مولانا صلاح الدین یوسف، مع اردو ترجمہ و تفسیر از مولانا محمد جونا گڑھی)۔

(11) تفسیر انگریزی (علامہ عبداللہ یوسف علی، مع تفسیر انگریزی)۔

(1)۔ تفسیر البیضاوی:

امام ناصر الدین البیضاوی آیت نمبر ۶۰ کی تفسیر یوں بیان فرماتے ہیں:

وخاتم النبیین وآخرھم الذی ختمھم اوختموابہ علی قرآۃ عاصم

Marfat.com

بالفتح ولوكان له ابن بالغ لاق منصبه ان يكون نبيا كما قال عليه الصلاة والسّلام فى ابرهيم حين توفى لوعاش لكان نبيّا ولا يقدح فيه نزول عيسى بعده لانه اذانزل كان على دينه مع ان المرادانه آخر من نبيّ وكان الله بكل شى عليما فيعلم من يليق بان يختم به النبوة و كيف ينبغي حشائنه ۔(انوار التنزیل واسرار التاویل المسمیٰ 'تفسیر البیضاوی' الامام ناصر الدین ابوالخیر عبداللہ بن عمر الشیرازی البیضاوی' دار الفکر' بیروت ۱۹۸۳ء' صفحہ ۵۵۹)

(2) تفسیر ابن کثیر:

ابن کثیر سورت الاحزاب کی آیت نمبر ۶۰ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نقل کرتے ہیں:

وقال الامام احمد حدثنا يحيى بن اسحاق حدثنا ابن لهية عن عبدالله بن هبيرة عن عبدالرحمن ابن جبير قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما كالمودّع فقال انا محمد النبى الامى . ثلاثا . ولا نبى بعدى ' اتيت فواتح الكلم وجوامعه و خواتمه و علمت كم خزنة النار و حملة العرش ' و تجوز بى ' وعوفيت وعوفيت امتى ' فاسمعوا واطيعوا مادمت فيكم ' فاذا ذهب بى فعليكم بكتاب الله تعالى احلوا احلاله و حرموا حرامه تفرد به الامام احمد ۔ (تفسیر ابن کثیر' الامام ابی الفداء اسماعیل' ابن کثیر القرشی الدمشقی' الجزء الثالث' دار الفکر' بیروت ۱۹۸۰ء' صفحہ ۴۹۵)۔

تفسیر ابن کثیر کے مطابق:

''رب العالمین نے اپنی کتاب میں اور رحمۃ للعالمین نے اپنی متواتر حدیثوں میں یہ خبر دیدی کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ۔ بس جو شخص بھی آپؐ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا 'مفتری' دجال' گمراہ کرنے والا ہے'' (عماد الدین اسمٰعیل ابن کثیر' تفسیر ابن کثیر' جلد چہارم' صفحہ ۱۸۹')۔

Marfat.com

(3) تفسیر عثمانی:

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں:

"آپ ؐ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلہ پر مہر لگ گئی۔ اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔ بس جن کو ملنی تھی مل چکی۔ اسی لئے آپ ؐ کی نبوت کا دور سب نبیوں کے بعد رکھا جو قیامت تک چلتا رہے گا۔ حضرت مسیح علیہ السلام بھی اخیر زمانہ میں بحیثیت آپ ؐ کے ایک اُمتی کے آئیں گے۔ خود اُن کی نبوت و رسالت کا عمل اس وقت جاری نہ ہو گا۔ جیسے آج تمام انبیاء اپنے اپنے مقام پر موجود ہیں مگر شش جہت میں عمل صرف نبوت محمدیہ کا جاری و ساری ہے۔ حدیث میں ہے کہ اگر آج موسیٰ علیہ السلام (زمین پر) زندہ ہوتے تو ان کو بھی بجز میرے اتباع کے چارہ نہ تھا۔ بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو انبیائے سابقین اپنے اپنے عہد میں بھی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت عظمیٰ ہی سے مستفید ہوتے تھے۔ جیسے رات کو چاند اور ستارے سورج کے نور سے مستفید ہوتے ہیں۔ حالانکہ سورج اس وقت دکھائی نہیں دیتا اور جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح نبوت و رسالت کے تمام مراتب و کمالات کا سلسلہ بھی روح محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوتا ہے" (بحوالہ: تفسیر عثمانی، ترجمہ: شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن، تفسیر: شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، جلد دوم، صفحہ ۳۵۶)۔

(4) تفسیر حقانی:

تفسیر حقانی میں شیخ ابومحمد عبدالحق الحقانی الدہلویؒ فرماتے ہیں:

"اگر کوئی کہے کہ حضرت ؐ کے بعد قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی آوینگے۔ جیسا کہ اہل اسلام بلکہ عیسائیوں کا بھی عقیدہ ہے۔ پھر آپ خاتم کیونکر ہو گئے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نئے نبی نہیں ہیں بلکہ آپ سے پہلے ہو چکے ہیں اور زمین پر آ کر حضرت ؐ کے دین کی اشاعت کرینگے آپ کے نائب ہو کر"

(تفسیر حقانی، جلد سوم، صفحہ ۱۹۱)۔

Marfat.com

(5) معارف القرآن:

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ مفتی اعظم پاکستان فرماتے ہیں:

''انبیائے سابقین کے دین بھی اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے مکمل تھے، کوئی ناقص نہ تھا، لیکن کمال مطلق اسی دین مصطفویؐ کو حاصل ہوا جو اولین و آخرین کے لئے حجت اور قیامت تک چلنے والا دین ہے''

اس جگہ صفت خاتم النبیین کے اضافہ سے اس مضمون کی اور بھی زیادہ وضاحت اور تکمیل ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقطوع النسل کہنا جہالت ہے، جبکہ ساری امت کے باپ ہونے کی حیثیت سے آپؐ متصف ہیں ...... کیوں کہ لفظ خاتم النبیین نے یہ بھی بتلا دیا کہ آپؐ کے بعد قیامت تک آنے والی سب نسلیں اور قومیں آپؐ ہی کی امت میں شامل ہوں گی، اس وجہ سے آپؐ کی امت کی تعداد بھی دوسری امتوں سے زیادہ ہو گی اور آپؐ کی روحانی اولاد دوسرے انبیاء کی نسبت سے بھی زیادہ ہو گی۔

صفت خاتم النبیین نے یہ بھی بتلا دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کی شفقت اپنی اولاد روحانی یعنی پوری اُمت پر دوسرے تمام انبیاء سے زائد ہو گی اور آپؐ قیامت تک پیش آنے والی ضرورتوں کو واضح کرنے کا پورا اہتمام فرمائیں گے، کیونکہ آپؐ کے بعد کوئی نبی اور کوئی وحی دنیا میں آنے والی نہیں، بخلاف انبیاء سابقین کے کہ ان کو اس کی فکر نہ تھی وہ جانتے تھے کہ جب قوم میں گمراہی پھیلے گی تو ہمارے بعد دوسرے انبیاء آ کر اس کی اصلاح کر دیں گے، مگر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فکر لاحق تھی کہ قیامت تک اُمت کو جن حالات سے سابقہ پڑے گا ان سب حالات کے متعلق ہدایات امت کو دے کر جائیں، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث شاہد ہیں کہ آپؐ کے بعد جتنے لوگ قابل اقتداء آنے والے تھے اکثر ان کے نام لے کر بتلا دیا ہے، اسی طرح جتنے گمراہی کے علمبردار ہیں ان کے حالات اور پتے ایسے کھول کر بتلا دیئے ہیں کہ ذرا غور کرنے والے کو کوئی اشتباہ باقی نہ رہ جائے، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انی ترکتکم علی شریعة بیضاء لیلها ونهارها سواء، یعنی میں نے تم کو ایسے روشن راستے پر چھوڑا ہے جس میں رات دن برابر ہیں کسی وقت بھی گمراہی کا خطرہ نہیں۔

مرزا قادیانی نے عیسیٰؑ علیہ السلام کا زندہ آسمان میں اٹھایا جانا اور پھر آخر زمانے میں تشریف لانا جو قرآن و سنت کی بے شمار نصوص سے ثابت ہیں ان کا انکار کر کے خود مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور استدلال میں یہ پیش کیا کہ اگر حضرت عیسیٰ بن مریم نبی بنی اسرائیل کا پھر دنیا میں آنا تسلیم کیا جائے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منافی ہوگا۔

اس مدعی نبوت نے دعوی نبوت کا راستہ ہموار کرنے کے لئے ایک نئی چال یہ چلی کہ نبوت کی ایک نئی قسم ایجاد کی' جس کا قرآن و سنت میں کوئی وجود و ثبوت نہیں اور پھر کہا کہ یہ قسم نبوت کی حکم قرآنی ختم نبوّت کے منافی نہیں' خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اس نے نبوت کے مفہوم میں وہ راستہ اختیار کیا جو ہندوؤں اور دوسری قوموں میں معروف ہے کہ ایک شخص کسی دوسرے کے جنم میں دوسرے کے روپ میں آ سکتا ہے اور پھر یہ کہا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکمل اتباع کی وجہ سے آپؐ کا ہم رنگ ہو گیا ہو اس کا آنا گویا خود آپؐ ہی کا آنا ہے' وہ درحقیقت آپؐ ہی کا ظل اور بروز ہوتا ہے' اس لئے اس کے دعوے سے عقیدہ ختم نبوت متاثر نہیں ہوتا۔

مگر اول تو خود یہ نو ایجاد نبوت اسلام میں کہاں سے آئی' اس کا کوئی ثبوت نہیں' اس کے علاوہ مسئلہ ختم نبوت چونکہ عقائد اسلامیہ کا ایک بنیادی عقیدہ ہے' اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو مختلف عنوانات سے مختلف اوقات میں ایسا واضح کر دیا ہے کہ کسی تحریف کرنے والے کی تحریف چل نہیں سکتی۔

صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں تمام کتب حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ کی یہ روایت اسناد صحیح کے ساتھ آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک مکان بنایا ہو اور اس کو خوب مضبوط اور مزین کیا ہو مگر اس کے ایک گوشہ میں دیوار کی ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی ہو تو لوگ اس کو دیکھنے کے لئے اس میں چلیں پھریں اور تعمیر کو پسند کریں مگر سب یہ کہیں کہ اس مکان بنانے والے نے یہ اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی جس سے تعمیر بالکل مکمل ہو جاتی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا کہ (قصر نبوت کی) وہ آخری اینٹ میں ہوں اور بعض الفاظ حدیث میں ہے کہ میں نے اس خالی جگہ کو پر کر کے قصر نبوت کو مکمل کر دیا"۔

اس تمثیل بلیغ کا حاصل یہ ہے کہ نبوت ایک عالی شان محل کی طرح ہے' جس کے ارکان انبیاء علیہم السلام ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے یہ محل بالکل تیار ہو چکا تھا اوراس میں صرف ایک اینٹ کے سوا کسی اور قسم کی گنجائش تعمیر میں باقی نہیں تھی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ کو پر کر کے قصر نبوت کی تکمیل فرما دی ۔ اب اس میں نہ کسی نبوت کی گنجائش ہے نہ رسالت کی' اگر نبوت یا رسالت کی کچھ اقسام مان لی جائیں تو اب ان میں سے کسی کی گنجائش قصر نبوت میں نہیں ہے (معارف القرآن' صفحات ۱۶۱۔ ۱۶۲۔۱۶۶۔۱۶۴)۔

(6) تفہیم القرآن :

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی فرماتے ہیں :

"پھر مزید تاکید کے لیے فرمایا : اور وہ خاتم النبیین ہیں' " یعنی انؐ کے بعد کوئی رسول تو درکنار کوئی نبی تک آنے والا نہیں ہے کہ اگر قانون اور معاشرے کی کوئی اصلاح ان کے زمانے میں نافذ ہونے سے رہ جائے تو بعد کا آنے والا نبی یہ کسر پوری کر دے' لہٰذا یہ اور بھی ضروری ہو گیا تھا کہ اس رسم جاہلیت کا خاتمہ وہ خود ہی کر کے جائیں" (تفہیم القرآن' جلد چہارم' صفحہ ۱۰۳)۔

(7) ضیاء القرآن :

حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں ختم نبوت کے بارے میں فرماتے ہیں :

"علامہ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ متعدد احادیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

فقد اخبر اللّٰہ تعالیٰ فی کتابه و رسوله صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه واله وسلّم فی السنة المتواترة عنه انه لا نبی بعده لیعلموا ان کل من ادّعی هذا المقام بعده فهو کذّاب افّاك دجّال ۔ ضالّ" مضلّ".

Marfat.com

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سنت متواترہ میں بتایا ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں' تاکہ ساری دنیا جان لے کہ جو شخص بھی حضور کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذّاب ہے' جھوٹا ہے' دجّال ہے' گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔

علامہ سید محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ روح المعانی میں لکھتے ہیں:

وکونه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلّم خاتم النبیّین ممانطق به الکتاب و صرحت به السنة واجمعت علیه الامة فیکفر مدّعی خلافه' و یقتل ان اصرّ۔

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیّین ہونا ایسا عقیدہ ہے جس کی تصریح قرآن و سنت نے کی ہے۔ جس پر امت کا اجماع ہے۔ پس جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا' وہ کافر ہو جائے گا اور اگر اس نے توبہ نہ کی اور اس دعویٰ پر مصر رہا تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

علامہ ابن حیان اندلسی متوفی ۷۴۵ھ اپنی تفسیر بحر محیط میں رقمطراز ہیں:

ومن ذهب الیٰ انّ النبوّة مکتسبة " لا تنقطع اوالی ان الولیّ افضل من النبی فهو زندیق یجب قتله وقد ادّعی ناس النبوة فقتلهم المسلمون علی ذلک وکان فی عصر ناشخص من الفقراء ادّعی النبوة بمدینة مالقه فقتله' السلطان بن الاحمر ملک الاندلس بغرناطة وصُلِب حتی تناثر لحمه۔

یعنی جس شخص کا یہ نظریہ ہو کہ نبوت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور اسے اب بھی حاصل کیا جا سکتا ہے یا جس کا یہ عقیدہ ہو کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے وہ زندیق ہے اور واجب القتل ہے۔ آج تک جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا' مسلمانوں نے ان کو قتل کر دیا۔ ہمارے زمانے میں بھی فقراء میں سے ایک شخص نے شہر مالقہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تو اندلس کے بادشاہ نے غرناطہ میں اس کا سر قلم کر دیا اور اس کی لاش کو سولی چڑھا دیا' وہ اسی حالت میں لٹکا رہا یہاں تک کہ اس کا گوشت گل کر گر پڑا۔

مرزا قادیانی کو اپنی نبوت تک پہنچنے کے لئے بڑا دور کا چکر کاٹنا پڑا۔ آخر کار آپ کی کمند فکر یہاں آ کر رکی کہ یہ تو احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ بن مریم آئیں گے'

میں کیوں نہ اپنے آپ کو مسیح موعود کہنا شروع کردوں تا کہ مجھے لوگ مسیح مان لیں لیکن اس میں مشکل یہ پیش آئی کہ حضرت مسیح تو زندہ ہیں' ان کی زندگی میں مَیں مسیح کیسے بن سکتا ہوں ۔ خیال آیا کہ پہلے مسیح کو مردہ ثابت کرو جب وہ مردہ قرار پا گئے تو پھر میرے لیے میدان صاف ہو جائے گا ۔ چنانچہ انہوں نے اپنا سارا زور وفات مسیح علیہ السلام ثابت کرنے پر لگا دیا ۔

آپ نے ان احادیث کا مطالعہ فرما لیا ۔ ان میں مسیح موعود کا حلیہ' نام' والدہ کا نام' مقام اور وقت نزول' آپ کے کارہائے نمایاں سب کے سب مذکور ہیں ۔ خدا کی شان ملاحظہ ہو کہ یہ شخص جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا نام بھی عیسیٰ نہیں' حالانکہ ہزاروں مسلمان اس نام کے موجود ہیں ۔ اس کی والدہ کا نام بھی مریم نہیں' حالانکہ ہزاروں مسلمان عورتیں اس نام کی اب بھی ہیں اور خود قادیان میں اس نام کی کئی لڑکیاں ہوں گی ۔ صلیب کو توڑنا' خنزیر کو قتل کر کے عیسائیت کو نیست و نابود کرنا تو کجا میاں جی ساری عمر عیسائی حکومت کے جھولی چک بنے رہے اور اس کی خیرات پر پلتے رہے اور اس کی اسلام کش سرگرمیوں پر تعریف و توصیف کے قصیدے لکھتے رہے ۔ ساری دنیا کو دارالاسلام بنا کر جزیہ ختم کرنا تو بڑی دور کی بات' خدائے مصطفٰے نے یہ بھی پسند نہ فرمایا کہ قادیان کا خطہ پاکستان کا حصہ بنے ۔ اب بھی جو لوگ انہیں مسیح موعود مانتے ہیں' ان کی نادانی قابل صد افسوس ہے'' (ضیاء القرآن' جلد چہارم' صفحات ۷۷ ۔ ۷۴ ۔ ۷۲)۔

(8) تدبر قرآن :

مولانا امین احسن اصلاحی فرماتے ہیں :

''اس سلسلہ میں سب سے زیادہ قابل توجہ چیز یہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی تاریخ اور ان کی تعلیمات و ارشادات کا جو ریکارڈ قدیم صحیفوں اور قرآن مجید میں یا تاریخ کی کتابوں میں موجود ہے' اس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا مسیح تک کسی نبی کے متعلق نہ تو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہے نہ کسی نبی نے خود اپنے خاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ کیا ہے' بلکہ اس کے برعکس ہر نبی نے اپنے بعد آنے والے نبی یا نبیوں کی بشارت دی ہے ۔

Marfat.com

حضرت یحییٰؑ کے بعد اسرائیلی سلسلے کے آخری نبی و رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں' انہوں نے اپنے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی بشارت دی اور آپ کے نام نامی کی تصریح کے ساتھ بشارت دی' سورۃ صف کی آیت نمبر :۶ میں اس کا حوالہ یوں آیا ہے :

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ
مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ
مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ

''اور جب کہ عیسیٰ بن مریمؑ نے دعوت دی کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں ان پیشین گوئیوں کے مطابق جو مجھ سے پہلے تورات میں موجود ہیں اور ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوا آیا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہو گا''۔

انجیلوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو پیشین گوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق موجود ہیں ان کے حوالے سورۃ اعراف آیت ۱۵۷ کی تفسیر میں گزر چکے ہیں ۔ استاذ امام مولانا فراہیؒ کا خیال تو یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ نے انجیلوں میں آسمانی بادشاہت کی جو بشارت دی ہے اور اس سے متعلق جو تمثیلیں بیان فرمائی ہیں وہ بھی تمام تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور اس کی خصوصیات ہی پر منطبق ہوتی ہیں ۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیاء کی روایت یہی رہی ہے کہ ہر نبی نے اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آ کر یہ روایت بالکل ختم ہو جاتی ہے ۔ نہایت واضح الفاظ میں خود اللہ تعالیٰ نے بھی آپؐ کو خاتم النبیین قرار دیا اور حضورؐ نے بھی نہ صرف یہ کہ اپنے بعد کسی آنے والے کی بشارت نہیں دی بلکہ نہایت واضح اور قطعی الفاظ میں بار بار اس حقیقت کا اظہار و اعلان فرمایا کہ آپؐ آخری نبی ہیں' آپؐ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے'' (مولانا امین احسن اصلاحی' جلد پنجم' صفحات ۲۴۵_۲۴۳)۔

Marfat.com

(9) انوار القرآن :

ڈاکٹر ملک غلام مرتضٰی رقمطراز ہیں :

''اور محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے نبی اور نبیوں کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے'' (الاحزاب : ۴۰)۔

آیت مذکورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے یعنی آخری رسول ہونے کا ذکر ہے ۔ آپؐ کے بعد کسی نبی کا دنیا میں مبعوث نہ ہونا اور ہر مدعی نبوت کا کاذب و کافر ہونا ایسا مسئلہ ہے جس پر صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک ہر دور کے مسلمانوں کا اجماع و اتفاق رہا ہے'' (انوار القرآن 'صفحات ۵۴_۵۵۳)

مدعی نبوت سے دلیل مانگنا بھی کفر ہے :

''امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان تو یہاں تک واضح ہے کہ اگر کوئی شخص آپؐ کے بعد کسی مدعی نبوت سے اس کی نبوت پر دلیل طلب کرے تو کافر ہو جائے گا کیونکہ دلیل طلب کرنا شک و شبہ کے باعث ہوتا ہے اور آپؐ کے خاتم النبیین ہونے میں تو شک کی بھی کوئی گنجائش نہیں ۔ اس مقام پر اس بحث کی تفصیل کی گنجائش نہیں ' بس ایک حدیث کا ذکر ہی کافی ہو گا ۔ البتہ جو حضرات اس مسئلے کی تمام تر تفصیلات جاننا چاہیں 'انہیں مفتی اعظم پاکستان جناب مفتی محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ''ختم نبوت'' کا مطالعہ کرنا چاہئے ۔ جس میں کم از کم ایک صد آیات قرآنی اور بے شمار احادیث سے اس مسئلے کی حقیقت کو اجاگر کیا گیا ہے''

(انوار القرآن' صفحات ۵۴_۵۵۳)۔

(10) قرآن حکیم مع اُردو ترجمہ و تفسیر :

مولانا محمد جونا گڑھی و مولانا صلاح الدین یوسف کا ترجمہ سورت الاحزاب آیت نمبر ۴۰ ملاحظہ ہو اور اس کے بعد اس آیت مبارکہ کی تفسیر درج ذیل ہے :

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾

Marfat.com

"(لوگو!) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے"۔

خاتم مہر کو کہتے ہیں اور مہر آخری عمل ہی کو کہا جاتا ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت و رسالت کا خاتمہ کر دیا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا' وہ نبی نہیں کذاب و دجال ہوگا۔ احادیث میں اس مضمون کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اس پر پوری امت کا اجماع و اتفاق ہے۔ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا' جو صحیح اور متواتر روایات سے ثابت ہے' تو وہ نبی کی حیثیت سے نہیں آئیں گے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی بن کر آئیں گے' اس لیے ان کا نزول عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔(قرآن حکیم مع اردو ترجمہ وتفسیر' از مولانا محمد جونا گڑھی ومولانا صلاح الدین یوسف' صفحات ۱۱۸۳۔۱۱۸۲)۔

(11) تفسیر انگریزی: علامہ عبداللہ یوسف علی:

Muhammad is not
The father of any
Of your men, but (he is)
The Messenger of Allah,
And the seal of the Prophets:
And Allah has full knowledge
Of all things.

علامہ عبداللہ یوسف علی سورت الاحزاب کی آیت نمبر ۴۰ کی تفسیر ان الفاظ کرتے ہیں:

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

"When a doument is sealed, it is complete, and there can be no further addition. The Holy Prophet Muhammad closed the long line of Messengers. Allah's Teaching is and will always be continuous, but there has been and will be no Prophet after Muhammad. The later ages will want thinkers and reformers, not

Marfat.com

Prophets. This is not an arbitrary matter. It is a decree full of knowledge and wisdom, "for Allah has full knowledge of all things."

(The Holy Quran, English Translation and Commentary by Abdullah Yusuf Ali, Page1069.)

باب نمبر: 7

مسیح موعود کا تصور

احادیث کی روشنی میں

وہ بدبخت حضرات جو ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے اُن کا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح موعود سے مراد عیسیٰؑ ابن مریم نہیں ہیں اُن کا تو انتقال ہو چکا ہے اب جو (جعلی) نبی آئے ہیں وہ حضرت عیسیٰؑ کی طرح ہیں۔ حالانکہ قرآن حکیم واضح طور پر فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر نہیں چڑھائے گئے۔ آپؑ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔

سورت النّسآء کی آیت نمبر ۱۵۷ میں ارشاد ہے:

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۗ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝۱۵۷

''اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا' بلکہ ان کے لیے ان (عیسیٰ) کا شبیہ بنا دیا گیا تھا۔ یقین جانو کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں اختلاف کرنے والے ان کے بارے میں شک میں ہیں' انہیں اس کا کوئی یقین نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اتنا یقینی ہے کہ انہوں نے انہیں قتل نہیں کیا''۔ (قرآن کریم مع ترجمہ وتفسیر از مولانا محمد جونا گڑھی و مولانا صلاح الدین یوسف' صفحات ۲۷۱۔۲۷۲)۔

مولانا محمد جونا گڑھی و مولانا صلاح الدین یوسف اس آیت مبارکہ کی تفسیر یوں

Marfat.com

بیان کرتے ہیں:

''اس سے واضح ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودی قتل کرنے میں کامیاب ہو سکے نہ سولی چڑھانے میں۔ جیسا کہ ان کا منصوبہ تھا۔ جیسا کہ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۵۵ کے حاشیے میں مختصر تفصیل گزر چکی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کی سازش کا پتہ چلا تو انہوں نے اپنے حواریوں کو جن کی تعداد ۱۲ یا ۱۷ تھی، جمع کیا اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص میری جگہ قتل ہونے کے لیے تیار ہے؟ تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی شکل و صورت میری جیسی بنا دی جائے۔ ایک نوجوان اس کے لیے تیار ہو گیا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہاں سے آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ بعد میں یہودی آئے اور انہوں نے اس نوجوان کو لے جا کر سولی پر چڑھا دیا جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا گیا تھا۔ یہودی یہی سمجھتے رہے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی ہے درآں حالیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت وہاں موجود ہی نہ تھے وہ زندہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھائے جا چکے تھے۔ (ابن کثیر و فتح القدیر)۔

عیسیٰ علیہ السلام کے ہم شکل شخص کو قتل کرنے کے بعد ایک گروہ تو یہی کہتا رہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا، جب کہ دوسرا گروہ جسے یہ اندازہ ہو گیا کہ مصلوب شخص عیسیٰ علیہ السلام نہیں، کوئی اور ہے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل اور مصلوب ہونے کا انکار کرتا رہا۔ بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر جاتے ہوئے بھی دیکھا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس اختلاف سے مراد وہ اختلاف ہے جو خود عیسائیوں کے نسطوریہ فرقے نے کہا عیسیٰ علیہ السلام جسم کے لحاظ سے تو سولی دے دیئے گئے لیکن لاہوت (خداوندی) کے اعتبار سے نہیں۔ ملکانیہ فرقے نے کہا کہ یہ قتل و صلب ناسوت اور لاہوت دونوں اعتبار سے مکمل طور پر ہوا ہے (فتح القدیر) بہرحال وہ اختلاف، تردد اور شک کا شکار رہے''۔ (قرآن حکیم مع ترجمہ و تفسیر از مولانا محمد جونا گڑھی و مولانا صلاح الدین یوسف، صفحہ ۲۷۲)۔

سورت النساء کی آیت نمبر ۱۵۸ ملاحظہ ہو:

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِـيْمًا ﴿۱۵۸﴾

Marfat.com

"بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے"۔

مولانا محمد جونا گڑھی و مولانا صلاح الدین یوسف تحریر فرماتے ہیں:

"یہ نص صریح ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا اور متواتر صحیح احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہے۔ یہ احادیث حدیث کی تمام کتابوں کے علاوہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بھی وارد ہیں۔ ان احادیث میں آسمان پر اٹھائے جانے کے علاوہ قیامت کے قریب ان کے نزول کا اور دیگر بہت سی باتوں کا تذکرہ ہے۔ امام ابن کثیر یہ تمام روایات ذکر کر کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں "پس یہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متواتر ہیں۔ ان کے راویوں میں حضرت ابوہریرۃ، حضرت عبداللہ بن مسعود، عثمان بن ابی العاص، ابوامامہ، نواس بن سمعان، عبداللہ بن عمرو بن العاص، مجمع بن جاریہ، ابی سریحہ اور حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہم ہیں۔ ان احادیث میں آپ کے نزول کی صفت اور جگہ کا بیان ہے، آپ علیہ السلام دمشق میں منارہ شرقیہ کے پاس اس وقت اتریں گے جب فجر کی نماز کے لیے اقامت ہو رہی ہو گی۔ آپ خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، جزیہ معاف کر دیں گے، ان کے دور میں سب مسلمان ہو جائیں گے، دجال کا قتل بھی آپ کے ہاتھوں سے ہو گا اور یاجوج و ماجوج کا ظہور و فساد بھی آپ کی موجودگی میں ہو گا، بالآخر آپ ہی کی بددعا سے ان کی ہلاکت واقع ہو گی"

(قرآن کریم مع ترجمہ و تفسیر از مولانا محمد جونا گڑھی و مولانا صلاح الدین یوسف، صفحات ۲۷۲-۲۷۳)۔

سورت آل عمران کی آیت نمبر ۵۵ میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو آسمانوں پر اُٹھا لیا اور آپؑ قتل نہیں کیے گئے تھے:

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ
وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ
فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ
فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٥٥﴾

"جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ! میں تجھے پورا لینے والا ہوں اور تجھے اپنی

جانب اٹھانے والا ہوں اور تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے تابعداروں کو کافروں کے اوپر غالب کرنے والا ہوں قیامت کے دن تک' پھر تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے میں ہی تمہارے آپس کے تمام تر اختلافات کا فیصلہ کروں گا"۔

مولانا محمد جونا گڑھی و مولانا صلاح الدین یوسف تحریر فرماتے ہیں :

"(انی متوفیک) میں یہ اسی اپنے حقیقی اور اصلی معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی میں اے عیسیٰ علیہ السلام تجھے یہودیوں کی سازش سے بچا کر پورا پورا اپنی طرف آسمانوں پر اٹھالوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بعض نے اس کے مجازی معنی کے شہرت استعمال کے مطابق موت ہی کے معنی کیے ہیں لیکن اس کے ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ الفاظ میں تقدیم و تاخیر ہے یعنی رافعک (میں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں) کے معنی مقدم ہیں اور متوفیک (فوت کرنے والا ہوں) کے معنی متاخر' یعنی میں تجھے آسمان پر اٹھالوں گا اور پھر جب دوبارہ دنیا میں نزول ہوگا تو اس وقت موت سے ہمکنار کروں گا۔ یعنی یہودیوں کے ہاتھوں تیرا قتل نہیں ہوگا بلکہ تجھے طبعی موت ہی آئے گی"۔ (فتح القدیر و ابن کثیر)

(قرآن کریم مع ترجمہ وتفسیر از مولانا محمد جونا گڑھی و مولانا صلاح الدین یوسف' صفحہ ۱۴۹)

سورت النسآء کی آیت نمبر ۱۵۹ ملاحظہ ہو :

وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ
وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾

"اہل کتاب میں ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لا چکے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے"۔

مولانا محمد جونا گڑھی و مولانا صلاح الدین یوسف رقمطراز ہیں :

"قبل موتہ میں "ہ" کی ضمیر کا مرجع بعض مفسرین کے نزدیک اہل کتاب (نصاریٰ) ہیں اور مطلب یہ کہ ہر عیسائی موت کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آتا ہے۔ کہ موت کے وقت کا ایمان نافع نہیں۔ لیکن سلف اور اکثر مفسرین کے نزدیک اس کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب ان کا دوبارہ دنیا میں نزول ہوگا اور وہ دجال کو قتل کرکے اسلام کا بول بالا کریں گے تو اس وقت جتنے یہودی اور عیسائی ہوں گے ان کو بھی قتل کر ڈالیں گے اور روئے زمین پر مسلمان کے سوا کوئی اور

Marfat.com

باقی نہ بچے گا اس طرح اس دنیا میں جتنے بھی اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے ہیں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے پہلے ان پر ایمان لا کر اس دنیا سے گزر چکیں گے۔ خواہ ان کا ایمان کسی بھی ڈھنگ کا ہو۔ صحیح احادیث سے بھی یہی ثابت ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ضرور ایک وقت آئے گا کہ تم میں ابن مریم حاکم و عادل بن کر نازل ہوں گے' وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو قتل کریں گے' جزیہ اٹھا دیں گے اور مال کی اتنی بہتات ہو جائے گی کہ کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں ہو گا۔ (یعنی صدقہ خیرات لینے والا کوئی نہیں ہو گا) حتی کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے اگر تم چاہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھ لو (وان من اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته) (صحیح بخاری۔ کتاب الانبیاء) یہ احادیث اتنی کثرت سے آئی ہیں کہ انہیں تواتر کا درجہ حاصل ہے اور انہی متواتر صحیح روایات کی بنیاد پر اہلسنت کے تمام مکاتب کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور قیامت کے قریب دنیا میں ان کا نزول ہو گا اور دجال کا اور تمام ادیان کا خاتمہ فرما کر اسلام کو غالب فرمائیں گے۔ یاجوج ماجوج کا خروج بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موجودگی میں ہو گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کی برکت سے ہی اس فتنے کا بھی خاتمہ ہو گا جیسا کہ احادیث سے واضح ہے۔ (قرآن کریم مع ترجمہ و تفسیر از مولانا محمد جونا گڑھی و مولانا صلاح الدین یوسف' صفحہ ۱۷۲)

اب مختلف احادیث مبارکہ کی روشنی میں مسیح موعود کا تصور ملاحظہ فرمائیں:

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم والذی نفسی بيده ليوشكن
ان ينزل فيكم ابن مريم حكمًا عدلًا
فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع
الحرب ويفيض المال حتى لا يقبله احد
حتى تكون السجدة الواحدة خيرًا من
الدنيا وما فيها (بخاری کتاب احادیث الانبیاء
باب نزول عیسیٰ ابن مریم۔ مسلم' باب بیان نزول عیسیٰ۔
ترمذی ابواب الفتن' باب فی نزول عیسیٰ۔ مسند احمد
مرویات ابوہریرہؓ)

Marfat.com

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ضرور اُتریں گے تمہارے درمیان ابن مریم حاکم عادل بن کر پھر وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو ہلاک کر دیں گے اور جنگ کا خاتمہ کر دیں گے (دوسری روایت میں حرب کے بجائے جزیہ کا لفظ ہے، یعنی جزیہ ختم کر دیں گے اور مال کی وہ کثرت ہو گی کہ اس کا قبول کرنے والا کوئی نہ رہے گا اور (حالت یہ ہو جائے گی کہ لوگوں کے نزدیک خدا کے حضور) ایک سجدہ کر لینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا'' (اُردو ترجمہ): بحوالہ تفہیم القرآن، جلد اول، صفحات ۱۵۵-۱۵۴)۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم
فیکم وامامکم منکم۔ (بخاری، کتاب احادیث
الانبیاء، باب نزول عیسیٰ۔ مسلم، بیان نزول عیسیٰ۔ مسند
احمد، مرویات ابی ہریرہؓ)

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیسے ہو گے تم جبکہ تمہارے درمیان ابن مریم اُتریں گے اور تمہارا امام اُس وقت خود تم میں سے ہو گا'' (اُردو ترجمہ): تفہیم القرآن، جلد اول، صفحات ۱۵۵-۱۵۴)۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال ینزل عیسی ابن مریم فیقتل
الخنزیر ویمحوا الصلیب ویجمع لہ الصلوٰۃ
ویعطی المال حتی لا یقبل ویضع الخراج
وینزل الروحاء فیحج منھا، او یعتمر او
یجمعھما (مسند احمد، بسلسلہ مرویات ابی ہریرہؓ۔
مسلم، کتاب الحج۔ باب جواز التمتع فی الحج والقران)

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے پھر وہ خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو مٹا دیں گے اور ان کے لیے نماز جمع کی جائے گی اور وہ اتنا مال تقسیم کریں گے کہ اسے قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا اور وہ خراج ساقط کر دیں گے اور روحاء کے مقام پر منزل کر کے وہاں سے حج یا عمرہ کریں گے یا دونوں کو جمع کریں گے۔ راوی کو شک ہے کہ حضورؐ نے ان میں سے کونسی بات فرمائی تھی (اُردو ترجمہ) تفہیم القرآن' جلد اول صفحہ ۱۵۵)۔

حدیث بالا میں روحاء کے مقام کا ذکر ہے۔ یہ مقام مدینہ شریف سے ۳۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

عن ابی ھریرۃ (بعد ذکر خروج الدجال)

فبینما ھم یعدون للقتال یسوون الصفوف

اذا اقیمت الصلوٰۃ فینزل عیسیٰ ابن مریم

فامھم فاذا راٰہ عدو اللہ یذوب کما

یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب

حتی یھلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریھم

دمہ فی حربتہ۔ (مشکوٰۃ، کتاب الفتن، باب

الملاحم، بحوالہ مسلم)۔

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے (دجال کے خروج کا ذکر کرنے کے بعد حضورؐ نے فرمایا) اس اثنا میں کہ مسلمان اس سے لڑنے کی تیاری کر رہے ہوں گے صفیں باندھ رہے ہوں گے اور نماز کے لیے تکبیر اقامت کہی جا چکی ہو گی کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہو جائیں گے اور نماز میں مسلمانوں کی امامت کریں گے اور اللہ کا دشمن (یعنی دجال) ان کو دیکھتے ہی اس طرح گھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو اُس کے حال ہی پر چھوڑ دیں تو وہ آپ ہی گھل کر مر

Marfat.com

جائے۔ مگر اللہ اس کو اُن کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور وہ اپنے نیزے میں اُس کا خون مسلمانوں کو دکھائیں گے" (اُردو ترجمہ تفہیم القرآن جلد اول صفحہ ۱۵۵)۔

عن ابی هريرة ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال ليس بيني وبينه نبي (يعني عيسى) وانه
نازل فاذا رأيتموه فاعرفوه رجل مربوع
الى الحمرة والبياض بين ممصرتين كان
رأسه يقطر وان لم يصبه بلل فيقاتل الناس
على الاسلام فيدق الصليب ويقتل الخنزير
ويضع الجزية ويهلك الله في زمانه الملل
كلها الا الاسلام ويهلك المسيح
الدجال فيمكث في الارض اربعين سنة
ثم يتوفى فيصلي عليه المسلمون ۔
(ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال ۔
مسند احمد، مرویات ابوہریرہؓ)

"ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اور اُن (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور یہ کہ وہ اُترنے والے ہیں پس جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا' وہ ایک میانہ قد آدمی ہیں' رنگ مائل بہ سرخی و سپیدی ہے' دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے۔ ان کے سر کے بال ایسے ہوں گے گویا اب ان سے پانی ٹپکنے والا ہے' حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے۔ وہ اسلام پر لوگوں سے جنگ کریں گے' صلیب کو پاش پاش کر دیں گے' خنزیر کو قتل کر دیں گے' جزیہ ختم کر دیں گے اور اللہ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملتوں کو مٹا دے گا اور وہ مسیح دجال کو ہلاک کر دیں گے اور زمین میں وہ چالیس سال ٹھہریں گے پھر ان کا انتقال ہو جائے گا اور مسلمان ان کی نماز جنازہ

پڑھیں گے" (اُردو ترجمہ' تفہیم القرآن' جلد اول صفحات ۱۵۷-۱۵۶)۔

ایک اور حدیث ملاحظہ ہو:

عن جابر بن عبد اللہ (فی قصة ابن صیاد)
فقال عمر بن الخطاب ائذن لی فاقتلهٗ
یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یکن ھو فلست صاحبه انما صاحبه
عیسی ابن مریم علیہ الصلوۃ والسلام
وان لا یکن فلیس لك ان تقتل رجلا من
اھل العھد (مشکوٰۃ۔ کتاب الفتن، باب قصۃ
ابن صیاد، بحوالہ شرح السنۃ بغوی)

"جابر بن عبداللہ (قصہ ابن صیاد کے سلسلہ میں) روایت کرتے ہیں کہ پھر عمر بن خطاب نے عرض کیا' یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اسے قتل کر دوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی شخص (یعنی دجال) ہے تو اس کے قتل کرنے والے تم نہیں ہو بلکہ اسے تو عیسیٰ ابن مریم ہی قتل کریں گے اور اگر یہ وہ شخص نہیں ہے تو تمہیں اہل عہد (یعنی ذمیوں) میں سے ایک آدمی کو قتل کر دینے کا کوئی حق نہیں ہے" (اُردو ترجمہ' تفہیم القرآن' جلد اول' صفحہ ۱۵۷)۔

مسیح موعود کے بارے میں ایک اور مقام پر حدیث ملاحظہ ہو:

عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.... فینزل
عیسی بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم
فیقول امیرھم تعال صلِّ لنا فیقول لا ان
بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ
ھذہ الامة۔ (مسلم، بیان نزول عیسیٰ ابن مریم۔
مسند احمد بسلسلہ مرویات جابرؓ بن عبد اللہ)

''حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ ..... پھر عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔ مسلمانوں کا امیر اُن سے کہے گا کہ آیئے' آپ نماز پڑھایئے' مگر وہ کہیں گے کہ نہیں' تم لوگ خود ہی ایک دوسرے کے امیر ہو۔ یہ وہ اُس عزت کا لحاظ کرتے ہوئے کہیں گے جو اللہ نے اس اُمت کو دی ہے'' (اُردو ترجمہ' تفہیم القرآن' جلد اول' صفحہ ۱۵۷)۔

عن جابر بن عبد اللّٰہ (فی قصۃ الدجال)
فاذاھم بعیسی ابن مریم علیہ السلام
فتقام الصلوٰۃ فیقال لہ تقدم یا روح
اللّٰہ فیقول لیتقدم امامکم فلیصل بکم
فاذا صلی صلوٰۃ الصبح خرجوا الیہ قال
فحین یری الکذاب ینماث کما ینماث
الملح فی الماء فیمشی الیہ فیقتلہٗ حتی
ان الشجر والحجر ینادی یا روح اللّٰہ
ھٰذا الیھودیُّ' فلا یترک ممن کان
یتبعہ احدا الا قتلہٗ۔ (مسند احمد' بسلسلۂ
روایات جابر بن عبداللّٰہ)

''جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ (دجال کا قصہ بیان کرتے ہوئے) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت یکایک عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام مسلمانوں کے درمیان آجائیں گے۔ پھر نماز کھڑی ہوگی اور ان سے کہا جائے گا کہ اے روح اللہ! آگے بڑھیے' مگر وہ کہیں گے کہ نہیں' تمہارے امام ہی کو آگے بڑھنا چاہیے' وہی نماز پڑھائے۔ پھر صبح کی نماز سے فارغ ہو کر مسلمان دجال کے مقابلے پر نکلیں گے۔ فرمایا' جب وہ کذاب حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو گھلنے لگے گا

Marfat.com

جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔ پھر وہ اس کی طرف بڑھیں گے اور اسے قتل کر دیں گے اور حالت یہ ہو گی کہ درخت اور پتھر پکار اٹھیں گے کہ اے روح اللہ! یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ دجال کے پیروؤں میں سے کوئی نہ بچے گا جسے وہ (یعنی عیسیٰؑ) قتل نہ کر دیں'' (اُردو ترجمہ' تفہیم القرآن' جلد اول' صفحات ۱۵۸-۱۵۷)

عن النواس بن سمعان (فی قصۃ الدجال)
فبینما ھو کذالک اذ بعث اللہ المسیح بن
مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی
دمشق بین مھروذتین واضعًا کفیہ علیٰ
اجنحۃ ملکین اذا طأطأ راسہٗ قطروا ذا
رفعہ تحدر منہ جمان کاللؤلؤ فلا یحل
لکافر یجد ریح نفسہ الامات ونفسہ
ینتھی الیٰ حیث ینتھی طرفہ فیطلبہ
حتیٰ یدرکہ بباب لُدٍّ فیقتلہٗ۔ (مسلم
ذکر الدجال۔ ابوداؤد' کتاب الملاحم' باب خروج
الدجال۔ ترمذی' ابواب الفتن' باب فی فتنۃ الدجال۔
ابن ماجہ' کتاب الفتن' باب فتنۃ الدجال)

''حضرت نَوّاس بن سمعان کلابی (قصہ دجال بیان کرتے ہوئے) روایت کرتے ہیں: اس اثناء میں کہ دجال یہ کچھ کر رہا ہو گا' اللہ تعالیٰ مسیحؑ ابن مریم کو بھیج دے گا اور وہ دمشق کے مشرقی حصے میں' سفید مینار کے پاس' زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے' دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ سر جھکائیں گے تو ایسا محسوس ہو گا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے۔ ان کے سانس کی ہوا جس

Marfat.com

کافر تک پہنچے گی اور وہ ان کی حد نظر تک جائے گی ...... وہ زندہ نہ بچے گا۔ پھر ابن مریم دجال کا پیچھا کریں گے اور لُدّ کے دروازے پر اسے جا پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے" (اردو ترجمہ، تفہیم القرآن، جلد اول، صفحہ ۱۵۸)۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی تحریر کرتے ہیں:

"واضح رہے کہ لُدّ Lydda فلسطین میں ریاست اسرائیل کے دارالسلطنت تل ابیب سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے اور یہودیوں نے وہاں بہت بڑا ہوائی اڈہ بنا رکھا ہے" (تفہیم القرآن، جلد اول، صفحہ ۱۵۸)۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال
فی امتی فیمکث اربعین (لا ادری اربعین
یومًا او اربعین شھرًا او اربعین عامًا)
فیبعث اللہ عیسی ابن مریم کانہ عُروۃ
بن مسعود فیطلبہ فیھلکہ ثم یمکث
الناس سبع سنین لیس بین اثنین
عداوۃ (مسلم، ذکر الدجال)

"عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دجال میری اُمت میں نکلے گا اور چالیس (میں نہیں جانتا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال) رہے گا پھر اللہ عیسیٰؑ ابن مریم کو بھیجے گا۔ ان کا حلیہ عروہ بن مسعود (ایک صحابی) سے مشابہ ہوگا۔ وہ اس کا پیچھا کریں گے اور اسے ہلاک کر دیں گے، پھر سات سال تک لوگ اس حال میں رہیں گے کہ دو آدمیوں کے درمیان بھی عداوت نہ ہوگی" (اردو ترجمہ، تفہیم القرآن، جلد اول، صفحہ ۱۵۹)۔

حدیث بالا میں "چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال" حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص کا قول ہے۔

عن حذيفة بن اسيد الغفاري قال
اطلع النبي صلى الله عليه وسلم علينا ونحن
نتذاكر فقال ما تذكرون قالوا نذكر
الساعة قال انها لن تقوم حتى ترون
قبلها عشر آيات فذكر الدخان والدجال
والدابة وطلوع الشمس من مغربها و
نزول عيسى ابن مريم ويأجوج ومأجوج
وثلثة خسوف، خسف بالمشرق و
خسف بالمغرب، وخسف بجزيرة
العرب وآخر ذلك نار تخرج من اليمن
تطرد الناس الى محشرهم (مسلم: كتاب الفتن
واشراط الساعة۔ ابو داؤد، كتاب الملاحم، باب
امارات الساعة)

"حذیفہ بن اسید الغفاری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری مجلس میں تشریف لائے اور ہم آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔ آپؐ نے پوچھا کیا بات ہو رہی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ فرمایا وہ ہرگز قائم نہ ہو گی جب تک اس سے پہلے دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں۔ پھر آپؐ نے وہ دس نشانیاں یہ بتائیں (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (۵) عیسیٰؑ ابن مریم کا نزول (۶) یاجوج و ماجوج (۷) تین بڑے خسف (زمین دھنس جانا) ایک مشرق میں (۸) دوسرا مغرب میں (۹) تیسرا جزیرۃ العرب میں (۱۰) سب سے آخر میں ایک زبردست آگ جو یمن سے اٹھے گی اور لوگوں کو ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لے جائے گی" (اُردو ترجمہ، تفہیم القرآن، جلد اول، صفحہ ۱۵۹)۔

Marfat.com

عن ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عصابتان
من امتی احرزھما اللہ تعالیٰ من النار۔
عصابۃ تغزو الھند، وعصابۃ تکون مع
عیسی ابن مریم علیہ السلام (نسائی، کتاب
الجہاد، مسند احمد بسلسلہ روایات ثوبان)

"نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا": میری اُمت کے دو لشکر ایسے ہیں جن کو اللہ نے دوزخ کی آگ سے بچا لیا۔ ایک وہ لشکر جو ہندوستان پر حملہ کرے گا۔ دوسرا وہ جو عیسیٰؑ ابن مریم کے ساتھ ہو گا" (اُردو ترجمہ، تفہیم القرآن، جلد اول صفحات ۱۶۰۔۱۵۹)۔

ایک اور حدیث شریف ملاحظہ ہو:

عن مجمع بن جاریۃ قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقتل ابن
مریم الدجال بباب لُدّ (مسند احمد، ترمذی،
ابواب الفتن)

"مجمع بن جاریہ انصاری کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ ابن مریمؑ دجال کو لُدّ کے دروازے پر قتل کریں گے" (اُردو ترجمہ، تفہیم القرآن، جلد اول، صفحہ ۱۶۰)۔

عن عثمان بن ابی العاص قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ..... وینزل
عیسی ابن مریم علیہ السلام عند صلوٰۃ
الفجر فیقول لہ امیرھم یا روح اللہ تقدم

Marfat.com

صلی، فیقول ھٰذہ الامۃ بعضھم امراء
علی بعض فیتقدم امیرھم فیصلی، فاذا
قضیٰ صلوتہٗ اخذ عیسیٰ حربتہٗ فیذھب
نحو الدجال فاذا یراہ الدجال ذاب کما
یذوب الرصاص فیضع حربتہ بین ثندوتہ
فیقتلہٗ وینھزم اصحابہ لیس یومئذ
شیءٌ یواری منھم احدا حتی ان الشجر
یقول یامومن ھٰذا کافر ویقول الحجر
یامومن ھٰذا کافر (مسند احمد۔ طبرانی۔ حاکم)

''عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے ...... اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فجر کی نماز کے وقت اُتر آئیں گے۔ مسلمانوں کا امیر اُن سے کہے گا کہ اے رُوح اللہ! آپ نماز پڑھایئے۔ وہ جواب دیں گے کہ اس اُمت کے لوگ خود ہی ایک دوسرے پر امیر ہیں۔ تب مسلمانوں کا امیر آگے بڑھ کر نماز پڑھائے گا۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر عیسیٰؑ اپنا حربہ لے کر دجال کی طرف چلیں گے۔ وہ جب ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جیسے سیسہ پگھلتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام اپنے حربے سے اس کو ہلاک کر دیں گے اور اس کے ساتھی شکست کھا کر بھاگیں گے مگر کہیں انہیں چھپنے کو جگہ نہ ملے گی' حتی کہ درخت پکاریں گے اے مومن یہ کافر یہاں موجود ہے اور پتھر پکاریں گے کہ اے مومن' یہ کافر یہاں موجود ہے'' (اُردو ترجمہ' تفہیم القرآن' جلد اول' صفحات ١٦١۔١٦٠)۔

عن ابی اُمامۃ الباھلی (فی حدیث طویل فی
ذکر الدجال) فبینما امامھم قد تقدم
یصلی بھم الصبح اذ نزل علیھم عیسی

Marfat.com

ابن مریم فرجع ذٰلک الامام ینکص یمشی
قھقریٰ لیتقدم عیسٰی فیضع عیسٰی یدہٗ
بین کتفیہ ثم یقول لہٗ تقدم فصل فانہا
لک اقیمت فیصلی بھم امامھم فاذا
انصرف قال عیسٰی علیہ السلام افتحوا
الباب فیفتح و وراءہ الدجال ومعہ
سبعون الف یھودی کلھم ذو سیف
محلی وساج فاذا نظر الیہ الدجال ذاب
کما یذوب الملح فی الماء وینطلق ھاربًا
ویقول عیسٰی ان لی فیک ضربۃ لن تسبقنی
بھا فیدرکہ عند باب اللُّدِّ الشرقی فیھزم
اللہ الیھود ..... وتملأ الارض من المسلم
کما یملأ الاناء من الماء وتکون الکلمۃ
واحدۃ فلا یعبد الا اللہ تعالٰی (ابن ماجہ،
کتاب الفتن، باب فتنۃ الدجال)

ابو اُمامہ باہلی (ایک طویل حدیث میں دجال کا ذکر کرتے ہوئے) روایت کرتے ہیں کہ عین اس وقت جب مسلمانوں کا امام صبح کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھ چکا ہوگا، عیسیٰؑ ابن مریم اُن پر اُتر آئیں گے۔ امام پیچھے پلٹے گا تاکہ عیسیٰؑ آگے بڑھیں، مگر عیسیٰؑ اس کے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہیں گے کہ نہیں تم ہی نماز پڑھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لیے ہی کھڑی ہوئی ہے۔ چنانچہ وہی نماز پڑھائے گا۔ سلام پھیرنے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ دروازہ کھولو، چنانچہ وہ کھولا جائے گا۔ باہر دجال ۷۰ ہزار مسلح یہودیوں کے ساتھ موجود ہوگا جونہی کہ عیسیٰ علیہ

السلام پر اس کی نظر پڑے گی وہ اس طرح گھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے وہ بھاگ نکلے گا۔ عیسیٰؑ کہیں گے میرے پاس تیرے لیے ایک ایسی ضرب ہے جس سے تو بچ کر نہ جا سکے گا۔ پھر وہ اُسے لُدّ کے مشرقی دروازے پر جالیں گے اور اللہ یہودیوں کو ہرا دے گا..... اور زمین مسلمانوں سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جائے۔ سب دنیا کا کلمہ ایک ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ ہوگی'' (اُردو ترجمہ، تفہیم القرآن، جلد اول، صفحہ ۱۶۰)۔

اس حدیث مبارکہ میں دنیا میں اسلام کے پھیلنے کی بھی پیشین گوئی موجود ہے۔ اس کی تصدیق قرآن حکیم میں بھی ہے۔ اسلامؑ ایک اصلاحی اور انقلابی تحریک کا نام ہے۔ یہ دین ساری دنیا میں پھیل کر رہے گا:

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

''وہی (پاک ذات) تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے تمام دیگر ادیان پر غلبہ عطا کرے خواہ یہ مشرکین کو (کتنا ہی) ناگوار کیوں نہ گزرے'' (الصف: ۹)۔

عن سمرة بن جندب عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم (فی حدیث طویل) فیصبح فیھم
عیسی ابن مریم فیھزمہ اللہ وجنودہ حتی
ان اجذم الحائط واصل الشجر لینادی یا
مومن ھذا کافر یستتر بی فتعال اقتلہ۔
(مسند احمد۔ حاکم)

''سمرہ بن جُندب (ایک طویل حدیث میں) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: پھر صبح کے وقت مسلمانوں کے درمیان عیسیٰؑ ابن مریم آ جائیں گے اور اللہ دجال اور اس کے لشکروں کو شکست دے گا یہاں تک کہ دیواریں اور

درختوں کی جڑیں پکار اٹھیں گی کہ اے مومن ! یہ کافر میرے پیچھے چھپا ہوا ہے آ اور اسے قتل کر'' (اُردو ترجمہ' تفہیم القرآن' جلد اول' صفحہ ۱۶۱)۔

عن عمران بن حصين ان رسول الله صلى

الله عليه وسلم قال لا تزال طائفة من

امتى على الحق ظاهرين على من ناوأهم

حتى ياتى امر الله تبارك وتعالى وينزل

عيسى ابن مريم عليه السلام۔

(مسند احمد)

'' عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں ہمیشہ ایک گروہ ایسا موجود رہے گا جو حق پر قائم اور مخالفین پر بھاری ہو گا یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فیصلہ آ جائے اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہو جائیں'' (اُردو ترجمہ' تفہیم القرآن' جلد اول' صفحہ ۱۶۱)۔

عن عائشة رض (فى قصة الدجال) فينزل

عيسى عليه السلام فيقتله ثم يمكث عيسى

عليه السلام فى الارض اربعين سنة اماما

عادلا وحكما مقسطا

(مسند احمد)

''حضرت عائشہؓ (دجال کے قصے میں) روایت کرتی ہیں: پھر عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زمین میں ایک امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے رہیں گے'' (اُردو ترجمہ' تفہیم القرآن' جلد اول' صفحات: ۱۶۲۔۱۶۱)

Marfat.com

عن سفینۃ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم (فی قصۃ الدجال) فینزل
عیسیٰ علیہ السلام فیقتلہ اللہ تعالیٰ
عند عقبۃ أفیق (مسند احمد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام سفینہ (دجال کے قصے میں) روایت کرتے ہیں: پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ دجال کو افیق کی گھاٹی کے قریب ہلاک کر دے گا''۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی تحریر کرتے ہیں:

''اُفیق جسے آج کل فیق کہتے ہیں' شام اور اسرائیل کی سرحد پر موجودہ ریاست شام کا آخری شہر ہے۔ اس کے آگے مغرب کی جانب چند میل کے فاصلہ پر طبریہ نامی جھیل ہے جس میں سے دریائے اُردن نکلتا ہے' اور اس کے جنوب مغرب کی طرف پہاڑوں کے درمیان ایک نشیبی راستہ ہے جو تقریباً ڈیڑھ دو ہزار فیٹ تک گہرائی میں اُتر کر اس مقام پر پہنچتا ہے جہاں سے دریائے اُردن طبریہ میں سے نکلتا ہے۔ اسی پہاڑی راستے کو عقبہ افیق (افیق کی گھاٹی) کہتے ہیں'' (تفہیم القرآن' جلد اول' صفحہ ۱۶۲)۔

عن حذیفۃ (فی ذکر الدجال) فلما قاموا
یصلّون نزل عیسیٰ بن مریم اما مہم فصلّی
بہم فلما انصرف قال ھکذا افرجوا بینی
وبین عدو اللہ ..... ویسلط اللہ علیہم
المسلمین فیقتلونہم حتّیٰ ان الشجر
والحجر لینادی یا عبد اللہ یا عبد الرحمٰن
یا مسلم ھذا الیہودی فاقتلہ فیفنیہم

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ویظھر المسلمون فیکسرون
الصلیب ویقتلون الخنزیر ویضعون
(الجزیۃ" (مستدرک حاکم، مسلم میں بھی یہ روایت اختصار
کے ساتھ آئی ہے۔ اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری جلد ۶
ص ۴۵۰ میں اسے صحیح قرار دیا ہے)

" حضرت حذیفہ بن یمان (دجال کا ذکر کرتے ہوئے) بیان کرتے ہیں " پھر جب مسلمان نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوں گے تو اُن کی آنکھوں کے سامنے عیسیٰ ابن مریم اُتر آئیں گے اور وہ مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے پھر سلام پھیرنے کے بعد لوگوں سے کہیں گے کہ میرے اور اس دشمن خدا کے درمیان سے ہٹ جاؤ .... اور اللہ دجال کے ساتھیوں پر مسلمانوں کو مسلط کر دے گا اور مسلمان انہیں خوب ماریں گے یہاں تک کہ درخت اور پتھر پکار اٹھیں گے اے عبداللہ، اے عبدالرحمٰن، اے مسلمان، یہ رہا ایک یہودی مار اسے۔ اس طرح اللہ ان کو فنا کر دے گا اور مسلمان غالب ہوں گے اور صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ ساقط کر دیں گے" (اُردو ترجمہ، تفہیم القرآن، جلد اول، صفحہ ۱۶۲)۔

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے جو مسیح موعود کا تصور سامنے آتا ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

(۱) اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ وہ "مثل مسیح" یا "بروز مسیح" ہے تو وہ سراسر غلط ہے کیونکہ جس مسیح کا احادیث بالا میں ذکر ہے وہ ماں اور باپ کے اختلاط سے پیدا نہیں ہوں گے بلکہ وہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو اب سے دو ہزار سال پہلے بغیر باپ کے حضرت مریمؑ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔

(۲) عیسیٰ علیہ السلام نئی شریعت لے کر نہیں آئیں گے۔ ان کی آمد منصب نبوت کے فرائض سرانجام دینے کے لیے ہرگز نہیں ہوگی۔ بقول علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودی:

Marfat.com

"دوسری بات جو اتنی ہی وضاحت کے ساتھ ان احادیث سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا یہ دوبارہ نزول نبی مقرر ہو کر آنے والے شخص کی حیثیت سے نہیں ہو گا۔ نہ ان پر وحی نازل ہو گی' نہ وہ خدا کی طرف سے کوئی نیا پیغام یا نئے احکام لائیں گے' نہ وہ شریعت محمدی میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی کریں گے' نہ اُن کو تجدید دین کے لیے دنیا میں لایا جائے گا' نہ وہ آ کر لوگوں کو اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دیں گے اور نہ وہ اپنے ماننے والوں کی ایک الگ امت بنائیں گے وہ صرف ایک کار خاص کے لیے بھیجے جائیں گے اور وہ یہ ہو گا کہ دجال کے فتنے کا استیصال کر دیں۔ اس غرض کے لیے وہ ایسے طریقے سے نازل ہونگے کہ جن مسلمانوں کے درمیان ان کا نزول ہو گا انہیں اس امر میں کوئی شک نہ رہے گا کہ یہ عیسیٰ ابن مریم ہی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئیوں کے مطابق ٹھیک وقت پر تشریف لائے ہیں۔ وہ آ کر مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو جائیں گے' جو بھی مسلمانوں کا امام اُس وقت ہو گا اسی کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور جو بھی اس وقت مسلمانوں کا امیر ہو گا اسی کو آگے رکھیں گے تاکہ اس شبہ کی کوئی ادنیٰ سی گنجائش بھی نہ رہے کہ وہ اپنی سابق پیغمبرانہ حیثیت کی طرح اب پھر پیغمبری کے فرائض انجام دینے کے لیے واپس آئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کسی جماعت میں اگر خدا کا پیغمبر موجود ہو تو نہ اس کا کوئی امام دوسرا شخص ہو سکتا ہے اور نہ امیر پس جب وہ مسلمانوں کی جماعت میں آ کر محض ایک فرد کی حیثیت سے شامل ہوں گے تو یہ گویا خود بخود اس امر کا اعلان ہو گا کہ وہ پیغمبر کی حیثیت سے تشریف نہیں لائے ہیں اور اس بنا پر ان کی آمد سے مہر نبوت کے ٹوٹنے کا قطعاً کوئی سوال پیدا نہ ہو گا" (اُردو ترجمہ' تفہیم القرآن' جلد اول' صفحات ۱۴۴ - ۶۴۳)۔

علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودی نے مزید یوں وضاحت فرمائی:

"اُن کا آنا بلاتشبیہہ اسی نوعیت کا ہو گا جیسے ایک صدرِ ریاست کے دور میں کوئی

Marfat.com

سابق صدر آئے اور وقت کے صدر کی ماتحتی میں مملکت کی کوئی خدمت انجام دے ۔ ایک معمولی سمجھ بوجھ کا آدمی بھی یہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ایک صدر کے دور میں کسی سابق صدر کے محض آ جانے سے آئین نہیں ٹوٹتا ۔ البتہ دو صورتوں میں آئین کی خلاف ورزی لازم آتی ہے ۔ ایک یہ کہ سابق صدر آ کر پھر سے فرائض صدارت سنبھالنے کی کوشش کرے ۔ دوسرے یہ کہ کوئی شخص اس کی سابق صدارت کا بھی انکار کر دے کیونکہ یہ اُن تمام کاموں کے جواز کو چیلنج کرنے کا ہم معنی ہو گا جو اس کے دور صدارت میں انجام پائے تھے ۔ ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی نہ ہو تو بجائے خود سابق صدر کی آمد آئینی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتی ۔ یہی معاملہ حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی کا بھی ہے کہ ان کے محض آ جانے سے ختم نبوت نہیں ٹوٹتی البتہ اگر وہ آ کر پھر نبوت کا منصب سنبھال لیں اور فرائض نبوت انجام دینے شروع کر دیں' یا کوئی شخص ان کی سابق نبوت کا بھی انکار کر دے تو اس سے اللہ تعالیٰ کے آئین نبوت کی خلاف ورزی لازم آئے گی ۔ احادیث نے پوری وضاحت کے ساتھ دونوں صورتوں کا سد باب کر دیا ہے ۔ ایک طرف وہ تصریح کرتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبوت نہیں ہے اور دوسری طرف وہ خبر دیتی ہیں کہ عیسیٰؑ ابن مریمؑ دوبارہ نازل ہوں گے ۔ اس سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ ان کی یہ آمد ثانی منصب نبوت کے فرائض انجام دینے کے لیے نہ ہو گی'' (تفہیم القرآن' جلد اول' صفحات ۱۴۵۔۱۴۴)۔

علامہ تفتازانی فرماتے ہیں :

ثبت انه اخر الانبياء ..... فان قيل قد
روى فى الحديث نزول عيسى عليه السلام
بعده قلنا نعم لكنه يتابع محمدا عليه السلام
لأن شريعته قد نسخت فلا يكون اليه وحى
ولا نصب احكام بل يكون خليفة رسول
الله عليه السلام

Marfat.com

''یہ ثابت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں...... اگر کہا جائے کہ آپ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر احادیث میں آیا ہے تو ہم کہیں گے کہ ہاں آیا ہے مگر وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع ہوں گے کیونکہ ان کی شریعت تو منسوخ ہو چکی ہے اس لیے نہ ان کی طرف وحی ہو گی اور نہ وہ احکام مقرر کریں گے' بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب کی حیثیت سے کام کریں گے''

(بحوالہ: علامہ تفتازانی (۷۲۲ھ۔ ۷۹۲ھ) 'شرح عقائد نسفی' طبع مصر' صفحہ ۱۳۵)۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

ثم انه علیه السلام حین ینزل باق علی نبوته
السابقة لم یعزل عنها بحال لکنه لایتعبد
بها لنسخها فی حقه وحق غیره وتکلیفه
باحکام هذه الشریعة اصلاً وفرعاً فلا
یکون الیه علیه السلام وحی ولا نصب احکام
بل یکون خلیفة لرسول الله صلی الله علیه
وسلم وحاکما من حکام ملته بین امته۔

''پھر عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو وہ اپنی سابق نبوت پر باقی ہوں گے' بہر حال اس سے معزول تو نہ ہو جائیں گے مگر وہ اپنی پچھلی شریعت کے پیرو نہ ہوں گے کیونکہ وہ ان کے اور دوسرے سب لوگوں کے حق میں منسوخ ہو چکی ہے اور اب وہ اصول اور فروع میں اس شریعت کی پیروی پر مکلّف ہونگے لہٰذا ان پر نہ اب وحی آئے گی اور نہ انہیں احکام مقرر کرنے کا اختیار ہو گا' بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب اور آپؐ کی امت میں ملت محمدیہ کے حاکموں میں سے ایک حاکم کی حیثیت سے کام کریں گے'' (بحوالہ: علامہ آلوسی' روح المعانی' جلد ۲۲' صفحہ ۳۲)۔

امام رازی کے قول کے مطابق:

Marfat.com

انتهاء الانبیاء الی مبعث محمد صلی اللہ
علیہ وسلم فعند مبعثہ انقضت تلک المدۃ فلا
یبعد ان یصیر الی عیسٰی ابن مریم بعد نزولہ
تبعا لمحمدؐ

''انبیاء کا دور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت تک تھا۔ جب آپؐ مبعوث ہو گئے تو انبیاء کی آمد کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اب یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ حضرت عیسٰی نازل ہونے کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع ہوں گے''(بحوالہ: امام رازی، تفسیر کبیر، جلد ۳، صفحہ ۳۴۳)۔

(۳) حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اس لیے بھیجا جائے گا کہ آپؑ دجال کے فتنہ عظیم کا استیصال فرمائیں۔ دجال یہودیوں میں سے ہو گا اور وہ اپنے آپ کو ''مسیح'' کے طور پر پیش کرے گا۔ یہودیوں کے لٹریچر کے مطابق یہ ''مسیح موعود'' ایک زبردست جنگی اور سیاسی لیڈر ہو گا۔ وہ دریائے نیل سے دریائے فرات تک یہودی ریاست کو پھیلا دے گا۔ یہودی اس علاقے کو اپنی میراث سمجھتے ہیں۔ وہ ''مسیح موعود'' دنیا کے تمام یہودیوں کو یہاں آباد کرے گا اور یہی صیہونیت کی تحریک ہے جس نے آج مشرق وسطیٰ میں امن تباہ کر دیا ہے۔ یہودی ریاست اسرائیل کو امریکہ، برطانیہ اور فرانس نے ایک زبردست جنگی طاقت بنا دیا ہے۔ آج یہودی سائنس و عسکری علوم وفنون میں عروج پر ہیں۔

(۴) جب دجال اکبر ''مسیح موعود'' بن کر اٹھے گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث کے مطابق مسلمانوں پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹیں گے اور ایک دن ایک سال کے برابر ہو گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتنہ مسیح دجال سے خود بھی اللہ کی پناہ مانگتے تھے اور اُمت مسلمہ کو بھی پناہ مانگنے کی تلقین فرماتے تھے۔

(۵) اس دجال اکبر کا مقابلہ کرنے لیے اللہ تعالیٰ اصل مسیح علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے۔ اس اصل مسیح علیہ السلام کے نزول کی جگہ دمشق میں ہو گی کیونکہ اسی جگہ

Marfat.com

جنگ ہو گی ۔ دجال اکبر ۷۰ ہزار یہودیوں کے ہمراہ شام میں گھسے گا اور دمشق کے سامنے جا پہنچے گا ۔ دمشق کے مشرقی حصے میں حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول ہو گا جس کی تفصیل احادیث میں درج ہے ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے ہمراہ دجال اکبر کے مقابلے کے لیے نکلیں گے ۔ دجال اکبر شکست کھا کر افیق کی گھاٹی سے اسرائیل کی طرف پلٹے گا ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب فرمائیں گے اور لدّ کے ایر پورٹ پر پہنچ کر وہ دجال اکبر کو اپنے دست مبارک سے ماریں گے ۔ ایک ایک یہودی چن چن کر قتل کر دیا جائے گا ۔ یہودیت کے ساتھ عیسائیت بھی ختم ہو جائے گی اور تمام مذاہب ملت اسلامیہ میں شامل ہو جائیں گے ۔

اسرائیلی ریاست کے بارے میں تفصیل (صیہونیت کے پس منظر میں):

صیہونیت کے بارے میں دی بلیک ول انسائیکلوپیڈیا آف پولیٹیکل سائنس کا مقالہ نگار رقمطراز ہے:

"Zionism: The movement calling for Jewish national self-determination and eventual independence in Palestine - the historical Land of Israel. Deriving its name from Zion, the ancient citadel of Jerusalem, Zionism was founded by Theodore Herzl in 1897 as a political movement aiming at creating, through massive immigration, a social, economic and cultural Jewish infra-structure able to sustain the emergence of a polity becoming a new focus for Jewish life in the modern era.

The creation of the state of Israel in 1948 in a part of Palestine, in accordance with United Nations recommendations on the partition of the country, led to the intervention of neighbouring Arab states and a series of wars between Israel and its Arab neighbours.(:The Blackwell's Encyclopaedia of Political Science, Edited by Vernon Bogdanor, P.646)

دی ہچنسن انسائیکلوپیڈیا کا مقالہ نگار صیہونیت کے بارے میں لکھتا ہے:

"Zionism political movement advocating the reestablishment of a

Jewish homeland in Palestine, the promised land of the Bible, with its capital Jerusalem, the city of Zion.

1896: As a response to European anti-Semitism, Theodor Herzl published his Jewish State, outlining a scheme of setting up an autonomous Jewish commonwealth under Ottoman suzerainty.

1896: The World Zionist Congress was established in Basel, Switzerland with Herzl as its first President. Hatikva (The Hope) was adopted as the Zionist anthem which was the unofficial anthem of Palestine until 1948 when it was sung at the proclamation of the Sate of Israel on 14 May.

1917 : The Balfour Declaration was secured from Britain by Chaim Weizmann. It promised the Jews a homeland in Palestine."
(The Hutchinson Encyclopedia,p.1173)

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے مطابق:

LUDD, the Arabic name of Lydda, the ancient Hebrew Lodd, a town in Palestine to the south-east of Jaffa (Yafa, Yafo) and 17 km. 17 in direct line from the Mediterranean shore.

Ancient history. Ludd is extremely ancient, and its name is believed to appear in the list of towns conquered by the Egyptian king Thutmos III (ca. 1468-1436 B.C.) (cf. Alt, Essays, 138 ; Aharoni, 149) The name of Lodd appears four times in the later books of the Bible (I Chron. Viii, 12, the building of the city by several families belonging to the tribe of Benjamin ; Ezra, ii, 33; Neh. Vii, 37, xi, 32-5).

After the British occupation in 1917, the name of the city was given to the whole district, which was called "the District of Lydda". Early in the 3rd century A.D., the Greek name Diospolis must have been given to the town by Emperor Septimus Severus, who visited the place in 200-i, when the town was given Roman city rights and coins were struck there (cf. Smith, 121 n. 3). Although the name Diospolis survived until the Islamic conquest, the local Jend Samaritan population continued to use the original name of Lodd, which appears frequently in Talmudic literature (e.g. Pal. Talmud, Shevi'it, 9 ; Babylonian Talmud, Megilla, 3b-4a; Sanhedrin, 32b, 74a; Sukka, 2b ; Hullin, 56b; The minor tractates

Marfat.com

of the Talmud, London 1965, 127, 331, 341).

The place which Ludd occupies in the Islamic eschatological tradition must have been born out of the popular mixture of legends connected with the image of St. George and the Jewish Traditions about the false Messiah (or in Aramaic, Meshiha daggala, hence Arabic Dadjdjal). Some of the Islamic traditions about the death of Dadjdjal at the gate of the church of Ludd, or at the gate of the city, identify their Jewish origin. According to these accounts, 'Umar used to show great interest in the subject, and persistently searched for information about it. After the battle of Adjnadayn [q.v.], when Ludd was captured, a Jew told 'Umar that the Muslims would kill Dadjdjal "a little more than ten cubits from the gate of Ludd" (al-Tabari, i, 2403, Ibn al-Athir, ii, 338, 390 ; Abu I-fida, Takwim, 227). In a tradition attributed to al-Zuhri, Jesus, at the head of the Muslims, would follow Dadjdjal and kill him at the gate of Ludd (Ibn Kathir, ii, 99; Al-Bakri, 490) Similar eschatological traditions are numerous, and the whole theme has been Elaborated upon in great detail by Ibn 'Asakir (ed. Munadjdjid, i, 149-52, 184, 215-17, 228-9, 232, 256-7, 260, 294-5, 606-19 ; Tahdhib, i, 48, 195) .

It is very possible that the tradition grew somehow out of the idea connecting St. George and the dragon, which can be traced to the 6th century, when the legend of Perseus and Andromeda was transferred to St. George. There is no doubt that the magnificence of the Byzantine church and later the Crusaders' cathedral of Ludd, as well as those local legends woven, around the image of St. George, furnished the proper background for the development of the Islamic traditions concern church in particular and the city of Ludd in general. The core of the traditions in which the false Messiah dies in Ludd is Jewish. From this point of view, those Islamic accounts emphasising the Jewish connection with the tradition are correct. Clermont-Ganneau suggests, however, that the Dadjdjal in this case represents the dragon, while St. George, who was transformed by the Islamic popular tradition, into al-Khidr [see Al-KHADIR], kills it (Smith, 123],

On 11 July 1948, in the course of the Arab-Israe War, Ludd was conquered by Israel. Out of its former Arab population, only

Marfat.com

1,056 remained in the town. Very soon modern outskirts grew up around it, and by 1958 its population reached again the figure of 19,000, most of them Jews from the Arab countries. The rapid growth of the airport and the Israeli air industry have in the subequent 20 years doubled its size and population (the latter standing at 40,000 in 1980).

Y. Aharoni, The land of the Bible, London 1966, 149 ; M. Avi-Yonah, Gazetteer of Roman Palestine, Jerusalem 1976, 75; G. A. Smith, The Historical Geography of the Holy Land, London 1894; A. Reland (Hadriani Relandi), Palaestina ex monumentis vcleribus illustrata, Utrecht 1714, 877-8; Clermont-Ganneau, Archacological Researches in Palestine, London 1896, ii, 98-108, 341-6" *(The Encyclopaedia of Islam, Volume V, Ludd: pp. 798-802)*

Thomas Patrick Hughes نے Ludd کے بارے میں حسب ذیل تفصیل بیان کی ہے:

"**LUDD (لد).** A small town in Palestine, where it is said Jesus will find ad Dajjulu 'l-Masih, and will kill him. (Miskkat, book xxiii. ch. iv.) The ancient Lydda, nine miles from Joppa. (See Acts ix. 32, 38.) It is the modern Diospolis, which in Jerome's time was an episcopal see. The remains of the ancient church are still seen. It is said to be the native town of St. George." *(A Dictionary of Islam, Thomas Patrick Hughes,,. p.301)*

۱۔ دجّال کا تصور:

اسلامی اصطلاح میں دجّال سے مراد جھوٹا مسیح ہے اور اس کا دجل اس کی جادوگری اور کذب و فریب ہے۔ (سید قاسم محمود، اسلامی انسائیکلو پیڈیا، صفحہ ۸٦٨)

۲۔ دجّال کے معنی:

الدّجّال کے حسب ذیل معنی ہیں:

۱۔ حقیقت کو چھپانے والا، سب سے بڑا دھوکے باز اور چالباز۔

۲۔ تلبیس (شیطان چالوں سے دوسروں کو دھوکے اور التباس میں ڈالنا)۔

۳۔ تمویہ (ملمع سازی کرنا، حقیقت کو چھپانا)۔

Marfat.com

۴۔ کذب (جھوٹ بولنا اور غلط بیانی کرنا)۔

۳۔ اسلامی اصطلاح میں دجّال کا مفہوم:

اسلامی اصطلاح میں دجال سے مراد جھوٹا مسیح (المسیح الدّجّال) ہے اور اس کا دجل اس کی جادوگری اور کذب و فریب ہے۔ ابن الاثیر (۱۴/۲) دجال وہ ہے جو آخری زمانے میں ظاہر ہو گا اور الوھیت کا دعویٰ کرے گا۔

۴۔ دجّال کون ہو گا؟:

بقول ابن سیدہ: مسیح دجّال ایک یہودی ہو گا (لسان العرب، مادہ دجل)۔ اور شاہ رفیع الدین کے بیان کے مطابق دجال کا خروج وظہور علامات قیامت میں سے ہے۔ [احادیث میں بھی ایسا ہی مرقوم ہے (البخاری و مسلم)] اور زمانے کے لحاظ سے یہ امام مہدی کے ظہور کے بعد ظاہر ہو گا اور ان سے اس کا مقابلہ ہو گا۔ مکان کے لحاظ سے دجال کا ظہور اولاً عراق و شام کے درمیان ہو گا اور وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر وہ اصفہان کی طرف جائے گا جہاں وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور ستر ہزار یہودی اس کی پیروی کریں گے (شاہ رفیع الدین، ص ۹ بعد، صحیح مسلم، ص۲۲۵۲ و ۱۲۶۶)۔ دجال کا ظہور مشرق کے کسی علاقے سے ظاہر ہو گا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب ۳۳) جن میں خراسان اور اصفہان کا نام بھی آتا ہے (مسند احمد ۱: ۴ تا ۷، ۳: ۲۲۴، ۶: ۷۵) اور اس کے ظہور سے پہلے بڑی قحط سالی ہو گی اور لوگوں کو سختی کا سامنا ہو گا (مسند احمد ۶: ۱۲۵، ۴۵۳ بعد) (دائرہ معارف اسلامیہ، صفحہ ۲۱۵)۔

۵۔ دجّال کی علامات:

وہ کانا ہو گا اور اس کی آنکھ میں پھلی ہو گی، جو سبز رنگ کے شیشے کی بنی ہوئی معلوم ہو گی، اس کے بال حبشیوں کی طرح گھنگریالے ہوں گے اور گلا چوڑا، چکلا ہو گا اور اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہو گا۔ (شاہ رفیع الدین، ص ۸: البخاری، کتاب الانبیاء، باب ۳، ۸ کتاب اللباس باب ۶۸)۔

دجال کے پاس ایک باغ ہو گا جسے وہ جنت کہے گا اور آگ ہو گی جسے دوزخ کا

Marfat.com

نام دیا جائے گا اور اس کے ہاتھ سے خرق عادات ظاہر ہوں گے' جیسے آسمان سے بارش برسانا' درختوں کو پھل لگانا' شیاطین کو لوگوں کے مردہ ماں باپ کی شکل میں زمین کے اندر سے نکالنا اور یوں تیزی سے دنیا میں ادھر سے ادھر جانا جس طرح ہوا پر بادل تیرتے جاتے ہیں' وغیرہ۔ (دائرہ معارف اسلامیہ' جلد ۹' صفحہ ۲۱۶)

۶۔ دجال کی تمام دنیا پر فتح:

''دجال تمام دنیا پر فتح پالے گا مگر مکے اور مدینے میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ دجال کی فوج جب مدینے کے قریب آئے گی تو شہر میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس کے باعث بدعقیدہ اور منافق لوگ خائف ہو کر نکلیں گے اور دجال کے پھندے میں گرفتار ہو جائیں گے۔ اس وقت مدینے میں ایک بزرگ ہوں گے جو دجال سے مناظرے کے لیے نکلیں گے اور اسے دیکھتے ہی کہیں گے کہ یہی وہ دجال معلون ہے جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی۔ دجال کے حکم سے انہیں آرے سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال اپنی شعبدہ بازی سے ان کے ٹکڑوں کو جوڑ کر زندہ کرے گا تو پھر وہ کہیں گے کہ اب تو مجھے پہلے سے بھی زیادہ یقین ہو گیا ہے کہ تو وہی دجال ہے۔ دجال انہیں پھر قتل کرنے کی کوشش کرے گا مگر ناکام ہو گا۔ یہ بزرگ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے'' (صحیح مسلم' ص ۲۲۵۶' شاہ رفیع الدین' ص ۱۰)۔

۷۔ دجال کے پیروکار:

دجال کے پیروکاروں میں زیادہ تر یہودی' بدعقیدہ' منافق' کافر اور عورتیں ہوں گی۔ (صحیح مسلم' ص ۲۲۶۶)

۸۔ دجال کا دورِ حکومت:

احادیث کی رو سے دجال کا دور حکومت اور فتنہ پردازی کا عرصہ چالیس دن یا چالیس برس ہو گا۔ (سنن ابوداؤد' کتاب الملاحم' باب ۱۴)۔

Marfat.com

۹۔فتنہ مسیح دجّال سے بچنے کے لیے حضورﷺ کی دُعا:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنہ مسیح دجال سے بچنے کے لیے دعا بھی سکھائی ہے:

"اللھم انی اعوذبک من فتنة المسیح الدّجّال"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں فتنہ دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(البخاری، کتاب الفتن، باب ۲۶) مزید حوالہ جات کے لیے ملاحظہ ہو: (شاہ رفیع الدین: علامات قیامت، کراچی ۱۹۴۷ء)

(بحوالہ: ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، الدّجّال (مضمون) دائرہ معارف اسلامیہ، جلد ۹، صفحہ ۲۱۵)

Marfat.com

باب نمبر:8

جعلی اور جھوٹے نبی تاریخ کے آئینے میں

(مسیلمہ کذاب سے دجّال قادیان تک)

اب ان جھوٹے نبیوں کی تفصیل بیان کی جائے گی جنہوں نے طلوع اسلام کے بعد سے عصر حاضر تک گمراہی کے اندھیرے پھیلائے۔

ا۔صاف ابن صیاد مدنی:

اس کا تعلق مدینہ منورہ سے تھا۔ کاہن تھا اور یہودی تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری ایام سعادت میں مدینہ منورہ میں ظاہر ہوا۔ اس کی کنیت ابن صیاد تھی۔ نبوت کا مدّعی تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن صیاد کی طرف تشریف لے گئے۔ امیر المومنین عمر فاروقؓ بھی ساتھ تھے۔ ابن صیاد عالم طفلی میں قلعہ بنی مغالہ کے اندر جو یہود کا ایک قبیلہ تھا لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی طرف راجع کر کے فرمایا: کیا تو اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ میں اللہ کا فرستادہ ہوں؟ ابن صیاد نے کہا: میں اس کو تسلیم کرتا ہوں کہ آپ اُمیوں کے (یعنی عرب والوں کے جو اکثر ناخواندہ تھے) نبی ہیں پھر ابن صیاد نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا: ''کیا آپ بھی مجھے رسول مانتے ہیں ''؟ آپ نے فرمایا کہ'' میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام (سچے) نبیوں پر ایمان رکھتا ہوں لیکن یہ تو بتا کہ تو جو نبوت کا دعویدار ہے تجھے کیا دکھائی دیتا ہے''؟ اس نے جواب دیا کہ'' میرے پاس ایک صادق آتا ہے اور ایک کاذب'' غالباً اس کا منشاء یہ تھا کہ اس کے پاس

Marfat.com

ایک فرشتہ آتا ہے اور ایک شیطان یہ دونوں اس کے دل پر امور غیبیہ القا کر جاتے ہوں گے ۔ ابن صیاد کے خود اپنے بیان سے اس کے دعویٰ نبوت کا بطلان ثابت ہو گیا کیونکہ انبیاء کرام کی خبریں غلط نہیں ہوتی ہیں ۔ بخلاف کاہنوں کے کہ ان کی بعض اطلاعیں سچی ہوتی ہیں اور بعض جھوٹی ۔ یہ سن کر حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر صدق اور کذب مختلط ہو گیا ہے''۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ کے سامنے فرمایا: ''اچھا میں ایک کلمہ اپنے دل میں سوچتا ہوں بتاؤ کہ وہ کون سا کلمہ ہے''؟ جناب سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن حکیم کی یہ آیت جس کے پانچ کلمے ہیں اپنے ذہن میں ملحوظ رکھی یوم تاتی السماء بدخان مبین (جس دن کہ آسمان پر بین دھواں ظاہر ہو گا) ۔ ابن صیاد نے کہا وہ دھواں ہے ۔ ابن صیاد پانچ الفاظ کے کلام میں سے صرف ایک لفظ بتا سکا ۔ جب حضورؐ نے دیکھا کہ اس کا حال عام کاہنوں کا سا ہے جو القائے شیطانی کی بدولت بعض امور غیبیہ معلوم کر لیتے ہیں تو فرمایا کہ'' تو اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہیں مار سکتا اور نہ اس درجے سے تجاوز کر سکتا ہے جو کاہنوں کو حاصل ہے اور جب تو دوسروں کے دلی خطرات کو پوری طرح نہیں بتا سکتا تو نبوت کا دعویٰ چھوٹا منہ بڑی بات ہے'' (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۱۱)۔

۲۔ اسود عنسی :

اسود کا اصل نام عیہلہ بن کعب بن عوف عنسی تھا ۔ لیکن سیاہ فام ہونے کی وجہ سے اسود کے نام سے مشہور ہو گیا تھا عنس قبیلہ مذحج کی ایک شاخ تھی علاقہ یمن کے ایک موضع میں جس کا نام کہف خار ہے پیدا ہوا اور وہیں نشو و نما پایا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۱۹)۔

۳۔ طلیحہ اسدی :

طلیحہ بن خویلد اسدی قبیلہ بنو اسد کی طرف منسوب ہے جو نواح خیبر میں آباد تھا۔ اس شخص نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے عہد سعادت میں مرتد ہو کر سمیرا میں اقامت اختیار کی اور وہیں دعویٰ نبوت کیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوی' صفحہ ۲۸)۔

Marfat.com

۴۔ مسیلمہ کذّاب :

ابوثمامہ اور ابو ہارون اس کی کنیتیں تھیں ۔ وہ عمر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد محترم حضرت عبداللہ سے بھی بڑا تھا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۴۳)۔

۵۔ سجاع بنت حارث تمیمیہ :

اہواز کے قبیلہ بنی تمیم میں پیدا ہوئی ۔ سجاع مذہبا عیسائی اور نہایت فصیحہ وبلیغہ اور بلند حوصلہ عورت تھی ۔ اس کے علاوہ اپنے زمانہ کی مشہور کاہنہ تھی (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۶۵)۔

۶۔ مختار ابن ابو عبید ثقفی :

مختار کے والد حضرت ابوعبید ابن مسعود ثقفیؓ جلیل القدر صحابہ میں سے تھے اوائل میں خارجی المذہب تھا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۷۲)۔

۷۔ حارث کذّاب دمشقی:

حارث بن عبدالرحمٰن بن سعید متنبّی دمشقی پہلے ابوجلاس عبدی قریشی کا مملوک تھا ۔ آخر دمشق پہنچ کر خلیفہ عبدالملک کے سامنے اُسے پیش کیا گیا۔ خلیفہ نے دریافت کیا کہ کیا واقعی تم مدعی نبوت ہو؟ حارث نے کہا کہ ہاں لیکن یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ جو کچھ کہتا ہوں وحی الٰہی کے بموجب کہتا ہوں۔ خلیفہ نے ایک قوی ہیکل محافظ کو حکم دیا کہ اس کو نیزہ مار کر ہلاک کرو ۔ نیزہ مارا گیا لیکن کچھ اثر انداز نہ ہوا ۔ یہ دیکھ کر حارث کے مریدوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ "انبیاء اللہ کے جسم پر ہتھیار اثر نہیں کرتے"۔ خلیفہ نے محافظ سے کہا: "شاید تم نے بسم اللہ پڑھ کر نیزہ نہیں مارا ؟" اب بسم اللہ پڑھ کر وار کیا تو وہ بری طرح زخم کھا کر گرا اور جان دیدی ۔ یہ ۲۹ ہجری کا واقعہ ہے (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۱۲۸' ۱۳۶)۔

۸۔ مغیرہ بن سعید عجلی :

مغیرہ بن سعید عجلی فرقہ مغیریہ کا بانی تھا۔ حضرت امام محمد باقرؒ کی رحلت کے بعد پہلے امامت کا اور پھر نبوت کا مدعی ہوا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۱۳۷)۔

۱۱۹ھ میں خالد بن عبداللہ قسری نے جو خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے دور میں عراق کا امیر تھا مغیرہ کو بلوا کر کوڑے مروائے اور اسے جلا دیا گیا (ابن جریر' طبری جلد ۸' صفحہ ۲۴۱)۔

۹۔ بیان بن سمعان تمیمی :

بیان بن سمعان تمیمی مغیرہ بن سعید عجلی کا معاصر تھا۔ بیان نبوت کا مدعی تھا اور کہا کرتا تھا کہ میں اسم اعظم کے ذریعہ سے زہرہ کو بلا لیتا ہوں۔ ہزارہا لوگ اس کی نبوت کے قائل ہو گئے۔ اس نے حضرت امام محمد باقرؒ جیسی جلیل القدر ہستی کو بھی اپنی خانہ ساز نبوت کی دعوت دی تھی۔ اس کے بعد امام نے بیان کے حق میں بھی بددعا کی چنانچہ چند ہی روز میں خالد قسری کے ہاتھوں قتل ہو گیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۱۴۰)۔

۱۰۔ ابو منصور عجلی :

یہ شخص ابتدا میں حضرت امام جعفر صادقؒ کا معتقد تھا۔ اس کا بیان تھا کہ امام محمد باقرؒ کی رحلت کے بعد مجھے آسمان پر بلایا گیا اور معبود برحق نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ "اے بیٹا! لوگوں کے پاس میرا پیغام پہنچا دے"۔

جب یوسف بن عمر ثقفی کو جو خلیفہ ہشام بن عبدالملک کی طرف سے عراق کا والی تھا ابو منصور عجلی کی تعلیمات کفریہ کا علم ہوا تو اس نے اسے گرفتار کرا کے کوفہ میں قتل کرا دیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۱۴۴۔۱۴۳)۔

۱۱۔ صالح بن طریف برغواطی :

کہتے ہیں کہ صالح بن طریف یہودی الاصل تھا۔ اس کا نشو ونمو سرزمین اندلس کے ایک قلعہ برباط میں ہوا۔ وہاں سے مشرق کا رخ کیا اور عبیداللہ معتزلی سے تحصیل علم کرتا رہا پھر سحر میں مہارت حاصل کی۔ وہاں سے سخت عسرت اور شکستہ حالی کے عالم میں تامنا کے مقام پر پہنچا جو مغرب اقصیٰ میں ساحل بحر پر واقع ہے۔ وہاں بربری قبائل کو دیکھا جو بالکل جاہل اور سراپا وحشی تھے۔ اس نے انہی لوگوں میں بود و باش اختیار کرلی۔ ان کی زبان سیکھی اور سحر سے گرویدہ بنا کر ان پر حکومت کرنے لگا۔ ۱۲۵ھ یا ۱۲۷ھ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔

صالح کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ وہی وہ مہدی اکبر ہے جو قرب قیامت کو ظاہر ہو کر جناب مسیح بن مریم علیہ السلام کی مصاحبت اختیار کریں گے اور حضرت مسیح علیہ السلام جن کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

صالح کہتا تھا کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی طرح مجھ پر بھی قرآن نازل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی قوم کے سامنے جو قرآن پیش کیا اس کی اسی سورتیں تھیں ان میں سے بعض یہ نام تھے مثلاً سورۃ الدیک۔ سورۃ الجمل۔ سورۃ حجر۔ سورۃ فیل۔ سورۃ آدم۔ سورۃ نوح۔ سورۃ فرعون۔ سورۃ موسیٰ۔ سورۃ ہارون۔ سورۃ ہاروت و ماروت۔ سورۃ ابلیس۔ سورۃ الاسباط۔ سورۃ الجراد۔ سورۃ غرائب الدنیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۱۴۵)۔

۱۲۔ بہا فرید زوزانی نیشاپوری:

اس نے ابومسلم خراسانی کے دور میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ جب ابومسلم خراسانی نیشاپور آیا تو مسلمانوں اور مجوسیوں کا ایک وفد اس کے پاس پہنچا اور شکایت کی۔ بہا فرید نے دین اسلام اور کیش مجوس میں فساد و رخنہ اندازیاں کر رکھی ہیں۔ گرفتار کر کے ابومسلم کے سامنے لا حاضر کیا۔ ابومسلم نے دیکھتے ہی خنجر کا وار کیا اور سر قلم کر کے اس کی نبوت کا خاتمہ کر دیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۱۵۰۔۱۴۹)۔

۱۳۔ اسحاق اخرس مغربی:

اسحاق اخرس ملک مغرب کا رہنے والا تھا۔ اہل عرب کی اصطلاح میں مغرب شمالی افریقہ کے اس حصہ کا نام ہے جس میں مراکش' تیونس' الجزائر وغیرہ ممالک داخل ہیں۔ اسحاق ۱۳۵ھ میں اصفہان میں ظاہر ہوا۔ خلیفہ ابوجعفر منصور عباسی کے دور میں اسحاق مارا گیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۱۵۱)۔

۱۴۔ استادسیس خراسانی:

اس نے خلیفہ ابوجعفر منصور عباسی کے دور خلافت میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ وہ ہرات' بادغیس' سجستان وغیرہ اطراف خراسان میں ظاہر ہوا۔ دعوے نبوت کے بعد چند ہی سال میں اس کے پیروؤں کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ گئی۔ اتنی بڑی جمعیت دیکھ کر اس کے دل میں ملک

Marfat.com

گیری کی ہوس پیدا ہوئی ۔اُسے خلیفہ منصور کے دور میں قتل کر دیا گیا(جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ۱۵۶)۔

۱۵۔ابوعیسیٰ اسحاق اصفہانی :

ابوعیسیٰ اسحاق بن یعقوب اصفہان کا ایک یہودی تھا ۔ جو الوہیم (عابد اللہ) کے لقب سے مشہور تھا ۔ ابوعیسیٰ نے دعویٰ کیا کہ میں مسیح منتظر کا رسول ہوں۔ابوعیسیٰ خلیفہ ابوجعفر منصور کے دور میں مارا گیا۔(جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ۱۵۸)۔

۱۶۔حکیم مُقنّع خراسانی:

حکیم کے لقب سے مشہور تھا۔یہ مرو کے پاس ایک گاؤں میں جس کو''کازہ کیمن دات'' کہتے تھے ایک غریب دھوبی کے گھر پیدا ہوا ۔ نہایت بدصورت اور پست قامت حقیر شخص تھا اور اس پر طرہ یہ کہ واحد العین تھا یعنی ایک آنکھ کانی تھی جسے دیکھ کر دلوں میں اس کی طرف سے نفرت پیدا ہوتی تھی ۔عیب کے چھپانے کے لئے وہ ہر وقت سونے کا ایک خوبصورت اور چمکدار چہرہ منہ پر چڑھائے رکھتا اور بغیر اس نقاب کے کسی کو اپنی شکل نہ دکھاتا تھا۔

اور اسی نقاب کی وجہ سے لوگوں میں مقنّع (نقاب پوش) مشہور ہو گیا ۔ چہرہ چھپائے رکھنے کی اصل بنا تو یہ تھی لیکن جب کبھی کوئی شخص اس سے نقاب کی وجہ دریافت کرتا تو کہ دیتا کہ میں نے اپنی شکل وصورت اس لئے تبدیل کر رکھی ہے کہ لوگ میری رویئت ضیاپاش کی تاب نہیں لا سکتے اور اگر میں اپنا چہرہ کھول دوں تو میرا نور دنیا و مافیہا کو جلا کر خاکستر کر دے ۔حکیم ۱۶۳ ہجری میں ہلاک ہوا(جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ۱۵۹)۔

۱۷۔عبداللہ بن میمون اہوازی :

عبداللہ بن میمون اہواز کا رہنے والا تھا جو مضافات کوفہ میں ہے۔فنون شعبدہ سحر وطلسمات میں یدطولیٰ رکھتا تھا۔نبی اور مہدی ہونے کا مدعی تھا(جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ۱۵۹)۔

۱۸۔بابک بن عبداللہ خرمی:

بابک کا باپ جسے عبداللہ کہتے تھے مدائن کا ایک تیلی تھا۔اس نے آذربائیجان کی

سرزمین پر ایک گاؤں میں جو بلال اباز کے نام سے موسوم ہے سکونت اختیار کر لی تھی ۔ بابک کا باپ عالم شباب میں اپنی پیٹھ پر تیل کا برتن رکھ کر رستاق کے دیہات میں تیل بیچا کرتا تھا ۔ خلیفہ معتصم کے دور میں بابک کو قتل کر دیا گیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۱۷۰)۔

۱۹۔ احمد بن کیال بلخی:

احمد بن کیال بلخی فارسی اور عربی کا بہت بڑا مصنف گزرا ہے۔ بڑا فصیح و بلیغ اور بلند پایہ مقرر تھا۔ احمد اپنے آپ کو تمام انبیاء سے افضل کہتا تھا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۱۸۲)۔

۲۰۔ علی بن محمد خارجی:

اس کا نام علی بن محمد بن عبدالرحیم تھا قبیلہ عبدالقیس کے مضافات رے میں پیدا ہوا ۔ خوارج کے فرقہ راقہ سے تعلق رکھتا تھا ۔ ۲۴۹ھ میں بغداد سے بحرین چلا گیا اور دعوائے نبوت کر کے لوگوں کو اپنے اتباع کی دعوت دینے لگا ۔ اس کا بیان تھا کہ مجھ پر بھی کلام الٰہی نازل ہوتا ہے۔ اس نے اپنا ایک ''صحیفہ آسمانی'' بنا رکھا تھا۔ علی عباسی دور میں بروز یکم صفر ۲۷۰ھ مارا گیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۱۸۹)۔

۲۱۔ حمدان بن اشعث قرمط: ☆

حمدان بن اشعث حسب بیان مقریزی ۲۶۴ھ اور حسب تحریر ابن خلدون ۲۷۸ھ میں پیدا ہوا ۔ اس کا دعویٰ تھا کہ میں ہی وہ مہدی ہوں جس کا زمانہ دراز سے انتظار کیا جا رہا تھا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۲۰۶)۔

☆ نوٹ: (۲۱ تا ۲۷ تک۔ ڈاکٹر ظفر اللہ بیگ کے مطابق: ''یہ قرامطہ فرقہ کے لوگ تھے جو اسماعیلوں کی ایک شاخ تھی انہوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا'')۔

۲۲۔ ابوسعید حسن بن بہرام جنابی قرمطی: ☆

اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ۔ ۳۰۱ ھ میں ابوسعید اپنے خادم صقلبی کے ہاتھ سے حمام میں مارا گیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۲۱۳۔۲۱۱)۔

۲۳۔ زکرویہ بن ماہرو قرمطی: ☆

زکرویہ بن ماہرو قرمط کا ایک داعی تھا ۔ حامل وحی اور حضرت مہدی علیہ السلام

Marfat.com

کے ایلچی ہونے کا مدعی تھا۔ اس کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ میری سواری کا ناقہ مامور ہے جو شخص اس کے ہمراہ ہو گا وہ ہمیشہ فتح یاب ہو گا۔ زکرویہ خلیفہ مکتفی کے حکم سے قتل کر دیا گیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۲۱۵)۔

۲۴۔ یحییٰ بن زکرویہ قرمطی: ☆

یحییٰ خوزستان سے کوفہ میں آ کر عبادات میں مشغول ہو گیا۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور حاکم رحبہ نے اسے گرفتار کر کے خلیفہ کے پاس بھیجا۔ خلیفہ کے حکم سے اسے دو سو درے لگوائے گئے اس کے بعد اسے صلیب پر چڑھا دیا گیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۲۲۱)۔

۲۵۔ عبیداللہ مہدی: ☆

عبیداللہ کی جائے ولادت صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکی۔ غالباً کوفہ کا رہنے والا تھا۔ ۳۵۶ھ میں عبیدی سپہ سالار جوہر نے مصر پر حملہ کیا اور وہاں کے کم سن خشیدی فرمانروا احمد بن علی کو مغلوب کر کے مصر پر قبضہ کر لیا اور شہر قاہرہ کی بنیاد ڈالی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد شام بھی عبیدی قلمرو میں شامل ہو گیا۔ عبیداللہ ۳۲۲ھ میں مرا۔ اس کے بعد اس کی اولاد میں سے تیرہ فرمانروا ۵۶۷ھ تک برسر حکومت رہے (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحات ۲۲۲۔۲۳۸)۔

۲۶۔ علی بن فضل یمنی: ☆

۲۹۳ھ میں علی بن فضل نامی ایک شخص جو ابتداء میں اسماعیلی فرقہ کا پیرو تھا' مضافات سے صنعاء میں اس دعویٰ کے ساتھ آیا کہ وہ نبی اللہ ہے۔ ان ایام میں یمن کا حاکم خلیفہ مکتفی عباسی کی طرف سے اسعد بن ابو جعفر تھا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۲۳۹)۔

۲۷۔ ابو طاہر قرمطی: ☆

جب ابو سعید جنابی ۳۰۱ھ میں اپنے خادم کے ہاتھ سے مارا گیا تو اس کا چھوٹا بیٹا ابو طاہر سلیمان قرمطی اپنے بڑے بھائی سعید کو مغلوب و مقہور کر کے باپ کا جانشین ہو گیا

Marfat.com

اور مقامات ہجر' احساء' قطیب' طائف' بحرین کی حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ ابو طاہر خدا کا اوتار ہونے کا مدعی تھا اور کہتا تھا کہ رب العالمین کی روح میرے جسم میں حلول کر گئی ہے۔

حجرا سود کو مکہ مکرمہ سے منتقل کرنے کا ہولناک واقعہ بروز دوشنبہ ۱۴ ذی الحجہ ۳۱۷ ھ کو رونما ہوا۔ چونکہ قرمطی کے پیروکار صنم پرستوں سے بھی زیادہ بے دین تھے اور انہوں نے کعبۃ اللہ سے منحرف ہو کر بیت المقدس کو اپنا قبلہ بنا لیا تھا۔

حجرا سود ابو طاہر کے قبضہ میں چار روز کم بائیس سال رہا۔ کہتے ہیں کہ جب قرامطہ حجرا سود لے گئے تو ہجر تک پہنچے پہنچتے چالیس اونٹ بوجھ کے نیچے دب کر مر گئے اور جب واپس لائے تو ایک ہی اونٹ نے مکہ معظمہ تک پہنچا دیا۔ ابو طاہر اس واقعہ کے بعد مرض چیچک میں مبتلا ہوا۔ اس مرض نے اس کا ایسا بُرا حال کر دیا کہ جسم ریزہ ریزہ ہو گیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحات ۲۴۹۔۲۴۷۔۲۴۱)۔

۲۸۔ حامیم بن من اللہ محکسی:

۳۱۳ ھ میں ابو محمد حامیم بن من اللہ محکسی نے سرزمین ریف واقع ملک مغرب میں دعویٰ نبوت کیا اور اپنی فریب کاری کا جال پھیلا کر ہزارہا بربری باشندوں کو اپنے پیرو بنا لیا۔ حامیم ایک لڑائی میں مارا گیا جو ۳۱۹ ھ یا ۳۲۰ ھ میں تنجیر کے پاس احواز میں قبیلہ مصمودہ سے ہوئی (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۲۵۰)۔

۲۹۔ محمد بن علی شلغمانی:

ابو جعفر محمد بن علی معروف بہ ابن ابی العزاقر شلغمان کا رہنے والا تھا جو واسطہ کے مضافات میں ایک گاؤں ہے۔ اُس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ ۳۲۰ ھ میں شلغمانی بغداد آیا۔ شلغمانی اور اس کے پیروؤں کے مقدمہ کی تحقیقات خاص خلیفہ راضی باللہ کے دربار میں ہوئی تھی۔ فقہاء نے فتویٰ دیدیا کہ شلغمانی اور اس کا رفیق ابن ابی عون واجب القتل ہیں چنانچہ شلغمانی اور ابن ابی عون بروز سہ شنبہ ۲ ذی قعدہ ۳۲۲ ھ کو مصلوب کیے گئے۔ جب صلیب پر دونوں کی زندگی کا خاتمہ ہو چکا تو لاشیں جلا دی گئیں (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحات ۲۵۶۔۲۵۱)۔

Marfat.com

۳۰۔ عبدالعزیز باسندی:

عبدالعزیز موضع باسند علاقہ صفانیان کا رہنے والا تھا۔ اس نے ۳۲۲ ھ میں دعویٰ نبوت کر کے ایک پہاڑی مقام میں قیام کیا۔ یہ شخص بڑا شعبدہ باز تھا۔ پانی کے حوض میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالتا تو مٹھی سرخ دیناروں سے بھری ہوتی تھی۔ اس قسم کی شعبدہ بازیوں اور نظر بندیوں نے ہزارہا لوگوں کو متاثر کیا۔ باسندی کو حاکم ابوعلی بن محمد بن مظفر نے قتل کرا دیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۲۵۷)۔

۳۱۔ ابوالطیب احمد بن حسین متنبی:

ابوالطیب احمد بن حسین اوایل ریعان سے مدعی نبوت تھا۔ ۳۰۳ ھ میں کوفہ کے محلہ کندہ میں پیدا ہوا۔ ابوالطیب کا باپ سقہ تھا جو غیدان کے لقب سے مشہور تھا۔ وہ محلہ والوں کا پانی بھرا کرتا تھا۔ ابوالطیب کو رمضان ۳۵۴ ھ میں قتل کر دیا گیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۲۵۹)۔

۳۲۔ ابوعلی منصور ملقب بہ الحاکم بامراللہ: ☆

ابوعلی منصور ساڑھے گیارہ سال کی عمر میں مصر کے تخت سلطنت پر بیٹھا اور حاکم بامراللہ کا خطاب اختیار کیا۔ یہ شخص بنوعبید کا چھٹا فرمانروا تھا جو ۳۸۶ ھ سے ۴۱۱ ھ تک برسر حکومت رہا۔ علم نجوم میں اسے دخل تام تھا اور اس کے احکام و تاثیرات کو دل سے مانتا تھا۔ ظلم وجور کا خوگر تھا۔ سیوطی نے اس کو "سرتاج زندیقان" کا خطاب دیا ہے اور بعض مؤرخوں نے لکھا ہے کہ فرعون کے بعد مصر کے تخت حکومت پر حاکم سے بدتر کوئی فرمانروا نہیں بیٹھا۔ فرعون کی طرح اس نے بھی ربوبیت کا دعویٰ کیا اور لوگوں سے اپنے تئیں سجدے کرائے۔ اس نے حکم دیا تھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ بسم اللہ الحاکم الرحمٰن الرحیم لکھا کریں۔ ۳۹۶ ھ میں حاکم نے حکم دیا کہ جہاں کہیں میرا نام لیا جائے بازار ہو یا کوئی اور مقام سننے والا کھڑا ہو کر سنے تو فوراً سربسجود ہو جائے (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۲۶۲)۔

☆ نوٹ: (ڈاکٹر ظفراللہ بیگ کے مطابق: "ابوعلی منصور اسماعیلی مذہب کا امام تھا نبوت کا دعویٰ نہیں کیا")۔

الحاکم بامراللہ ۹۹۶ء تا ۱۰۱۰ء العزیز کی وفات کے بعد اس کا بیٹا منصور حاکم

بامراللہ کے لقب سے تخت پر بیٹھا۔ وہ ایک ظالم اور ناعاقبت اندیش حکمران ثابت ہوا۔ اسماعیلی عقائد کو شدومد سے پھیلانے کی خاطر اس نے مشہور دانش گاہ ''دارالحکمت'' قائم کی اپنے عہد حکومت کے آخری سالوں میں اس نے دعویٰ کیا کہ رب تعالےٰ اس کے جسم میں حلول کر گیا ہے (نعوذ باللہ) اس کے ایک داعی محمد اسماعیل درورز نے اس نظریہ کی بڑی شدت سے تبلیغ کی جن لوگوں نے اس نظریہ کی تائید کی وہ اس کے نام کی مناسبت سے ''دروزیہ'' کہلائے۔ حاکم کی ان نامعقول حرکات کے باعث لوگ اس سے برگشتہ ہو گئے۔ چنانچہ ایک رات کسی نے اسے قتل کر دیا (پروفیسر محمد رضا خان' قدیم و جدید تاریخ مسلمانان عالم' صفحہ ۳۶۸)۔

۳۳۔ اصغر بن ابوالحسین تغلبی:

اصغر بن ابوالحسین تغلبی راس عین کا رہنے والا تھا جو حران اور نصیبین کے درمیان ایک شہر ہے۔اس نے اس میں نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ کہنا شروع کیا کہ کتابوں میں جس موعود کے آنے کی پیشین گوئی ہے وہ میں ہی ہوں۔ اصغر نے دعویٰ نبوت کے بعد طرح طرح کے شعبدے دکھا کر لوگوں کو اپنا گرویدہ بنانا چاہا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۲۸۲)۔

۳۴۔ ابوعبداللہ ابن شباس صیمری:

۴۵۳ھ میں ایک شخص جسے ابوعبداللہ ابن شباس کہتے تھے قصبہ صیمرہ میں ظاہر ہوا جو ولایت بصرہ میں ہے۔ خدائی کا دعویدار تھا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۲۸۴)۔

۳۵۔ حسن ابن صباح حمیری:

حسن بن صباح مہبط وحی ہونے اور خدائے برتر سے احکام پانے کا مدعی تھا۔ یہ شخص شہر طوس میں جو علاقہ خراسان کا ہے میں پیدا ہوا۔ اسماعیلی مذہب کا پیرو اور شہر رے میں بودوباش رکھتا تھا جو عراق عجم کا ایک شہر ہے۔ ۲۷۰ھ میں خلیفہ معتضد باللہ کے حکم سے اسے سولی دی گئی (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحات ۳۰۹۔۲۸۶)۔

۳۶۔ رشید الدین ابوالحشر سنان: ☆

محمد ثانی بن حسن ثانی باطنی کے عہد حکومت میں شام کے اسماعیلیوں نے رشید

Marfat.com

الدین ابوالحشر کو جو سنان کے لقب سے مشہور تھا اپنا سردار بنا لیا تھا۔ سنان نے خود نبوت کا دعویٰ کیا اور ایک الہامی کتاب معتقدین کے سامنے پیش کی۔ یہ شخص اپنے آپ کو ایک اوتار اور مظہر خدا بتاتا تھا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۳۲۶)۔

☆ نوٹ: (ڈاکٹر ظفراللہ بیگ کے مطابق: "سنان شام میں اسماعیلیوں کا رہنما تھا نبوت کا دعویٰ نہیں کیا")۔

۳۷۔ محمد بن عبداللہ بن تومرت حسنی:

محمد بن تومرت مہدی موعود ہونے کا مدعی تھا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۳۲۸)۔

محمد بن عبداللہ بن تومرت سلسلہ موحدین کا بانی تھا جو مراکش کے ایک گاؤں میں پیدا ہوا۔ حصول علم کی غرض سے ۵۰۱ھ میں مشرقی ممالک کی طرف روانہ ہوا۔ چودہ سال کے عرصے میں اپنے وطن سے دور بغداد میں اس نے علم حدیث' اصول فقہ اور دیگر علوم میں دسترس حاصل کی۔ عربی زبان میں اسے کامل مہارت حاصل تھی' ذاتی طور پر وہ متقی اور پرہیزگار تھا۔ نہایت زاہدانہ زندگی بسر کرنے کا عادی تھا۔ کٹر موحد تھا۔ تحصیل علم کے بعد وہ مراکش واپس آ گیا اور لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تلقین کرنے لگا۔ بہت جلد مراکش کے باشندے کافی تعداد میں اس کے مرید ہو گئے۔

کچھ مدت کے بعد محمد بن عبداللہ بن تومرت نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس پر مراکش کے مالکی علماء نے اس کے قتل کا فتویٰ صادر کر دیا مگر علی بن تاشفین نے اسے قتل کرنے کی بجائے ملک بدر کر دیا۔ ابن تومرت نے مراکش کے پہاڑوں میں رہائش اختیار کر لی اور تھوڑی مدت میں اس نے اپنے جان نثار مریدوں کی جمعیت فراہم کر کے مرابطین کی زبردست مخالفت شروع کر دی۔ بہت جلد اس کی سرگرمیوں سے مراکش کے باشندے متاثر ہونے لگے۔ جب موحدین کی طاقت نے زور پکڑا تو ابن تومرت نے ایک امیر سوداگر کے بیٹے عبدالمؤمن کو اپنا نائب اور سپہ سالار مقرر کر کے اسے امیر المومنین کا خطاب بھی دیا۔

ابن تومرت نے ۵۲۴ھ میں وفات پائی۔ مگر اپنی وفات سے قبل تقریباً آٹھ سال کے عرصے میں اس نے مراکش کے ایک معقول حصے پر اپنا تسلط جما لیا تھا۔ اُس کے مرنے کے بعد اس کا خلیفہ عبدالمومن مراکش کی اسلامی سلطنت کا مالک بن گیا۔ (بحوالہ:

Marfat.com

قدیم وجدید تاریخ مسلمانان عالم' پروفیسر محمد رضا خان' صفحات ۲۰۳-۲۰۲)۔

پی کے ہٹی تحریر کرتا ہے:

"As in the case of the Murabit, the Muwahhid dynasty had its inception in a politico-religious movement founded by a Berber. This was Muhammad ibn-Tumart (ca. 1078-ca. 1130) of the Masmudah tribe. Muhammad assumed the symbolic title of al-Mahdi and proclaimed himself the prophet sent to restore Islam to its pure and original orthodoxy. He preached among his own and other wild tribes of the Moroccan Atlas the doctrine of *tawhid,* the unity of God and the spiritual conception of Him, as a protest against the excessive anthropomorphism then prevalent in Islam. Accordingly his followers were called al-Muwahhidun. Small, ugly and misshapen, this son of a mosque lamplighter lived the life of an ascetic, and opposed music, drinking and other manifestations of laxity. When a young man, his zeal led him to assault in the streets of Fas (Fez) a sister of the reigning Murabit ' Ali ibn-Yusuf because she went unveiled" *(History of the Arabs, by Philip K. Hitti, p.546).*

پروفیسر آر-اے-نکلسن رقمطراز ہیں:

"The empire of the Almoravides passed into the hands of another African dynasty, the Almohades. Their founder, Muhammad Ibn Tumart, was a native of the mounwest of Morocco. When a youth he made the Pilgrimage to Mecca (about 1108 A.D) and also visited Baghdad, where he studied in the Nizamiyya College and is said to have met the celebrated Ghazalli. He returned home with his head full of theology and ambitious schemes. We need not dwell upon his career from this point until he finally proclaimed himself as the Mahdi (1121 A.D.), nor describe the familiar methods---some of them disreputable enough---by which he induced the Berbers to believe in him. His doctrines, however, may be briefly stated. "In most questions," says one of his biographers, "he followed the system of Abu l-Hasan al-Ash'ari, but he agreed with the Mutazilites in their denial of the

Marfat.com

Divine Attributes and in a few matters besides; and he was at heart somewhat inclined to Shiism, although he gave it no countenance in public." The gist of his teaching is indicated by the name Muwahhid (Unitarian), which he bestowed on himself, and which his successors adopted as their dynastic title. Ibn Tumart emphasised the Unity of God; in other words, he denounced the anthropomorphic ideas which prevailed in Western Islam and strove to replace them by a purely spiritual conception of the Deity. To this main doctrine he added a second, that of the Infallible Imam (*al-Imam A-Ma'sum),* and he naturally asserted that the Imam was Muhammad Ibn Tumart, a descendant of 'ali b. Abi Talib.*(Literary History of the Arabs, R.A. Nicholson . 431-432).*

۳۸۔ابن ابی زکریا طمامی:

ابن ابی زکریا طمامی ایک فاسق اور فاجر نوجوان تھا جس نے ربوبیّت کا دعویٰ کیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ۳۵۱)۔

۳۹۔حسین بن حمدان خصیبی:

حسین بن حمدان ایک خانہ ساز نبی تھا جو عراق کے ایک گاؤں خصیب میں پیدا ہوا۔دولت عباسیہ کے اواخر میں ظاہر ہوا۔اس نے مدعی نبوت ہونے کے بعد بغداد اور بصرہ سے اپنی دعوت کا آغاز کیا(جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ۳۵۲)۔

۴۰۔ابوالقاسم احمد بن قسی:

ابوالقاسم احمد بن قسی شروع شروع میں جمہور مسلمین کے مذہب و مسلک پر کاربند تھا۔آخر بڑھتے بڑھتے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔جب علی بن یوسف بن تاشفین شاہ مراکش کو اس کا علم ہوا تو اس نے اسے بلا بھیجا۔وہاں جا کر صاف لفظوں میں اپنی نبوت کا اقرار نہ کیا بلکہ سخن سازی سے کام لے کر بادشاہ کو مطمئن کر کے چلا آیا۔ابن قسی ۵۵۰ ھ اور ۵۶۰ ھ کے درمیان کسی سال مرا تھا(جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ۳۵۴)۔

Marfat.com

۴۱۔ علی بن حسن شمیم:

ابوالحسن علی بن حسن بن عنبر معروف بہ شمیم مشہور شاعر' ادیب اور نجومی تھا۔ اس نے خُدائی کا دعویٰ کیا۔ اس کا مولد معلوم نہیں۔ بغداد آ کر ابو محمد بن خشاب وغیرہ ادیبوں سے علم ادب کی تحصیل کی۔ اس کو اشعار عرب بکثرت یاد تھے۔ خود شعر خوب کہتا تھا۔ ذہبی کے مطابق ایک ادیب کا بیان ہے کہ میں ۵۹۴ ھ میں آمد کے مقام پر پہنچا اور دیکھا کہ اس کے لوگ اس کے بڑے گرویدہ ہیں۔ میں اس کے پاس پہنچا اور دیکھا کہ بڑا ضعیف العمر ہے اور جسم بالکل نحیف ہو چکا ہے۔ اس کے سامنے کتابوں کا ایک جزدان رکھا تھا جس میں سب اسی کی تصنیفات تھیں۔ میں سلام کر کے بیٹھ گیا اور کہا کہ میں اس غرض سے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کے علوم میں سے کچھ اقتباس کروں۔ کہنے لگا: تمہیں کون سا علم مرغوب ہے؟ میں نے کہا: ادب۔ بولا: ادب میں میری تصانیف بکثرت ہیں اور حالت یہ ہے کہ پہلے لوگوں نے تو اپنی کتابوں میں دوسروں کے اقوال بھر لئے لیکن میری کتابوں میں جو کچھ درج ہے وہ میرے ہی نتائج فکر ہیں۔ اس کے بعد متقدمین کو طعن و تشنیع کرتے ہوئے خودستائی کرنے لگا۔ پہلے لوگوں کو شعر پڑھ پڑھ کر کہتا کہ فلاح گدھے نے یوں بکا اور فلاں اس طرح بھونکا۔ غرض دوسروں کی بُرائی اور اپنی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا دیئے۔ اس کا یہ اعتقاد تھا کہ دنیا میں نہ کبھی میری مثل کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ آئندہ کوئی پیدا ہوگا

(جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۳۵۵)۔

۴۲۔ محمود واحد گیلانی:

جو معاندین اسلام و دشمنان دین خاک ایران سے اٹھے' ان میں محمود واحد گیلانی موضع مسجوان علاقہ گیلان کا رہنے والا تھا۔ اس نے ۶۰۰ ھ میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا

(جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۳۵۶)۔

۴۳۔ عبدالحق بن سبعین مرسی:

قطب الدین ابو محمد عبدالحق بن ابراہیم بن محمد بن نصر بن محمد بن سبین مرسی نبوت کا

مدعی تھا۔ اس کے پیرو سبعیہ کہلاتے ہیں ۔ ملک مغرب کے ایک قصبہ مریسیہ میں ظاہر ہوا ۔ اس کی وفات ۶۶۸ ہجری میں ہوئی (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۳۶۰)۔

۴۴۔ احمد بن عبداللہ ملثم:

ابوالعباس احمد بن عبداللہ بن ہاشم معروف بہ ملثم رمضان ۵۵۸ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوا ۔ ۶۸۹ھ میں بڑے لمبے چوڑے دعوے کیے۔ پہلے تو کہنے لگا کہ میں نے بارہا خداوند عالم کو خواب میں دیکھا ہے یہ تو خیر کچھ بعید نہ تھا کیونکہ اہل اللہ رب العالمین کو خواب میں بے کیف دیکھا کرتے ہیں لیکن اس کے بعد اس نے یہ رٹ لگانی شروع کی کہ مجھے حالت بیداری میں ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی گئی ۔ میں آسمانوں کو عبور کر کے سدرة المنتہی تک اور وہاں سے عرش اعظم تک پہنچا۔ اس وقت جبریل امین اور ملائکہ کا ایک جم غفیر میرے ساتھ تھا ۔ خدا تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہوا اور مجھے بتایا کہ تم مہدی موعود ہو ۔ ملائکہ نے مجھے بڑی بڑی بشارتیں دیں اور خود سرور کائنات ﷺ مجھ سے ملاقی ہوئے اور فرمایا کہ تم میرے فرزند ہو اور تم ہی مہدی موعود ہو ۔ جب احمد کے ان بلند بانگ دعوؤں کا شہرہ ہوا تو حاکم قاہرہ نے اس کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا ۔ کچھ زمانہ کے بعد اسے توبہ کی توفیق ہوئی اور اس نے اعلان کر دیا کہ میں وہ مہدی نہیں ہوں جن کے ظہور کی حضرت محمد ﷺ نے بشارت دے رکھی ہے بلکہ میں صرف مہدی بمعنی ہدایت یافتہ ہوں ۔ آخر ۷۴۰ھ میں مر گیا اس وقت اس کی عمر اسی سال سے متجاوز تھی (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحات ۳۶۲-۳۶۳)۔

۴۵۔ راعی شامی:

یہ ایک شامی چرواہا تھا جس کا نام اور زمانہ معلوم نہیں ہو سکا ۔ شہر طبریہ میں رہتا تھا اور وہاں کے باشندے اسے عموماً چرواہا کہہ کر ہی پکارتے تھے ۔ اس کا دعویٰ تھا کہ میں وہی شخص ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام کو جس کے ظہور کی بشارت دی گئی تھی ۔ علامہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر دمشقی معروف بہ جابری نے لکھا کہ اس کے پاس ایک لاٹھی تھی جس سے وہ کرامات کا مظاہرہ کرتا تھا۔ اس لاٹھی میں متعدد اعجازی تصرفات ودیعت تھے ۔ جب اس کو

Marfat.com

گرمی کے وقت زمین میں گاڑتا تو معاً ایک درخت بن جاتا۔ جس میں آناً فاناً شاخیں اور پتے نمودار ہوتے اور یہ اپنی بکریوں سمیت اس کے سایہ میں بیٹھ جاتا۔ اس کا ایک خاصہ یہ تھا کہ درندوں اور جنگلی جانوروں کو اس سے ایک شعلہ نکلتا دکھائی دیتا جس کی وجہ سے یہ راعی وحوش اور درندوں کو جدھر چاہتا بکریوں کی طرح ہانک لے جاتا تھا اور شیر چیتا وغیرہ کسی درندہ کی مجال نہ تھی کہ اس کے حکم سے سرتابی کرے۔ اس لاٹھی میں یہ خاصیت بھی ودیعت تھی کہ جب اس کو زمین پر مارتا تو ایک بڑا اژدہا بن کر اس کے سامنے دوڑنے لگتا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحات ۳۶۴۔۳۶۳)۔

۴۶۔ عبدالعزیز طرابلسی:

ابن عماد نے لکھا ہے کہ عبدالعزیز ایک پہاڑی شخص تھا جس نے ۷۱۷ھ میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ کبھی تو کہتا کہ میں محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں۔ کبھی کہتا کہ میں علی مرتضیٰ ہوں اور کبھی مہدی منتظر بن بیٹھتا۔ اس نے مسلمانوں کی بے شمار مسجدیں مسمار کر دیں۔ اس کے پیرو مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر اس کے پاس لاتے تھے اور کہتے تھے کہ اپنے معبود کو سجدہ کرو۔ حاکم طرابلس نے اسے قتل کرا دیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۳۶۴)۔

۴۷۔ اویس رومی:

علامہ علی قاریؒ نے کتاب ''المشرب الوردی فی مذہب المہدی'' میں جو انہوں نے ۹۶۵ھ میں مکہ معظمہ میں تالیف کی لکھا کہ ایک شیخ نے جسے اویس کہا کرتے تھے (ترکی) سلطان بایزید کے عہد سلطنت میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔ اس کے اسی خلیفہ تھے۔ ایک دن خلفاء کو جمع کر کے کہنے لگا: ''مجھے کشف سے معلوم ہوتا ہے کہ میں مہدی ہوں۔ تم بھی اپنے باطن کی طرف توجہ کرو اور جو کچھ تم پر ظاہر ہو اس سے مجھے اطلاع دو'' (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۳۶۵)۔

۴۸۔ احمد بن ہلال حسانی:

احمد بن ہلال حسانی وقت کا ایک مشہور زندیق تھا جو ابن سبعین کے بعد ظاہر ہوا۔ اس نے دمشق میں نشو ونما پایا۔ آٹھویں صدی کے اختتام پر حلب پہنچا اور قاضی شرف

Marfat.com

الدین انصاری سے کتابیں پڑھیں۔ یہاں سے قاہرہ جا کر کچھ مدت اقامت گزیں رہا۔ قاہرہ سے حلب واپس آیا اور مجتہد مطلق ہونے کا دعویٰ کیا اور ساتھ ہی آئمہ کبار کی شان میں دریدہ دہنی کرنے لگا۔ یہ شخص کہتا تھا کہ میں براہ راست خدائے برتر سے علوم حاصل کرتا ہوں اور میں ہی دائرہ کائنات کا نقطہ ہوں۔ کہتا تھا کہ مجھے حالت بیداری میں آسمانوں کی سیر کرائی جاتی تھی۔ اس کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ تمام انبیاء سے حالت بیداری میں میرا اجتماع ہوتا ہے اور بیداری ہی میں ملائکہ سے ہم کلام ہوتا ہوں اور کہا کرتا تھا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کو مقام تکلیم اور محمد (ﷺ) کو مقام تکمیل عطا کئے گئے لیکن مجھے یہ دونوں مقام بخشے گئے ہیں۔ وہ نہ تو نماز کا پابند تھا اور نہ اسے شریعت ہی کی پرواتھی۔ اس کی وفات ۹ شوال ۸۲۳ھ کو ہوئی (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۳۶۷)۔

۴۹۔ سید محمد جونپوری: ☆

سید محمد جونپوری نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کی ولادت ۸۴۷ھ میں بمقام جون پور ہوئی جو صوبہ اودھ کا ایک مشہور شہر ہے۔ اس کے پیرو جو مہدویہ کہلاتے ہیں اپنے مقتداء کو ''میراں سید محمد مہدی موعود'' کے نام سے یاد کرتے ہیں (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۳۶۸)۔

☆ نوٹ: (۴۹ تا ۵۲ تک) ڈاکٹر ظفر اللہ بیگ کے مطابق: ''ان لوگوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا'')۔

۵۰۔ حاجی محمد فرہی: ☆

حاجی محمد فرہی سید محمد جونپوری کا مرید اور مسیح موعود ہونے کا مدعی تھا۔ مہدویہ کی کتاب ''شواہد الولایت'' میں لکھا ہے: ''حضرت مہدی (سید جونپوری) نے فرمایا کہ اکثر انبیاء اور اولوالعزم رسول دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! ہمیں امت محمدی میں پیدا کر کے مہدی کے گروہ میں داخل فرما۔ انبیاء میں سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے سوا کسی کی دعا قبول نہ ہوئی (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۳۹۱)۔

۵۱۔ جلال الدین اکبر شاہ: ☆

جلال الدین اکبر شاہ ۹۴۹ھ میں سندھ کے ریگستان میں امر کوٹ کے مقام پر پیدا ہوا۔ دین اکبری میں زنا بالکل جائز فعل تھا اور اس دور حکومت کی ایک بڑی خرابی یہ تھی

کہ ہزاروں لاکھوں عورتوں نے عفت و حیا کی چادر اتار کر فاسقانہ زندگی اختیار کرلی ۔ چنانچہ لیلائے اکبر کے قیس جناب محمد حسین آزاد صاحب بڑے فخر سے لکھتے ہیں کہ ''بازاروں کے برآمدوں میں رنڈیاں اتنی نظر آنے لگیں کہ آسمان پر اتنے تارے بھی نہ ہوں گے ۔خصوصاً دارالخلافہ میں۔''

دین اکبری میں کتا اور خنزیر دونوں جانور حلال وطیب تھے ۔ یہ جانور حرم سلطانی میں شاہی محل کے نیچے بندھے رہتے ۔ ہر صبح ان کی طرف دیکھنا عبادت تھا ۔ واقعی یہ لوگ اسی قابل تھے کہ علی الصباح ان کی پہلی نظر کتے اور خنزیر پر پڑتی۔ ہنود نے اکبر بادشاہ کو یقین دلایا تھا کہ خنزیر بھی ایک اوتار ہے اور وہ ان دس مظاہر میں سے ایک ہے جن میں (معاذ اللہ) ذات باری نے حلول کیا ہے ۔بعض امراء کا یہ معمول تھا کہ اپنے کتوں کو دستر خوان پر اپنے ساتھ کھانا کھلاتے ۔اکبری مذہب میں خنزیر اور شیر کا گوشت کھانا مباح تھا۔

پادری پیئرے کا بیان ہے کہ اکبر بادشاہ نے ۳ ستمبر ۱۵۹۵ء کو پادری ٭نہیر و کے نام ایک خط لاہور سے بھیجا جس میں لکھا کہ میں نے اس ملک میں اسلام کا نام ونشان نہیں چھوڑا یہاں تک کہ لاہور میں ایک بھی ایسی مسجد نہیں رہی جسے مسلمان استعمال کر سکیں ۔تمام مسجدیں میرے حکم سے اصطبل اور گودام بنا دی گئی ہیں ۔اکبر بادشاہ فتح کشمیر کے بعد لاہور چلا آیا تھا اور سالہاسال یہیں رہ کر فتنہ انگیزی میں مصروف رہا۔ پادری پیئرے لکھتا ہے کہ لاہور میں جمعہ کے دن جو مسلمانوں کا متبرک دن ہے' اکبر کے سامنے چالیس پچاس خنزیر لا کر باہم لڑائے جاتے تھے ۔ اس نے ان کے اگلے دانتوں پر سونے کے پترے چڑھوا رکھے تھے ۔کہا جاتا ہے کہ سوروں کی لڑائی کا مقصد محض اسلام کی تحقیر تھی کیونکہ مسلمان خنزیر کو نہایت ناپاک سمجھتے ہیں۔

بیربل نے یہ بات اکبر کے ذہن نشین کی تھی کہ آفتاب مظہر تام ہے ۔ غلہ' زراعت' میوہ اور گھاس وغیرہ نباتات اسی کی تاثیر سے پکتی ہیں ۔ دنیا کی روشنی اور اہل علم کی زندگی اسی سے وابستہ ہے ۔ پس آفتاب سب سے زیادہ عبادت کے لائق ہے ۔عبادت کے وقت مغرب رو ہونے کے بجائے مشرق کی طرف منہ کرنا چاہیے ۔ اسی طرح آگ' پانی' پتھر' درخت اور گائے اور اس کے گوبر تک جملہ مظاہر کا احترام اور قشقہ اور زنار کی جلوہ

Marfat.com

گرمی چاہیے اور بتایا کہ علماء و فضلاء کے ارشاد کے بموجب آفتاب نیر اعظم، تمام عالم کا عطیہ بخش اور بادشاہوں کا مربی ہے۔ ان باتوں کا اکبر کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ اس روز سے نو روز جلالی کی تعظیم ہونے لگی۔ اس دن ہر سال بڑا جشن منایا جاتا تھا۔ اکبر اور اس کے وزیر اس دن ایسا لباس پہنتے تھے جو سبع سیارہ میں سے کسی کوکب کی طرح منسوب تھا۔

اکبر نے حکم دیا کہ ملوک عجم (مجوسی حکمرانوں) کی روش کے مطابق آتشکدہ قائم کیا جائے۔ چنانچہ ابوالفضل کے اہتمام میں ایک آتشکدہ جاری کیا گیا۔ جس میں رات دن کے چوبیس گھنٹے بدیں خیال آگ محفوظ رکھی جاتی تھی کہ یہ بھی آیات اللہ میں سے ایک آیت اور انوار خداوندی میں سے ایک نور ہے۔ جب سے ہندو راجاؤں کی لڑکیاں حرم میں آئی تھیں محل میں ہوم کا معمول ہو گیا تھا۔ ہوم سے مراد وہ آتش پرستی ہے جو ہندو طریق عبادت کے بموجب ہو۔ پہلے تو اکبر اور اس کے پیروؤں میں صرف آفتاب پرستی ہوتی تھی لیکن پارسیوں کی آمد کے بعد آگ کی بھی پرستش ہونے لگی۔ چنانچہ پچیسویں سال جلوس میں ایام نو روز کے اندر آفتاب کی طرح آگ کو بھی علانیہ سجدہ کیا گیا۔ تمام مقربان بارگاہ شمس اور چراغ روشن کرتے وقت تعظیماً سروقد کھڑے ہو جاتے تھے۔ معمول تھا کہ آٹھویں سنبلہ کی عید کے دن تمام اعیان دولت ہنود کی رسم کے بموجب پیشانی پر قشقہ لگا کر قصر شاہی میں جاتے وہاں برہمن موجود ہوتے۔ وہ عمائد سلطنت میں سے ہر ایک کو جواہر دار مالا بطور تبرک عطا کرتے۔ لوگ نہایت حسن اعتقاد کے ساتھ اس کو ہاتھ پر لپیٹ لیتے۔ اس کے بعد امراء بھی مروارید اور زرد جواہر برہمنوں کی نذر کرتے۔ اس وقت حالت یہ تھی کہ ہنود و عیسائی پارسی وغیرہ وغیرہ اسلامی ادیان کے مذہبی سرگروہ جو کچھ بھی کہہ دیتے اُسے نص قاطع شمار کیا جاتا۔ جلوس کے چھتیسویں سال کے آغاز میں اکبر نے اعلان کیا کہ گائے، بھینس، گھوڑے اور اونٹ کا گوشت حرام ہے۔ کوئی شخص قصاب کے ساتھ کھانا نہ کھائے۔ جو شخص کسی قصاب کے ساتھ کھانا تناول کرے گا، اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر قصاب کی بیوی اپنے شوہر کے ساتھ کھانا کھائے گی تو اس کا انگوٹھا قطع کیا جائے گا۔ یہ بھی اعلان ہوا کہ اتوار کے دن مطلقاً کوئی جانور ذبح نہ ہو۔

اکبر بیمار پڑ گیا اور زندگی کی طرف نا اُمیدی ہو گئی۔ جب کچھ افاقہ ہوا تو پھر

Marfat.com

لاہور آیا لیکن یہاں آنے کے بعد دکن سے اطلاع آئی کہ اس کا جوان بیٹا مراد جس کی عمر ستائیس سال کی تھی مر گیا۔ اکبر کے دل پر اس کے مرنے کا گہرا زخم آیا۔ یہ صدمہ ابھی بھولا نہ تھا کہ ۱۰۱۱ھ میں اکبر کا تیسرا بیٹا دانیال بھی سرائے دنیا کو الوداع کہہ کر داغ مفارقت دے گیا اور پھر انہی ایام میں خبر ملی کہ اکبر کا دست راست ابوالفضل بھی رخت زندگی باندھ کر گٹھڑ کی گٹھڑ لعنتیں ہمراہ لے گیا۔ اسے شہزادہ سلیم (جہانگیر) نے قتل کرایا تھا۔ یہ وہ صدمے تھے جنہوں نے اکبر کو نڈھال کر دیا۔

بہر حال ۱۷ اکتوبر ۱۶۰۵ء (۱۰۱۴ھ) کو وہ اس جہانِ فانی سے کوچ کر گیا۔ محمد قاسم فرشتہ نے لکھا ہے کہ اکبر کو دو بیٹوں کے مرنے کا اتنا صدمہ ہوا کہ رات دن اسی غم میں گھلتا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ کمزور و ناتواں ہوتے ہوتے اپنے اصلی مستقر کو چلا گیا لیکن پادری ایگزیویر نے جو چٹھی ۲۶ ستمبر ۱۶۰۶ء کو فتح پور سے گوآ بھیجی تھی اس میں لکھا تھا کہ اکبر کی موت زہر سے ہوئی۔ عام خال یہ ہے کہ اکبر نے غلطی سے وہ جام زہر پی لیا جو اس نے دوسروں کے لیے مہیا کیا تھا۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ اسے غسل اور کفن بھی نصیب نہیں ہوا بلکہ اس کی لاش محض ایک چادر میں لپیٹ دی گئی۔ بعض لوگوں نے چاہا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے لیکن مسلمانوں نے نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ اس وقت حالت یہ تھی کہ نہ تو کوئی مسلمان اسے اپنے مذہب میں داخل کرنے پر آمادہ تھا اور نہ عیسائی یا ہندو ہی اس کی لاش کے دعویدار بنتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نہ مسلمانوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ کسی ہندو یا عیسائی ہی کی طرف سے کوئی مذہبی رسم ادا ہوئی۔ شہزادہ سلیم اور خاندان کے بعض افراد خود ہی لاش چارپائی پر ڈال کر لے گئے اور باغ میں لے جا کر سپرد خاک کر دیا۔ بہت کم لوگوں نے اس کی مشایعت کی۔ اکبر پر کسی نے ماتم نہ کیا۔ البتہ ایک شاہزادہ نے اسی دن شام تک ماتمی لباس پہنے رکھا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحات ۳۲۸-۳۹۳)۔

۵۲۔ سید محمد نور بخش: ☆

سید محمد نور بخش جونپوری نے ایک مرتبہ عالم وجد میں دیکھا کہ کوئی شخص خطاب کر رہا ہے: انت مہدی یعنی تو مہدی ہے۔ وہ یہ سمجھا کہ میں مہدی موعود ہوں۔ چنانچہ مہدی

Marfat.com

ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ کہنا شروع کیا کہ میں وہی ہوں جس کی بشارت جناب حضرت محمد ﷺ نے احادیث صحیحہ میں دی ہے (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۴۲۹)۔

۵۳۔ بایزید ملحد:

بایزید اکبر کے دور میں رہا اور نبوت کا دعویٰ کیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۴۳۱)۔

۵۴۔ احمد بن عبداللہ سلجماسی: ☆

ابوالعباس احمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ عباسی سلجماسی مغربی معروف بہ ابن ابی محلی مولف کتاب ''عذرا الوس دہوج الرسائل'' مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ ۹۶۷ھ میں بمقام سلجماسہ جو ملک مغرب میں ہے پیدا ہوا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۴۳۶)۔ ☆نوٹ: (ڈاکٹر ظفر اللہ بیگ کے مطابق: ''اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا'')۔

۵۵۔ احمد بن علی محیرثی:

احمد بن علی یمن کے علاقہ میں ایک قصبہ محیرث ہے وہاں کا رہنے والا تھا۔ اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کی وفات ۱۰۵۰ھ میں ہوئی (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۴۳۹)۔

۵۶۔ محمد مہدی ازمکی:

محمد مہدی کوہ شہر زور کے ایک گاؤں میں رہتا تھا۔ اس نے مہدی ہونے کا دعوی کیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ ۴۴۰)۔

۵۷۔ شابتی زیوی: ☆

شابتی زیوی یہودی تھا جو سمرنا میں پیدا ہوا اور ۱۶۶۶ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ شابتی زیوی کا باپ سمرنا میں ایک انگریز تاجر کے کارخانہ کی دلالی کرتا تھا۔

اس نے چوبیس برس کی عمر میں یکا یک مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور کہنے لگا کہ میں اسرائیلیوں کو اہل اسلام اور نصاریٰ کی غلامی سے آزاد کرانے کے لیے مبعوث ہوا ہوں

(جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ۴۴۱)۔

☆ نوٹ: (ڈاکٹر ظفر اللہ بیگ کے مطابق: "مسیح موعود کا دعویٰ کیا' سباتائی سیوی یہودی تھا")۔

۵۸۔ محمد بن عبداللہ کرد: ☆

۱۰۷۵ھ میں کوہ عمادیہ علاقہ کردستان میں ایک شخص عبداللہ نام ظاہر ہوا اس کا دعویٰ تھا کہ میں سادات حسینی میں سے ہوں۔ اس نے اپنے ایک لڑکے کا نام محمد اور لقب مہدی رکھ دیا اور کہا کہ یہی مہدی آخر الزمان ہے۔ بیٹے کو مہدویت کی مسند پر بٹھا کر یہ شخص خود اس کی طرف سے بیعت لینے لگا۔ قبائل کے بے شمار لوگ اس کے پیرو ہو گئے (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ۴۴۹)۔ ☆ نوٹ: (ڈاکٹر ظفر اللہ بیگ کے مطابق: "اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا")۔

۵۹۔ میر محمد حسین مشہدی:

اس کا تعلق مشہد سے تھا' اورنگ زیب عالمگیر کے آخری دور میں ہندوستان آیا اور نزول وحی اور بیگوگیت کا دعویٰ شروع کر دیا اور بیان کیا کہ یہ رتبہ نبوت اور امامت کے مابین ہے اور کہا کہ ہر پیغمبر اولوالعزم کے نو بیگوگ تھے چنانچہ حضرت خاتم الانبیاء کے بھی نو بیگوگ تھے۔ اول بیگوگ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ تھے' دوسرے امام حسنؓ' تیسرے امام حسینؓ' چوتھے امام زین العابدینؓ' پانچویں امام محمد باقرؓ' چھٹے امام جعفر صادق' ساتویں امام موسیٰ اور آٹھویں امام علی رضا تک امامت اور بیگوگیت میری طرف منتقل ہو گیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ۴۵۱)۔

۶۰۔ مرزا علی محمد باب شیرازی: ☆

بابیت کا بانی مرزا علی محمد یکم محرم ۱۲۳۵ھ (۲۰ اکتوبر ۱۸۱۹ء) کو شیراز میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ مرزا محمد رضا اوائل عمر ہی میں موت کا شکار ہو گیا تھا۔ اس لیے علی محمد اپنے ماموں مرزا علی کے پاس شیراز ہی میں جو بزازی کا کام کرتا تھا چلا آیا (جھوٹے نبی' ابوالقاسم رفیق دلاوری' صفحہ۴۵۹)۔ ☆ نوٹ: (ڈاکٹر ظفر اللہ بیگ کے مطابق: "اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا")۔

عبدالمنان عمر (قادیانی) اپنے مضمون 'بہائیت' میں اس مذہب کی تفصیل یوں تحریر کرتا ہے:

"اس مذہب کی بنیاد مرزا حسین علی نوری نے رکھی' جسے اس کے مقتدا علی محمد

باب نے بہاء اللہ کا لقب دیا تھا۔ باب نے اپنے بعد ایک ایسے شخص کی بعثت کی خبر دی تھی جسے اس نے من یظھرہ اللّٰہ کا نام دیا تھا اور ایک بیان میں اس کا زمانہ بہت ہی قریب بتایا تھا۔ آخر بابیوں میں سے ایک شخص "جناب دیان" مرزا اسد اللہ خوئی نے من یظھرہ اللّٰہ کا دعویٰ کر دیا' لیکن مرزا یحییٰ (صبح ازل) اور مرزا حسین علی (بہاء اللہ) نے اس کی شدید مخالفت کی۔ یہ شخص سریانی اور عبرانی زبانیں بھی جانتا تھا۔ آخر یہ قتل ہو گیا۔ اس کے متبع اسدی کہلاتے ہیں۔ جناب دیان کے بعد اور بہت سے بابیوں نے بھی من یظھرہ اللّٰہ کا مصداق ہونے کا دعویٰ کیا' جیسے مرزا عبداللہ غوغا' حسین میلانی المعروف حسین جان' حسین ہندبانی' مرزا محمد زرندی' براؤن نے تو یہاں تک لکھا کہ دعوؤں کا یہ سلسلہ اتنا بڑھ گیا کہ جو شخص بھی نیند سے بیدار ہوتا وہ یہی دعویٰ کرنے لگتا۔ بہاء اللہ ۱۲۶۵ھ میں جنگ قلعہ شیخ طبرسی میں شرکت کے لیے جاتے ہوئے راستے ہی میں گرفتار ہو گیا۔ حکومت نے مزید تحقیقات کے لیے پورے قافلے کو آمل کی طرف روانہ کر دیا۔ راستے میں موقع پا کر بہاء اللہ نے اپنے ساتھیوں کو جب وہ ایک دریا کے کنارے پر تھے' اشارہ کیا کہ ان تمام تحریرات کو جو ان کے پاس ہیں دریا برد کر دیں۔

بہائی کچھ اسی قسم کا تصور رکھتے ہیں کہ گویا بہاء اللہ خود خدا تھا جو انسانی شکل اور انسانی حوائج کے ساتھ ظہور پذیر ہوا۔ بہائی لٹریچر میں پہلے انبیاء کو بھی ظہور الٰہی قرار دیا گیا ہے اور خود بہاء اللہ بھی خدا تھا جس نے انسانیت کا جامعہ پہن لیا۔

پروفیسر براؤن کی یہی تحقیق ہے کہ بہاء اللہ کا دعویٰ خدا ہونے کا تھا۔ ان کے نزدیک بہاء اللہ کا دعویٰ ان الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے God in Flesh اور Divine incarnation پروفیسر براؤن' در 'Materials for the Study of the Babi Religion ' ص ۱۱۱)۔ امریکہ میں بہائی مذہب کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا مبلغ ڈاکٹر ابراہیم جارج خیر اللہ تھا' جسے عبدالبہاء نے بہاء اللہ کا پطرس اور دوسرا کولمبس قرار دیا۔

امریکہ میں بہائی بننے کے لیے جو بیعت فارم شائع کیا گیا اس کے الفاظ یہ ہیں:

"اے خدائے اعظم (یعنی عبدالبہاء) خدا کا نام لے کر میں بڑی عاجزی کے ساتھ اپنے خالق برتر و توانا خدائی توحید کا اقرار کرتا ہوں اور خدا کے انسانی شکل میں ظاہر ہونے پر میرا ایمان

Marfat.com

ہے:

In God's name, the Greatest Branch. I humbly confess the oneness and singleness of the Almighty God, my Creator, and I believe in his appearance in the human form......

ان کا قبلہ مکہ ہے ۔ ان کے ہاں روزے انیس ہیں جو طلوع شمس سے غروب شمس تک ہوتے ہیں ۔ زکوٰۃ کے نصاب کے ذکر کا کتاب الاقدس میں وعدہ دیا گیا' لیکن اس میں یہ نصاب کہیں نہیں ملا ۔ بہائی شریعت میں بعض تعزیرات بھی ملتی ہیں' مثلاً مکانوں کو نذر آتش کرنے والے کو جلا دیا جائے یا پھر حبس دوام ۔ زنا کی سزا صرف نو مثقال جرمانہ ہے ۔ دوسری دفعہ اس جرم کے ارتکاب پر اٹھارہ مثقال جرمانہ ہے ۔ بہائی سال میں پانچ عیدیں مناتے ہیں ۔ ان عیدوں کی تفصیل یوں ہے : (۱) ظہور بہاء اللہ پر عید رضوان : (۲) عید بعثت باب : (۳) عید میلاد بہاء اللہ (۴) عید میلاد باب : (۵) عید نو روز" (اردو دائرہ معارف اسلامیہ (جلد ۵)' صفحات ۱۰۱-۹۸)

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:

(Materials for S Edward G. Browne)

(The Study of the Babi Religion, ۱۹۱۸ء کیمبرج)

(وہی مصنف: Study of Babi Religion کیمبرج ۱۹۱۸ء)

۶۱۔ ایلیجاہ محمد (امریکہ):

امریکہ میں اس فتنہ کی بنیاد ایلیجاہ محمد نامی سیاہ فاموں کے ایک نسل پرست لیڈر نے ۱۹۳۰ء میں رکھی ۔ ایلیجاہ محمد نے پہلے ماسٹر ڈبلیو فارڈ محمد کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ۔ پھر ۱۹۳۴ء میں اس کے پراسرار طور پر گم ہو جانے کے بعد اس کی مسند خلافت سنبھال لی اور "نیشن آف اسلام" کے نام سے ایک تنظیم بنائی جس کی رکنیت نسل پرستی کے اصول پر سیاہ فاموں تک محدود رکھی ۔ ۱۹۷۵ء میں ایلیجاہ محمد کے بیٹے وارث دین محمد نے صحیح طور پر اسلام قبول کر لیا اس کے ساتھ اور بھی بہت سے لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے ۔ باقی گروہ کی قیادت لوئیس فرخان نامی ایک نسل پرست لیڈر نے کی ۔ دعویٰ تو یہ اسلام کا کرتے ہیں مگر ہاتھی کے دانتوں کی طرح ان کے اعتقادات و اعمال بالکل غیر اسلامی ہیں ۔

Marfat.com

لوئیس فرخان اینڈ کمپنی کے عقائد یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ماسٹر ڈبلیو فارڈ محمد کی شکل میں ۱۹۳۰ء میں ظاہر ہوا۔ یہی وہ شخص تھا جو عیسائیوں کا منتظر مسیح اور مسلمانوں کا مہدی تھا۔ ایلجاہ محمد اللہ کا رسول ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ جو آدمی مر جائے دوبارہ اسے جسمانی سزا و جزا نہیں ہوگی۔ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ سیاہ فاموں کی بالادستی پر بائبل اور قرآن کو نئی کتاب کی صورت میں بدل دیا جائے گا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول تھے لیکن اس دور میں ان کی تعلیمات قابل عمل نہیں ہیں بلکہ اب ایلجاہ محمد کی تعلیمات کی پیروی لازمی ہے۔ نماز' بروز جمعہ بڑے اجتماع کی شکل میں اپنے پوپ کا وعظ سننے اور دعاء کرنے کا نام ہے۔ اس عقیدہ کے ماننے والے روزے بجائے ماہ رمضان کے ماہ دسمبر میں رکھتے ہیں ۔ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حج منسوخ ہو گیا ہے۔ (بحوالہ: ختم نبوت ڈائری' ۱۹۸۹ء)

☆ نوٹ: (ڈاکٹر ظفر اللہ بیگ کے مطابق: ''اس کا دعویٰ نبوت کا نہیں تھا'')۔

۶۲۔ ملا محمد اٹکی: ☆

۱۸۴۷ء میں ہندوستان کے اندر سید محمد نامی ایک شخص نے مہدیت کا دعویٰ کیا اور فرقہ مہدویہ کی بنیاد رکھی۔ اس کی وفات کے بعد اس کے پیروکاروں میں سے ایک نہایت سرگرم شخص ملا محمد اٹکی نے ۹۷۷ء میں بمقام سرباز ظاہر ہو کر مہدی کا دعویٰ کیا اور پھر کوہ مراد (بلوچستان) میں چھپ گیا۔ کچھ عرصہ بعد ظاہر ہوا اور اس نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور از سرنو اس نے اپنی چالاکی اور ہوشیاری سے اس فتنہ کی بنیاد رکھی اور اس کا نام ''ذکری مذہب'' رکھا۔

ملا محمد اٹکی نے بارہ برس تک تربت میں قیام کیا اور پھر وہاں کے ایک سردار ''مراد'' نامی شخص کو اپنا جانشین بنایا اور ایک قبر بنا کر خود کہیں غائب ہو گیا۔

ذکری فرقہ کی زیادہ تعداد بلوچستان کے جنوبی اضلاع میں آباد ہے۔ اس فرقہ کے لوگ ملا محمد اٹکی کو خدا کا پیغمبر' مہدی اور خاتم المرسلین مانتے ہیں اور شریعت محمدیہ کو منسوخ تصور کرتے ہیں۔ ملا محمد اٹکی نے نماز' روزہ اور حج کی فرضیت ختم کرنے کا اعلان کیا اور مکران (بلوچستان) کے علاقہ کے ایک پہاڑ ''کوہ مراد'' کو مقام محمود قرار دیا جہاں ذکری لوگ ہر سال ۹ ذی الحجہ اور ۲۷ رمضان المبارک کو بغرض حج جمع ہوتے ہیں۔ وہاں صفا' مروہ اور عرفات بھی بنائے گئے اور ایک چشمہ کے پانی کو آب زمزم کی مانند متبرک سمجھا جاتا

ہے۔ ذکریوں کا کلمہ بھی مسلمانوں سے منفرد ہے اور وہ ''لا الٰہ الا اللّٰہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ'' کے الفاظ میں کلمہ پڑھتے ہیں۔ ذکری فرقہ ملا محمد اٹکی کو تمام انبیاء کرام سے افضل قرار دیتا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ قرآن کریم میں ملا محمد اٹکی کو روح القدس' روح امین اور امام مبین قرار دیا گیا ہے (بحوالہ: ختم نبوت ڈائری ۱۹۸۹ء)۔

☆ نوٹ: (ڈاکٹر ظفر اللہ بیگ کے مطابق: ''ملا محمد اٹک کا تھا' ذکری بلوچستان میں ہیں۔ اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا'')۔

Marfat.com

باب نمبر: 9

قادیانیت چودھویں صدی کا سب سے بدتر فتنہ

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ فرماتے ہیں:

''چودھویں صدی کا سب سے تاریک اور سب سے بدتر فتنہ۔ قادیانیت ہے' جس کے دو پہلو ہیں' ایک پہلو اعتقادی اور دینیاتی اور دوسرا سیاسی ہے' اعتقادی لحاظ سے۔

☆ قادیانیت اسلام کے متوازی ایک نیا مذہب ہے۔
☆ نبوت محمدیہ کے متوازی ایک خودساختہ وحی۔
☆ اسلامی شعائر کے متوازی قادیانی شعائر۔
☆ امت محمدیہ کے متوازی ایک نئی امت۔
☆ مسلمانوں کے مکہ مکرمہ کے مقابلے میں نیا مکۃ المسیح۔
☆ مدینہ منورہ کے مقابلے میں مدینۃ المسیح۔
☆ اسلامی حج کے مقابلے میں ظلی حج۔
☆ اسلامی خلافت کے مقابلے میں قادیانی خلافت۔
☆ امہات المومنین کے مقابلے میں (نعوذ باللہ) قادیانی ام المومنین۔ وغیرہ وغیرہ۔''

<u>(بحوالہ: مولانا محمد یوسف لدھانویؒ' قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی وجوہات' (مضمون) روزنامہ جنگ' اشاعت خاص' ۵ ستمبر ۲۰۰۳ء' لاہور)</u>

ا۔ مرزا قادیانی کے حالات زندگی کی چند جھلکیاں

مرزا قادیانی کے حالات زندگی کی جھلکیاں اس کی تحریروں کے حوالے سے

Marfat.com

ملاحظہ ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی پیدائش کے بارے میں کئی کتابوں میں ذکر کیا ہے اب ان تحریروں کو درج کیا جاتا ہے۔

''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس یا سترہویں برس میں تھا اور ابھی ریش و برودت کا آغاز نہیں تھا''۔

(''کتاب البریہ'' (حاشیہ)' ص ۱۵۹' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۳' ص ۱۱۷' مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

''پس ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء عیسوی بمطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ ہجری بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پاتی ہے''۔

(سیرت المہدی' جلد ۳' صفحہ ۷۶' از مرزا بشیر احمد ایم اے)

''ایک تخمینہ کے مطابق سال ولادت ۱۸۳۱ء ہوسکتا ہے''۔

(سیرت المہدی' جلد ۳' ص ۷۴)

''معراج دین نے تاریخ ولادت ۱۷ فروری ۱۸۳۲ء مقرر کی ہے''۔

(سیرت المہدی' جلد ۳' ص ۳۰۲)

''جبکہ دیگر ۱۸۳۳ء یا ۱۸۳۴ء کو سال ولادت قرار دیتے ہیں''۔

(سیرت المہدی' جلد ۳' ص ۱۹۴)

۲۔ پیدائش:

''میں توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی' اس کا نام جنت تھا''۔

(تریاق القلوب' ص ۳۵۱' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۵' ص ۴۷۹' از مرزا قادیانی)

Marfat.com

۳۔ ٹانک وائن:

''مجی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے آپ اشیاء خوردنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ''ٹانک وائن'' ۔۔۔ دکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائین چاہئے اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام''۔

(مرزا غلام احمد عفی عنہ' خطوط امام بنام غلام' ص ۵' از حکیم محمد حسین قریشی قادیانی)

۴۔ جائے نفرت:

''کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار''

(درثمین اُردو' ص ۱۱۶' از مرزا غلام احمد قادیانی)

بقول محمد متین خالد:

''یعنی مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں کرم خاکی ہوں اور آدم زاد نہیں ہوں۔ بلکہ انسانوں کی عار اور جائے نفرت ہوں۔قادیانیوں کا کہنا ہے کہ اس شعر میں مرزا قادیانی نے عاجزی و انکساری کا اظہار کیا ہے۔یہ کیسی عاجزی ہے جس میں آدمی خود کو انسان کا بچہ ماننے سے انکار کر دے اور خود کو انسانوں کی نفرت والی جگہ قرار دے''(؟)(ثبوت حاضر ہیں' صفحہ ۴۴۷)۔

۵۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے ۸۶ جھوٹے دعوے:

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۸۶ جھوٹے دعوے کیے جو اسلامی عقائد کے سراسر خلاف ہیں۔اب جھوٹے دعوؤں کی تفصیل ملاحظہ ہو:

نمبر شمار	جھوٹے دعوؤں کی تفصیل	نمبر شمار	جھوٹے دعوؤں کی تفصیل
1	محدث	2	امام زمان
3	مجدد	4	مثیل مسیح
5	مریم	6	مسیح موعود

7	ملہم	8	حامل وحی
9	مہدی	10	حارث موعود
11	رجل فارسی	12	سلمان
13	چینی الاصل موعود	14	خاتم الانبیاء
15	خاتم الاولیاء	16	خاتم الخلفاء
17	حسین سے بہتر	18	حسین سے افضل
19	مسیح ابن مریم سے بہتر	20	یسوع کا ایلچی
21	رسول	22	مظہر خدا
23	خدا	24	مانند خدا
25	خالق.	26	...... خدا
27	خدا کا بیٹا	28	خدا کا باپ
29	خدا مجھ سے ظاہر ہو	30	خدا سے ظاہر
31	تشریعی نبی	32	آدم
33	شیث	34	نوح
35	ابراہیم	36	اسحاق
37	اسماعیل	38	یعقوب
39	یوسف	40	موسیٰ
41	داؤد	42	عیسیٰ
43	آنحضرت کا مظہر اتم	44	منجی
45	ظلی طور پر محمد	46	ظلی طور پر احمد
47	موتی	48	حجر اسود

Marfat.com

49	تمام انبیاء سے افضل	50	ذوالقرنین
51	احمد مختار	52	بشارت اسمائے احمد کا مصداق
53	میکائیل	54	بیت اللہ
55	رودر گوپال (یعنی آریوں کا بادشاہ)	56	کلنکی اوتار
57	شیر	58	شمس
59	قمر	60	محی (یعنی زندہ کرنے والا)
61	ممیت (یعنی مارنے والا)	62	صاحب اختیارات کن فیکون
63	کاسر الصلیب	64	امن کا شہزادہ
65	جری اللہ	66	برہمن اوتار
67	رسل	68	اشجع الناس
69	معجون مرکب	70	داعی الی اللہ
71	سراج منیر	72	متوکل
73	آسمان و زمین میرے ساتھ	74	وجیہ حضرت باری
75	زائد المجد	76	محی الدین
77	مقیم الشریعہ	78	منصور
79	مراد اللہ	80	اللہ کا محمود
81	نور اللہ	82	رحمۃ للعالمین
83	نذیر	84	منتخب کائنات
85	من الاسراع (یعنی جس کا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا)	86	مجھ سے خدا نے بیعت کی

(ماخذ: مفتی محمد جمیل خان، ۷ ستمبر: ناموس رسالتؐ کے تحفظ اور قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیے جانے کا تاریخ ساز دن' (مضمون)، روزنامہ جنگ، اشاعت خاص، ۵ ستمبر ۲۰۰۳ء لاہور)۔

۶۔ مرزا غلام احمد کے کفریہ عقائد:

مرزا غلام احمد کے کفریہ عقائد کی جھلکیاں اس کی چند تحریروں سے ملاحظہ ہوں:

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا''۔

(دافع البلاء صفحہ ۱۱' خزائن نمبر ۱۸' صفحہ ۲۳۱)

''یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ سکتا ہے''۔ (بقول مرزا محمود مندرجہ و اخبار الفضل قادیان نمبر ۱۰۵' ۱۷/ جولائی ۱۹۲۲ء)۔

''خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے''۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۶۰۰ مطبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)۔

''ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے' مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے' مگر محمد کو نہیں یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (یعنی مرزا) کو نہیں مانتا' وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے''۔ (کلمۃ الفصل ص ۱۱۰ از مرزا بشیر الدین احمد)۔

''اور جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا' تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حرام زادہ ہے''۔ (انوار الاسلام ص ۳۰ خزائن ص ۳۱ ج ۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

''اور جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا''۔ (نزول المسیح حاشیہ ص ۴ خزائن ص ۳۸۲ ج ۱۸ از مرزا غلام احمد قادیانی)۔

''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں''۔

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے' خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں''۔ (آئینہ صداقت ص ۳۵)

Marfat.com

۷۔ اسلام دشمنی کا گھٹیا مظاہرہ:

جنگ عظیم دوم میں جب ترکی کو شکست ہو رہی تھی تو قادیانیوں کے سرکاری اخبار الفضل میں اسلام دشمنی پر مبنی گھٹیا خبریں شائع ہو رہی تھیں۔

(i)..... ''ترکی حکومت اسلام کے لیے مفید ثابت ہونے کے بجائے مضر ثابت ہوئی ہے' اگر وہ اپنی بداعمالی اور بدکرداری کے باعث مٹتی ہے تو مٹنے دو اور یاد رکھو کہ ترک اسلام نہیں''۔ (الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۵۱ء)

(ii)..... ''قادیان سے تعلق رکھنے والے کسی احمدی کا عقیدہ نہیں کہ سلطان ترکی خلیفۃ المسلمین ہے''۔ (الفضل ۲۱ فروری ۱۹۲۰ء)

(iii)..... ''ہمارے خلیفہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے خلیفہ ثانی ہیں اور بادشاہ حضور ملک اعظم (جارج پنجم فرماں روائے برطانیہ)''۔ (الفضل ۲۲ دسمبر ۱۹۱۹ء)

جنگ عظیم دوم میں جب ترکی کی تباہی ہو رہی تھی تو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اعلان کر رہا تھا:

''میں مہدی ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری تلوار ہے۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح (یعنی انگریزوں کی بغداد پر فتح) پر کیوں خوشی نہ ہو' عراق' عرب ہو یا شام' ہر جگہ ہم اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں''(الفضل ۷ دسمبر ۱۹۱۸ء)۔

مرزا محمود احمد جو قادیانیوں کا خلیفہ دوم تھا اسلام اور قادیانیت کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

''حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں' آپ نے فرمایا کہ یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی ذات' رسول اللہ ﷺ' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے (مسلمانوں سے) اختلاف ہے''۔(خطبہ جمعہ۔ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۳۸ء)۔

Marfat.com

قادیانیت کے مطابق قادیانیت کو نہ ماننے والے مسلمان کافر اور جہنمی ہیں ۔ مرزا قادیانی کے قول کے مطابق :

اسی طرح مرزا قادیانی کی اس نئی نبوت اور نئے دین کو نہ ماننے والے مسلمان کافر اور جہنمی قرار پائے چنانچہ مرزا قادیانی کا الہام ہے :

''جو شخص تیری پروا نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا' وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے''(اشتہار معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم ص : ۲۷)۔

مرزا محمود احمد تحریر کرتا ہے:

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے' خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں'' (آئینہ صداقت ص : ۳۵) ۔

مرزا محمود احمد کی چند اور تحریریں ملاحظہ فرمائیں :

(i)..... ''ساری دنیا ہماری دشمن ہے اور جب تک ہم ساری دنیا کو احمدیت میں شامل نہ کرلیں' ہمارا کوئی ٹھکانہ نہیں'' (اخبار الفضل قادیان ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء)۔

(ii)..... ''ہماری بھلائی کی صرف ایک صورت ہے اور وہ یہ کہ ہم تمام لوگوں کو اپنا دشمن سمجھیں'' (الفضل ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء)۔

(iii)..... ''وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) پر ایمان رکھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ سب کچلے جائیں گے صرف ہم باقی رہیں گے'' (الفضل ۳ اپریل ۱۹۲۸ء) ۔

(iv)..... ''جب تک تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے تمہارے راستے کے کانٹے دور نہیں ہو سکتے'' (الفضل ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء) ۔

۸۔ مسلمانوں سے معاشرتی بائیکاٹ :

مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں مسلمانوں سے معاشرتی بائیکاٹ کا درس دیا۔

۹۔ مسلمانوں سے تعلقات حرام:

''ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔
غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں' ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا' ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا' اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں' ایک دینی' دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کیا جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریمؐ نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے'' (کلمۃ الفصل' ص ۱۶۹' ۱۷۰' از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)۔

۱۰۔ مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام:

''خدا نے مجھے اطلاع دی ہے' تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو''۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۴۰۱' طبع دوم' از مرزا غلام احمد قادیانی)

۱۱۔ اللہ تعالیٰ کی توہین:

مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں اللہ تعالیٰ کی بھی توہین کی۔ اس کی تحریروں کے چند نمونے ثبوت کے طور پر پیش کیئے جاتے ہیں۔

۱۲۔ اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ پیر:

''قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لیے بے شمار ہاتھ پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی

Marfat.com

ہیں" (توضیح مرام' ص ۴۲' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۳' ص ۹۰' از مرزا غلام احمد قادیانی)۔

۱۳۔ اللہ کی زبان پر مرض:

"کیا کوئی عقل مند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے" (ضمیمہ براہین احمدیہ' حصہ پنجم' ص ۱۴۴' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۱' ص ۳۱۲' از مرزا قادیانی)۔

۱۴۔ اللہ اور چور:

"وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے' اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا"۔

(تجلیات الہیہ' ص ۴' مندرجہ روحانی۔ خزائن' جلد ۲۰' ص ۳۹۶' از مرزا قادیانی)۔

۱۵۔ قادیان میں خدا:

"ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا' اپنے وعدہ کے مواقف"۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۴۵۲' طبع دوم' از مرزا غلام احمد قادیانی)۔

۱۶۔ سچا خدا:

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔

(دافع البلاء' ص ۱۱' مندرجہ روحانی خزائن نمبر ۱۸' ص ۲۳۱' از مرزا غلام احمد قادیانی)۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ سچے خدا کی نشانی صرف یہ ہے کہ اس نے مرزا قادیانی کو قادیان میں رسول بنا کر بھیجا ہے اور اگر مرزا قادیانی رسول نہیں ہے تو پھر خدا کی سچائی مشکوک ہے۔ (نعوذ باللہ)۔

۱۷۔ میں خود خدا ہوں:

"ورایتنی فی المنام عین اللّٰہ و تیقنت اننی ھو"۔

ترجمہ: "میں (مرزا غلام احمد قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں"۔

(آئینہ کمالات اسلام' ۵۶۴ مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۵' ص ۵۶۴' از مرزا قادیانی)۔

Marfat.com

''میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں''۔

(کتاب البریہ' ص ۸۵' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۳' ص ۱۰۳' از مرزا قادیانی)۔

''آواہن (خدا تیرے اندر اتر آیا'')۔

(کتاب البریہ' ص ۸۴')۔

''تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے' وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے''۔

(حقیقت الوحی' ص ۱۰۸' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۲ ص ۱۰۸' از مرزا قادیانی)۔

''خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اسی حالت میں' میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا' اردت ان استخلف فخلقت آدم۔ انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم''۔

(کتاب البریہ' ص ۸۶۔۸۷')۔

''اور بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آ گیا ہے اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند''۔

(اربعین نمبر ۳' ص ۳۰' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۷' ص ۴۱۳' از مرزا قادیانی)۔

۱۸۔ اللہ مرد' مرزا عورت؟:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا' سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے''۔

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴' از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا غلام احمد قادیانی)۔

بقول محمد متین خالد:

''جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے' آج تک کسی شخص نے بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بے ہودہ' گھٹیا اور بدترین کفریہ الزام نہیں لگایا۔ یہ ذلت و رسوئی صرف مرزا قادیانی کو ہی نصیب ہوئی''۔ (ثبوت حاضر ہیں' صفحہ ۱۱۹)

''مریم کی طرح عیسیٰؑ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں' بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہؑ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے' مجھے مریم سے عیسیٰؑ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا''۔

(کشتی نوح' ص ۴۷' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۹' ص ۵۰'از مرزا غلام احمد قادیانی)۔

۱۹۔ اللہ تعالیٰ کے دستخط:

''ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیشین گوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لیے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں اور پھر دستخط کر دیئے اور میرے پر اس وقت نہایت رقت کا عالم تھا' اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا' بلا توقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیئے اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرہ میں میرے پیر دبا رہا تھا کہ اس کے رو برو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرنے اور قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔ ایک غیر آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا اور شک کرے گا کیونکہ اس کو صرف ایک خواب کا معاملہ محسوس ہو گا۔ مگر جس کو

Marfat.com

روحانی امور کا علم ہو وہ اس میں شک نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا نیست سے ہست کر سکتا ہے۔غرض میں نے یہ سارا قصہ میاں عبداللہ کو سنایا اور اس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔عبداللہ جو ایک روایت کا گواہ ہے' اس پر بہت اثر ہوا اور اس نے میرا کرتہ بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا جو اب تک اس کے پاس موجود ہے"۔

(حقیقۃ الوحی' ص ۲۵۵' مندرجہ روحانی خزائن نمبر ۲۲' ص ۲۶۷' از مرزا غلام احمد قادیانی)۔

۲۰۔حضور اکرمؐ نبی کریم ﷺ کی توہین

اب مرزا قادیانی کی چند تحریریں ملاحظہ فرمائیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین پر مبنی ہیں:

۲۱۔مرزا قادیانی پر درود:

"یصلون علیک صلحاء العرب و ابدال الشام۔ و تصلی علیک الارض والسماء و یحمدك الله من عرشه"۔

"ترجمہ: تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے۔ زمین و آسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے"۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۱۶۸' طبع دوم' از مرزا غلام احمد قادیانی)۔

"اے محمدیؐ سلسلہ کے برگزیدہ مسیح تجھ پر خدا کا لاکھ لاکھ درود اور لاکھ لاکھ سلام ہو"۔

(سیرت المہدی' جلد سوئم' ص ۲۰۸' از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)۔

۲۲۔مرزا قادیانی پر درود و سلام:

اے امام الوریٰ سلام علیک
مہ بدر الدجیٰ سلام علیک

مہدی عہد و عیسیٰ موعود
احمدؐ مجتبیٰ سلام علیک

مطلع قادیان پہ تو چمکا
ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک

تیرے آنے سے سب نبی آئے
مظہر الانبیاء سلام علیک

مسقط وحی مہبط جبرئیل
سدرۃ المنتہی سلام علیک

کفر کی شب کو کر دیا کافور
مثل شمس الضحیٰ سلام علیک

مانتے ہیں تیری رسالت کو
اے رسول خدا سلام علیک

اہل عالم کا تو مطاع
مظہر مصطفیٰ سلام علیک

تیرے ہاتھوں میں سیف قرآں ہے
اے شہِ لافتیٰ سلام علیک

ہے مصدق تیرا کلام خدا
اے میرے مرزا سلام علیک

تیرے ملنے سے مل گیا مولیٰ
احمدؑ حق نما سلام علیک

تیرے یوسف کا تحفہ صبح و مسا
ہے درود و دعا سلام علیک

(قاضی محمد یوسف قادیانی کی نظم' روزنامہ الفضل' قادیان' جلد ۷' شمارہ نمبر ۱۰۰ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۲۰ء)۔

۲۳۔ مسیح موعود تمام صفات میں نبی کریمؐ کے ظل ہیں:

''فرمایا! کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم ﷺ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریمؐ سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے اور اسی لیے ہمارا نام آدم' ابراہیم' موسیٰ' نوح' داؤد' یوسف' سلیمان' یحییٰ' عیسیٰ وغیرہ ہے۔ چنانچہ ابراہیم ہمارا نام اس واسطے ہے

Marfat.com

کہ حضرت ابراہیم ایسے مقام میں پیدا ہوئے تھے کہ وہ بت خانہ تھا اور لوگ بت پرست تھے اور اب بھی لوگوں کا یہی حال ہے کہ قسم قسم کے خیالی اور وہمی بتوں کی پرستش میں مصروف ہیں اور وحدانیت کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ پہلے تمام انبیاء ظل تھے' نبی کریمؐ کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم (مرزا قادیانی) ان تمام صفات میں نبی کریمؐ کے ظل ہیں۔ مولانا روم نے خوب فرمایا ہے:

نام احمدؐ نام جملہ انبیاء است
چوں بنیامد صد تو وہم پیش ما است

نبی کریمؐ نے گویا سب لوگوں سے چندہ وصول کیا اور وہ لوگ تو اپنے اپنے مقامات اور حالات پر رہے' پر نبی کریمؐ کے پاس کروڑوں روپے ہو گئے"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی)' جلد سوئم' ص ۲۷۰)

۲۴۔ مرزا قادیانی بعینہ محمد رسولؐ اللہ:

"اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور وجود کو میری طرف کھینچا' یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا' درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی آخرین منہم کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے"۔

(خطبہ الہامیہ' ص ۱۷۱' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۶' ص ۲۵۸'۲۵۹' از مرزا قادیانی)۔

۲۵۔ روحانی کمالات کی ابتداء اور انتہاء:

"ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لیے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی"۔

Marfat.com

(خطبہ الہامیہ' ص ۱۷۷)

۲۶۔محمد رسولؐ اللہ کی دو بعثتیں :

''ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے' ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے''۔

(خطبہ الہامیہ' ص ۱۸۰)۔

۲۷۔ پہلے محمد رسول اللہؐ سے بڑھ کر:

''اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے''۔

(خطبہ الہامیہ' ص ۱۸۲)۔

۲۸۔ ہلال اور بدر کی نسبت :

''اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو''۔

(خطبہ الہامیہ' ص ۱۸۴)

۲۹۔نبی کریمؐ کے تین ہزار معجزات:

''مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی''۔

(روحانی خزائن' جلد ۱۷' ص ۱۵۳)

Marfat.com

۳۰۔ مرزا قادیانی کے ۱۰ لاکھ نشانات:

''ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں' وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں''۔

(براہین احمدیہ' حصہ پنجم' ص ۷۲ مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۱' ص ۷۲ از مرزا قادیانی)۔

۳۱۔ محمد رسولؐ اللہ سے بڑھ کر:

''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے''۔

(حضرت خلیفہ المسیح مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری' اخبار الفضل قادیان نمبر ۵ جلد ۱۰' ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

۳۲۔ وہ نبی بھی کیا نبی ہے؟:

''اسی طرح اس قوم کا جس کے جوشیلے آدمی قتل کرتے ہیں' خواہ انبیاء کی توہین کی وجہ سے ہی وہ ایسا کریں' فرض ہے کہ پورے زور کے ساتھ ایسے لوگوں کو دبائے اور ان سے اظہار برات کرے۔ انبیاء کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعہ نہیں ہو سکتی' وہ نبی بھی کیا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں۔ جس کے بچانے کے لیے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی عزت کے لیے قتل کرنا جائز ہے' سخت نادانی ہے ....

وہ لوگ (غازی علم الدین شہید' ناقل) جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں' وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جو ان کی پیٹھ ٹھونکتا ہے' وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔ میرے نزدیک تو اگر یہی شخص (راج پال کا) قاتل ہے جو گرفتار ہوا ہے تو اس کا سب سے بڑا خیر خواہ وہی ہو سکتا ہے جو اس کے پاس جاوے اور اسے سمجھائے کہ دنیاوی سزا تو تمہیں اب ملے گی ہی' لیکن قبل اس کے کہ وہ ملے' تمہیں چاہیے' خدا سے صلح کر لو۔ اس کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ اسے بتایا جائے کہ تم سے غلطی ہوئی ہے''۔

(خطبہ جمعہ' میاں محمود احمد خلیفہ قادیان' مندرجہ اخبار الفضل' قادیان' جلد ۱۶' نمبر ۸۲' ص ۷-۸ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۲۸ء)

Marfat.com

۴۳۔ مرزا قادیانی ' احمد مجتبیٰ :

''منم مسیح زمان و منم کلیم خدا   منم محمدؐ و احمد کہ مجتبیٰ باشد''

(ترجمہ) ''میں مسیح زماں ہوں' میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں' میں محمدؐ ہوں' میں احمد مجتبیٰ ہوں''۔ (تریاق القلوب' ص ۶' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۵ ص ۱۳۴' از مرزا قادیانی)

۴۴۔ اپنی وحی پر ایمان:

''مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر''۔

(اربعین نمبر ۴' ص ۱۹' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۷' ص ۴۲۵ از مرزا قادیانی)

''اصحاب الصفة ۔ وما ادرك ما اصحاب الصفة ۔ ترى اعينهم تفيض من الدمع يصلون عليک''۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۶۲۵۔۶۲۶)

''یا احمد فاضت الرحمة على شفتيک''۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۶۲۶' طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

''یرفع اللّٰہ ذکرك''۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۶۲۶)

''انت منى بمنزلة عرشى ۔ انت منى بمنزلة ولدى''۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۶۳۶' طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

''انا انزلناه قريباً من القاديان ۔ وبالحق انزلناه وبالحق نزل ۔ صدق اللّٰہ ورسوله ۔وكان امر اللّٰہ مفعولا''۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۶۳۷)

''آسمان سے کئی تخت اترے' پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا''۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۶۳۸)

''سلام عليكم طبتم ۔ نحمدك و نصلى ۔ صلوة العرش الى الفرش''۔

ترجمہ: تم پر سلام تم پاک۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں ۔

Marfat.com

عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے"۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۶۴۴)

۳۵۔آخری اینٹ:

"پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشین گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں"۔

(خطبہ الہامیہ' ص ۱۷۸ مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۶' ص ۱۷۸' از مرزا قادیانی)

۳۶۔قرآن وسنت کی توہین

مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں قرآن حکیم اور سنت مبارکہ کی بھی توہین کی۔ چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

۳۷۔قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا:

"انا انزلناه قريباً من القاديان"۔

اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناه قریباً من دمشق بطرف شرقی عندالمنارة البیضاء کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے"۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۷۶' طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

۳۸۔قرآن' مرزا قادیانی پر دوبارہ اترا:

"ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لئے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہؐ (مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کرکے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے"۔

(کلمۃ الفصل' ص ۱۷۳' از صاحبزادہ مرزا بشیر ابن مرزا قادیانی)

۳۹۔مرزا کے الہامات' قرآن کی طرح:

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا

Marfat.com

ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں' اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں''۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۶۷ طبع دوم)

''آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطاء
ہمچوں قرآن منزاش دانم
از خطاہا ہمینست ایمان
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک وحید
وان یقین حکیم بر تورات
وان یقین ہائے سید سادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین''

ترجمہ: ''جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں' خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں۔ قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔ خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے' جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے۔ جو یقین عیسیٰؑ کو اپنی وحی پر' موسیٰؑ کو توریت پر اور حضورؐ کو قرآن مجید پر تھا' میں از روئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں۔ جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے''۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۶۷' طبع دوم)

۴۰۔احادیث رسولؐ کی توہین:

''تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں''۔

(اعجاز احمدی' ص ۳۰' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۹' ص ۱۴۰' از مرزا قادیانی)

Marfat.com

۴۱۔ حرمین شریفین کی توہین

مرزا قادیانی نے حرمین شریفین کی بھی توہین کی ۔ چند تحریریں ملاحظہ ہوں :

۴۲۔ قرآن شریف میں تین شہروں کا نام:

''اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنه قريباً من القاديان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو' لکھا ہوا ہے ۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ پر شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے ۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے ۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان''۔

(ازالہ اوہام (حاشیہ) 'حصہ اول' ص ۳۴' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۳ ص ۱۴۰' از مرزا غلام احمد قادیانی)

۴۳۔ مسجد اقصیٰ کی توہین:

''مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے ۔ مبارك و مبارك و كل امر مبارك يجعل فيه اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا' قرآن شریف کی آیت بارکنا حوله کے مطابق ہے ۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ

(سورت بنی اسرائیل' آیت نمبر ۱)

(خطبہ الہامیہ حاشیہ' ص ۲۱' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۶' ص ۲۱' از مرزا غلام احمد قادیانی)

Marfat.com

۴۴۔قادیان کی فضیلت:

"لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں آنا۔ ناقل) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی"۔

(آئینہ کمالات اسلام' ص ۳۵۲' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۵' ص ۳۵۲' مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

"زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے"

(درثمین' ص ۵۲' از مرزا غلام احمد قادیانی)

۴۵۔انبیاء کرام علیہم السّلام کی توہین

مرزا قادیانی نے انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی اپنی تحریروں میں توہین کی۔ اس کی تحریروں کے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

۴۶۔نبی کی تحقیر غضب الٰہی کا موجب:

"اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے .... کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی"۔

(چشمہ معرفت' ص ۳۹۰' مندرجہ روحانی' خزائن جلد ۲۳' ص ۳۹۰' از مرزا قادیانی)

۴۷۔تمام انبیاء سے اجتہاد میں غلطی ہوئی:

"میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی"۔

(تتمہ حقیقت الوحی' ص ۱۳۵' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۲' ص ۵۷۳' از مرزا قادیانی)

۴۸۔تمام انبیاء کا مجموعہ:

"خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں' میں شیث ہوں' میں نوح ہوں' میں

Marfat.com

ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں"۔

(حقیقت الوحی (حاشیہ) ص ۷۳، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۲۲، ص ۷۶، از مرزا قادیانی)

"میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار"

(درثمین، ص ۱۲۳، از مرزا غلام احمد قادیانی)

۴۹۔ حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت:

"خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوحؑ کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے"۔

(تتمہ حقیقت، الوحی، ص ۱۳۷)

۵۰۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت:

"پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا"۔

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص ۹۹، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۲۱، ص ۹۹، از مرزا غلام احمد قادیانی)

۵۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فضیلت:

"اور یہ جو فرمایا کہ واتخذوا مقام ابراھیم مصلی یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم (مرزا غلام احمد قادیانی) جو بھیجا گیا یا تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجا لاؤ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ"۔

(اربعین نمبر ۳، ص ۳۸، از مرزا غلام احمد قادیانی)

Marfat.com

۵۲۔ ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے:

"انبیاء گرچہ بودانذ بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے
آنچہ داد ست ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بہ تمام
زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین"

(ترجمہ):

۱۔ "اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں' میں عرفان میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔

۲۔ میں آدم ہوں' نیز احمد مختار ہوں' میں تمام نیکوں کے لباس میں ہوں۔

۳۔ خدا نے جو پیالے ہر نبی کو دیئے ہیں' ان تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے دیا ہے۔

۴۔ میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا' ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔

۵۔ مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں' میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں جو جھوٹ کہتا ہے وہ لعین ہے"۔

(نزول المسیح' ص ۱۰۰' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۸ ص ۴۷۷' ۴۷۸' از مرزا غلام احمد قادیانی)

۵۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی توہین کی۔ اس کی تحریر کے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: (ثبوت حاضر ہیں از محمد متین خالد)

۵۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی:

"نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے'

یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے"۔

(حاشیہ انجام آتھم' ص ٦' مندرجہ روحانی خزائن نمبر' ۱۱ص' ۲۹۰' از مرز قادیانی)

۵۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت :

"سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان میں قوے موجود ہوں انہیں کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد ملتی ہے"۔

(ازالہ اوہام' ص ۱۵۴۔۱۵۵' مندرجہ روحانی خزائن' جلد۳' ص ۲۵۴۔۲۵۵' از مرزا قادیانی)

۵۶۔ پہلے مسیح سے بڑھ کر :

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا"۔

(دافع البلاء' ص ۱۳' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۸' ص ۲۳۳' از مرزا قادیانی)

۵۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت :

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے"

(دافع البلاء' ص ۲۰)

۵۸۔ صحابہ کرامؓ کی توہین

مرزا قادیانی نے صحابہ کرامؓ کی بھی توہین کی۔ اس کی چند تحریریں ملاحظہ ہوں :

Marfat.com

۵۹۔نادان صحابی:

''بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ' حصہ پنجم' ص ۲۸۵۔مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۲۱' ص ۲۸۵' از مرزا غلام احمد قادیانی)

۶۰۔حضرت ابوہریرہؓ کی توہین:

''جیسا کہ ابوہریرہؓ غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا''۔

(اعجاز احمدی' ص ۱۸۔مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۹' ص ۱۲۷' از مرزا قادیانی)

''جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابوہریرہؓ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ' حصہ پنجم' ص ۴۱۰)

۶۱۔حضرت ابوبکر صدیقؓ کی توہین:

''میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا' وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات' جلد ۳' ص ۲۷۸' از مرزا غلام احمد قادیانی)

۶۲۔حضرت امام حسینؓ کی توہین:

''اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا' میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا''۔

(اعجاز احمدی' ص ۵۲' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۹ ص ۱۶۴' از مرزا غلام احمد قادیانی)

۶۳۔مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؓ میں فرق:

''اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے''۔

(اعجاز احمدی' ص ۷۰)

Marfat.com

۶۴۔ "ام المومنینؓ" مرزا قادیانی کی بیوی:

"ام المومنین" کا لفظ جو مسیح موعودؑ کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سن کر فرمایا:

"اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے اور اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں کہ وہ محض کینہ اور حسد کی بناء پر کئے جاتے ہیں۔ ورنہ نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتی ہیں تو کیا ہوتی ہیں؟ خدا تعالیٰ کی سنت اور قانون قدرت کے اس تعامل سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو؟ پوچھنا چاہیے' کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں ہے اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آ کر نکاح بھی کرے گا' کیا اس کی بیوی کو تم ام المومنین کہو گے یا نہیں؟"

(ملفوظات احمدیہ' جلد اول' از مرزا غلام احمد قادیانی)

"ملک غلام حسین صاحب مہاجر خادم المسیح محلہ دارالرحمت قادیان کا بیان ہے کہ حضرت صاحبؑ شام کی نماز پڑھ کر مسجد میں لیٹ جایا کرتے تھے اور بچے حضورؑ کو دبایا کرتے تھے۔ میرا بچہ محمد حسین بھی دبا رہا تھا۔ حضرت اقدسؑ کی آنکھیں بند تھیں۔ ایک اور لڑکا جلال جو "پٹی" کا تھا اور مغل تھا' وہ بھی دبا رہا تھا۔ حضرت ام المومنین (مرزا قادیانی کی بیوی) بھی پاس بیٹھی تھیں۔ یکدم جو حضرت صاحبؑ نے آنکھ کھولی۔ تو فرمایا کہ:

"محمد حسین ڈپٹی کمشنر بنے گا"۔

اور جلال اس کے گھوڑے کو چارہ ڈالا کرے گا۔ حضرت ام المومنینؓ نے جب یہ الفاظ سنے۔ تو فوراً اٹھ کر اندر گئیں اور میری بیوی کو جا کر مبارکباد دی"۔ (رجسٹر صحابہ سے روایات' جلد ۱۱' ص ۹۲)"۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۸۱۲۔۸۱۳' طبع دوم' از مرزا غلام احمد قادیانی)

Marfat.com

۶۵۔مرزا قادیانی کے ۳۱۳ صحابی:

''میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی تو بعض دوستوں نے خطوط لکھے کہ حضور ہمارا نام بھی اس فہرست میں درج کیا جائے۔ یہ دیکھ کر ہم کو بھی خیال پیدا ہوا کہ حضور علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا ہمارا نام درج ہو گیا ہے یا کہ نہیں۔ تب ہم تینوں برادران مع منشی عبدالعزیز صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کے نام پہلے ہی درج کئے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے ناموں کے آگے ''مع اہل بیت'' کے الفاظ بھی زائد کئے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 97-1896ء میں تیار کی تھی اور اسے ضمیمہ انجام آتھم میں درج کیا تھا۔ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ تین سو تیرہ کا عدد اصحاب بدر کی نسبت سے چنا گیا تھا۔ کیونکہ ایک حدیث میں ذکر آیا ہے کہ مہدی کے ساتھ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ اصحاب ہوں گے جن کے اسماء ایک مطبوعہ کتاب میں درج ہونگے۔ (دیکھو ضمیمہ: انجام آتھم' صفحہ ۴۰ تا ۴۵)''۔

(سیرت: المہدی' جلد سوئم' ص ۱۲۸' از مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

۶۶۔اولیاء کرام و مشائخ عظام کی توہین:

مرزا قادیانی نے مبلغین اسلام' اولیاء کرام اور مشائخ عظام کی بھی توہین کی۔ اس کی چند تحریریں درج ذیل ہیں:

۶۷۔مرزا قادیانی' خاتم الاولیاء:

''اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا''۔

Marfat.com

(خطبہ الہامیہ' ص ۷۰' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۶' ص ۷۰' از مرزا قادیانی)

۶۸۔ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین:

''سلطان عبدالقادر اس الہام میں میرا نام سلطان عبدالقادر رکھا گیا کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ان کا تعلق نہیں رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں اور میری اطاعت کا جو اپنی گردن پر نہ اٹھائیں یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ کہ قدمی ھذہ علی رقبة کل ولی اللہ یہ فقرہ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۷۰۶' طبع دوم' از مرزا غلام احمد قادیانی)

۶۹۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی توہین:

''مجھے ایک کتاب کذاب (حضرت پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین' تجھ پر لعنت۔ تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی۔ پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی''۔

(اعجاز احمدی' ص ۷۵' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۹ ص ۱۸۸' از مرزا قادیانی)

اہل حدیث راہنما مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق لکھا کہ ''کذاب' متکبر' سربراہ گمراہان' جاہل' شیخ احمقان' عقل کا دشمن' بدبخت طالع' منحوس' لاف زن' شیطان' گمراہ شیخ مفتری''۔

(انجام آتھم' صفحات ۲۴۱' ۲۴۲ مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۱ صفحات ۲۴۱' ۲۴۲' از مرزا غلام احمد قادیانی)

مولانا رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھا کہ:

''اندھا شیطان' گمراہ دیو' شقی' ملعون''۔

(انجام آتھم' ص ۲۵۲)

Marfat.com

مولانا علی حائری شیعہ راہنما کے متعلق کہا کہ:

''سب سے جاہل تر ہے''۔

(اعجاز احمدی' ص ۷۶' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۹' ص ۱۸۶' از مرزا غلام احمد قادیانی)

۷۰۔ مسلمانوں کی توہین اور کفر کا فتویٰ

مرزا قادیانی نے مسلمانوں کو اپنی تحریروں میں کافر کا فتویٰ دیا اور مسلمانوں کی از حد درجہ توہین کا مرتکب ہوا۔

۷۱۔ ولد الحرام:

''اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں''۔

(انوار اسلام' ص ۳۰' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۹' ص ۳۱' از مرزا قادیانی)

۷۲۔ عیسائی' یہودی' مشرک:

''جو میرے مخالف تھے' ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا''۔

(نزول المسیح (حاشیہ)' ص ۴' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۸' ص ۳۸۲ از مرزا غلام احمد قادیانی)

۷۳۔ بدکار عورتوں کی اولاد:

''تلک کتب ینظر الیها کل مسلم بعین المحبة والمودة وینتفع من معارفها ویقبلنی ویصدق دعوتی . الا ذریة البغایا''۔

(ترجمہ): ''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی''۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحات ۵۴۷' ۵۴۸' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۵ صفحات ۵۴۷' ۵۴۸ از مرزا غلام احمد قادیانی)

۷۴۔ مرد خنزیر' عورتیں کتیاں:

''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی

ہیں"۔

(نجم الہدیٰ' ص ۵۳' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۴' ص ۵۳' از مرزا غلام احمد قادیانی)

۷۵۔مرزا کو نہ ماننے والا پکا کافر:

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ ؑ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ ؑ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ ؑ کو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا اور یا محمد ﷺ کو مانتا ہے پر مسیح موعود ؑ کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے"۔

(کلمۃ الفصل' ص ۱۱۰' از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

۷۶۔جہنمی:

"اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی' وہ جہنمی ہے"۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات' ص ۱۶۸' طبع دوم' از مرزا غلام احمد قادیانی)

۷۷۔انگریز کی حمایت:

مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں انگریز کی حکومت کی حمایت کی۔ثبوت کے طور پر چند اقتباسات ملاحظہ کریں۔

۷۸۔خاندانی خدمات:

"میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔میرا والد میرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا' جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی۔یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہو گئیں مگر تین چٹھیات جو مدت سے چھپ چکی ہیں' ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی

Marfat.com

ہیں۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی میرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تریموں کے گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا"۔

(سیرت المہدی' جلد ۳' ص ۷۴' از مرزا بشیر احمد' ایم اے)

۷۹۔ممانعت جہاد کی کتابیں:

"پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا۔ تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں۔ اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں' ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لیے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت موثر تقریریں لکھیں اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لیے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوئے اور وہ تمام کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم اور مصر اور بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔ کیا اس قدر بڑی کارروائی اور اس قدر دور دراز مدت تک ایسے انسان سے ممکن ہے جو دل میں بغاوت کا ارادہ رکھتا ہو؟ پھر میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد اور حفظ امن اور جہادی خیالات کے روکنے کے لیے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام لیا۔ کیا اس کام کی اور اس خدمت نمایاں کی اور مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں' کوئی نظیر ہے؟ اگر میں نے یہ اشاعت گورنمنٹ انگریزی کی سچی خیر خواہی سے نہیں کی تو مجھے ایسی کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم وغیرہ بلاد اسلامیہ میں شائع کرنے سے کس انعام کی توقع تھی؟ یہ سلسلہ ایک دو دن کا نہیں بلکہ برابر سترہ سال کا ہے اور اپنی کتابوں کے نام معہ ان کے نمبر صفحوں کے یہ ہیں' جن میں سرکار انگریزی کی

Marfat.com

خیر خواہی اور اطاعت کا ذکر ہے : ۔

نمبر شمار	نام کتاب	تاریخ طبع	نمبر صفحہ
۱۔	براہین احمدیہ حصہ سوم	۱۸۸۲ء	الف سے ب تک (شروع کتاب)
۲۔	براہین احمدیہ حصہ چہارم	۱۸۸۴ء	الف سے د تک ایضاً
۳۔	آریہ دھرم (نوٹس) دربارہ توسیع دفعہ ۲۹۸	۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء	۵۷ سے ۶۴ تک آخر کتاب
۴۔	التماس شامل آریہ دھرم ایضاً	۱۸۹۵ء	
۵۔	درخواست شامل آریہ دھرم ایضاً	۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء	ستمبر ۱۸۹۵ء ا سے ۴ تک آخر کتاب
۶۔	خط دربار توسیع دفعہ ۲۹۸	۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء	۶۹ سے ۷۲ تک آخر کتاب
۷۔	آئینہ کمالات اسلام	فروری ۱۸۹۳ء	۱۷ سے ۲۰ تک ۵۱۱ سے ۵۲۸ تک
۸۔	نور الحق حصہ اول (اعلان)	۱۳۱۱ھ	۲۳ سے ۵۴ تک
۹۔	شہادۃ القرآن (گورنمنٹ کی توجہ کے لائق)	۲۲ ستمبر ۱۸۹۳ء	الف سے ع تک آخر کتاب
۱۰۔	نور الحق حصہ دوم	۱۳۱۱ھ	۴۹ سے ۵۰ تک
۱۱۔	سر الخلافہ	۱۳۱۱ھ	۷۱ سے ۷۳ تک
۱۲۔	اتمام الحجہ	۱۳۱۱ھ	۲۵ سے ۲۷ تک
۱۳۔	حمامتہ البشرے	۱۳۱۱ھ	۳۹ سے ۴۲ تک
۱۴۔	تحفہ قیصریہ	۲۵ مئی ۱۸۹۷ء	تمام کتاب
۱۵۔	ست بچن	نومبر ۱۸۹۵ء	۱۵۳ سے ۱۵۴ تک اور ٹائیٹل پیج
۱۶	انجام آتھم	جنوری ۱۸۹۷ء	۲۸۳ سے ۲۸۴ تک آخر کتاب
۱۷۔	سراج منیر	مئی ۱۸۹۷ء	صفحہ ۷۴
۱۸۔	تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت	۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء	صفحہ ۴ حاشیہ اور صفحہ ۶ شرط چہارم

Marfat.com

۱۹۔	اشتہار قابل توجہ گورنمنٹ اور عام اطلاع کے لئے	۲۷ فروری ۱۸۹۵ء	تمام اشتہار یکطرفہ
۲۰۔	اشتہار دربار سفیر سلطان روم	۲۴ مئی ۱۸۹۷ء	۱ سے ۳ تک
۲۱۔	اشتہار جلسہ احباب برجشن جوبلی مقام قادیان	۲۳ جون ۱۸۹۷ء	تمام اشتہار یک ورق
۲۲۔	اشتہار جلسہ شکریہ جشن جوبلی حضرت قیصرہ دام ظلہا	۷ جون ۱۸۹۷ء	تمام اشتہار یک ورق
۲۳۔	اشتہار متعلق بزرگ	۲۵ جون ۱۸۹۷ء	صفحہ ۱۰
۲۴۔	اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ معہ ترجمہ انگریزی	۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء	تمام اشتہار ۱ سے ۷ تک

(کتاب البریہ' ص ۵ تا ۸' اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء'
مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۳' ص ۶ تا ۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا قادیانی نے تقریباً ۹۰ کے قریب کتب تحریر کی ہیں۔ لیکن اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے انگریز کی اطاعت اور ممانعت جہاد کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اس سے ۵۰ الماریاں بھر سکتی ہیں۔

۸۰۔ سکون' نہ مکہ میں نہ مدینہ میں:

''میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا۔ تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں''۔

(تریاق القلوب' ص ۲۸' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۵' ص ۱۵۶' از مرزا قادیانی)

Marfat.com

۸۱۔خدا کا شکر:

''ہم دنیا میں فروتنی کے ساتھ زندگی بسر کرنے آئے اور بنی نوع کی ہمدردی اور اس گورنمنٹ کی خیر خواہی جس کے ہم ماتحت ہیں یعنی گورنمنٹ برطانیہ ہمارا اصول ہے۔ہم ہرگز کسی مفسدہ اور نقص امن کو پسند نہیں کرتے اور اپنی گورنمنٹ انگریزی کی ہر ایک وقت میں مدد کرنے کے لیے تیار ہیں اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں جس نے ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں رکھا ہے''۔

(کتاب البریہ' ص ۱۷' اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۳' ص ۱۸' مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)۔

۸۲۔مرزا کے مریدوں کی خصوصیت:

''میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے' ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات' جلد سوئم' ص ۱۹' از مرزا غلام احمد قادیانی)

۸۳۔خود کاشتہ پودا:

''سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں' اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا''۔

(مجموعہ اشتہارات' جلد سوئم' ص ۲۱' از مرزا غلام احمد قادیانی)

Marfat.com

۸۴۔انگریزی سلطنت ایک رحمت :

''سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کیے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سو انگریزی سلطنت تمہارے لیے ایک رحمت ہے' تمہارے لیے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے۔ پس تم دل و جان سے سپر کی قدر کرو''۔

(مجموعہ اشتہارات' جلد سوئم' ص ۵۸۴' از مرزا غلام احمد قادیانی)

۸۵۔حرامی اور بدکار آدمی:

''بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے' یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے' اس سے جہاد کیسا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے''۔

(شہادت القرآن' ص ۸۴' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۶' ص ۳۸۰' از مرزا قادیانی)

۸۶۔اسلام کے دو حصے:

''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں' یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں' دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے''۔

(شہادت القرآن' ص ۸۴' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۶' ص ۳۸۰' از مرزا قادیانی)

۸۷۔دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ:

''اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے

Marfat.com

دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد"

(تحفہ گولڑویہ' ضمیمہ ص ۴۲' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۷' ص ۷۷۔۷۸' از مرزا قادیانی)

۸۸۔ بندوق کا جہاد:

"جنگ سے مراد تلوار' بندوق کا جنگ نہیں ۔ کیونکہ یہ تو سراسر نادانی اور خلاف ہدایت قرآن ہے جو دین کے پھیلانے کے لئے جنگ کیا جائے' اس جگہ جنگ سے ہماری مراد زبانی مباحثات ہیں جو نرمی اور انصاف اور معقولیت کی پابندی کے ساتھ کئے جائیں ۔ ورنہ ہم ان تمام مذہبی جنگوں کے سخت مخالف ہیں جو جہاد کے طور پر تلوار سے کئے جاتے ہیں"۔

(تریاق القلوب' ص ۲' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۵' ص ۱۳۰' از مرزا قادیانی)

۸۹۔ گورنمنٹ برطانیہ کے لیے پناہ اور تعویذ:

"پس میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لیے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاوے اور تو ان میں ہو۔ پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لے گی' اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے"۔

(نور الحق' ص ۳۳' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۸' ص ۴۴۔۴۵' از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی ایک اور تحریر ملاحظہ ہو:

"میں اس (اللہ تعالیٰ) کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے

سایہ رحمت کے نیچے جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں۔اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں۔ ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے ۔اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔

اب میں حضور ملکہ معظمہ میں زیادہ مصدع اوقات ہونا نہیں چاہتا اور اس دعا پر یہ عریضہ ختم کرتا ہوں کہ:

اے قادر و کریم اپنے فضل و کرم سے ہماری ملکہ معظمہ کو خوش رکھ جیسا کہ ہم اس کے سایہ عاطفت کے نیچے خوش ہیں اور اس سے نیکی کر جیسا کہ ہم اس کی نیکیوں اور احسانوں کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں اور ان معروضات پر کریمانہ توجہ کرنے کے لیے اس کے دل میں آپ الہام کر کہ ہر ایک قدرت اور طاقت تجھی کو ہے۔

آمین ثم آمین

الملتمس

خاکسار: میرزا غلام احمد از قادیان''

(تحفہ قیصریہ' ص ۳۱۔۳۲' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۲' ص ۲۸۳۔۲۸۴' از مرزا قادیانی)

۹۰۔ستارہ قیصریہ:

''ستارہ قیصریہ مرزا قادیانی کا ایک رسالہ ہے جو اس نے ملکہ وکٹوریہ کو تحریر کیا۔ دنیا میں ذلیل سے ذلیل تر خوشامدی بھی کسی شخص کی ایسے خوشامد نہیں کرے گا جو مرزا قادیانی نے ایک برطانوی ملکہ کی شان میں کی۔

۹۱۔مسلمانوں سے معاشرتی بائیکاٹ

مرزا قادیانی کی تحریروں سے یہ ثابت ہے کہ مسلمانوں سے معاشرتی بائیکاٹ کیا جائے۔

Marfat.com

مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں مسلمانوں سے معاشرتی بائیکاٹ کا درس دیا۔

۹۲۔مسلمانوں سے تعلقات حرام:

''ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔
غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں' ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا' ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا' اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں' ایک دینی' دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کہا جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریمؐ نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے'' (کلمۃ الفصل' ص ۱۶۹' ۱۷۰' از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)۔

۹۳۔غیروں کے پیچھے نماز:

''صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس کی جماعت کی ترقی کا موجب ہے''۔

(ملفوظات احمدیہ' جلد اول' ص ۵۲۵)۔

۹۴۔قادیانیت کا جھوٹا دعویٰ نبوت کا سلسلہ جاری ہے:

مرزا قادیانی کے نزدیک نبوت کا سلسلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بند نہیں ہوا بلکہ جاری ہے۔

۹۵۔میرے پاس جبرائیل آیا:

''میرے پاس آئیل آیا اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ

Marfat.com

اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا .... اس جگہ آ ئیل خدا تعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے اس لیے کہ بار بار رجوع کرتا ہے"۔

(حقیقۃ الوحی: مرزا غلام احمد قادیانی ص ۱۰۳' روحانی خزائن نمبر ۲۲ ص ۱۰۶)

۹۶۔ خدا تعالیٰ کی وحی :

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا ...... اور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں"۔

(حقیقۃ الوحی' ص ۳۸۷)

۹۷۔ خدا نے میرا نام نبی رکھا:

"اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں"۔ (حقیقۃ الوحی' ص ۳۸۷)۔

۹۸۔ کثرت وحی :

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں' ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"۔ (حقیقۃ الوحی ص' ۳۹۱)۔

۹۹۔ امتی بھی' نبی بھی :

"جس قدر نبی گزرے ہیں' ان سب کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا۔ حضرت موسیٰ کا اس میں کچھ بھی دخل نہیں تھا۔ لیکن ان کی امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی ۔ اس کثرت فیضان کی کسی نبیؑ میں نظیر نہیں مل سکتی"۔

(حقیقۃ الوحی' ص ۱۰۳)۔

۱۰۰۔ بارش کی طرح وحی نازل ہوئی:

"مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی' اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی"۔

(حقیقۃ الوحی' ص ۱۵۰)۔

"میں خدا تعالیٰ کی تیئس برس کی متواتر وحی کو کیونکہ رد کر سکتا ہوں ۔ میں اس کی پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں"۔(حقیقۃ الوحی' ص ۱۵۰)۔

۱۰۱۔ قادیان' رسول کا تخت گاہ:

"تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے' وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے' قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان"۔

(دافع البلاء' ص ۱۴' روحانی خزائن نمبر' ۱۸ ص ۲۳۰ از مرزا غلام احمد قادیانی)۔

۱۰۲۔ ختم نبوت' ایک باطل عقیدہ' اسلام شیطانی مذہب:

"یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے اور آئندہ قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں ۔ صرف قصوں کی پوجا کرو ۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے' جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا ۔ جو کچھ ہیں' قصے ہیں اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں اپنی جان بھی فدا کرے' اس کی رضا جوئی میں فنا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کر لے' تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت

کا دروازہ نہیں کھولتا اور مکالمات اور مخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔ (دریں چہ شک۔ ناقل) میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ' حصہ پنجم' ص ۱۸۴' روحانی خزائن' جلد ۲۱' ص ۳۵۴' از مرزا قادیانی)۔

۱۰۳۔ نبوت کا دروازہ کھلا ہے:

''پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر نبوت صرف آپ کے فیضان سے مل سکتی ہے۔ براہ راست نہیں مل سکتی اور پہلے زمانہ میں نبوت براہ راست مل سکتی تھی۔ کسی نبی کی اتباع سے نہیں مل سکتی تھی''۔

(حقیقۃ النبوۃ' حصہ اول' ص ۲۲۸' از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)۔

۱۰۴۔ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین کی گواہی:

ذیل میں مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا محمود کی کتاب کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے جس میں وہ مرزا قادیانی کے حوالہ جات نقل کر کے استدلال کرتا ہے کہ نبوت جاری ہے اور مرزا قادیانی نبی ہے۔

(الف) ''میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے'' (نزول المسیح' ص ۴۸)۔

(ب) ''میں رسول اور نبی ہوں یعنی باختیار ظلیت کاملہ کے' میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدیؐ شکل اور محمدیؐ نبوت کا کامل انعکاس ہے'' (نزول المسیح' ص ۳ حاشیہ)۔

(پ) ''ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے اور اس کو تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے'' (نزول المسیح' ص ۴۸)۔

(ت) "اس فیصلہ کرنے کے لیے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اس کا نبی ہو گا" (چشمہ معرفت، ص ۳۱۸)۔

(ٹ) "اس طرح پر، میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ ابن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی" (ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص ۱۸۹)۔

(ث) "خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا" (دافع البلاء)۔

(ج) "ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے، وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے" (ایک غلطی کا ازالہ، ص ۱)۔

(چ) "میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں۔ کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں" (ایک غلطی کا ازالہ، ص ۳)۔

(ح) "اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمدؐ اور احمدؐ میں مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں" (ایک غلطی کا ازالہ، ص ۴)۔

(خ) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں" (آخری خط مرزا قادیانی، مندرجہ اخبار عام، ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)۔

(د) "میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشین گوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہیں ہو سکتے" (آخری خط مرزا قادیانی، مندرجہ اخبار عام، ۲۶ مئی ۱۹۰۸)۔

(ڈ) "پس اس بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانے میں کثرت مکالمہ، مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع برعلوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے" (آخری خط مرزا قادیانی، مندرجہ اخبار عام، ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)۔

Marfat.com

(ذ) ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیشین گوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں'' (بدر' ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)۔

(ر) ''جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں' اس وقت تک جب تک اس دنیا سے گزر جاؤں'' (آخری خط مرزا قادیانی' مندرجہ اخبار عام' ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)۔

(ڑ) ''میں نبی ہوں اور امتی بھی ہوں تا کہ ہمارے سید آقا کی وہ پیش گوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح امتی بھی ہو گا اور نبی بھی ہو گا'' (آخری خط' مندرجہ اخبار عام' ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)۔

(ز) ''کبھی نبی کی وحی خبر واحد کی طرح ہوتی ہے اور مع ذالک مجمل ہوتی ہے اور کبھی وحی ایک امر میں کثرت سے اور واضح ہوتی ہے ...... پس میں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ کبھی میری وحی بھی خبر واحد کی طرح ہو اور مجمل ہو'' (لیکچر سیالکوٹ' ص ۳۳)۔

(س) ''اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گذر چکے ہیں۔ ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کیے جائیں' سو وہ میں ہوں۔ اسی طرح اس زمانے میں تمام بدوں کے نمونے بھی ظاہر ہوئے۔ فرعون ہو یا وہ یہود ہوں جنہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھایا یا ابوجہل ہو' سب کی مثالیں اس وقت موجود ہیں'' (براہین احمدیہ حصہ' پنجم' ص ۹۰)۔

(حقیقۃ النبوۃ' حصہ اول' ص ۲۱۳)۔

۱۰۵۔ گردن پر تلوار:

''اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا' تو جھوٹا ہے۔ کذاب ہے۔ آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں''۔

(انوار خلافت' ص ۶۵' از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا غلام احمد قادیانی)۔

Marfat.com

۱۰۶۔نبوت کا قادیانی تصور:

’’مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں ۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے‘‘۔

(تریاق القلوب‘ ص ۱۵۲‘ مندرجہ روحانی خزائن‘ جلد ۱۵‘ ص ۲۷۹۔۲۸۰‘ از مرزا قادیانی)

Marfat.com

باب نمبر: 10

سپریم کورٹ آف پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے تقریباً ۱۴ روز کی علمی بحث کے بعد متفقہ طور پر قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم قرار دے دیا۔ اسمبلی میں قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو مکمل صفائی کا موقع فراہم کیا گیا۔ ان دنوں ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے وزیر اعظم تھے۔ ان کے بعد صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس میں قادیانیوں کو شعائر اسلامی استعمال کرنے اور خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر پابندی لگا دی گئی۔ قادیانیوں نے اس قانون کی صریحاً خلاف ورزی کی اور آئین شکنی پر اتر آئے جس پر قادیانیوں کے خلاف مقدمات' سول عدالتوں سے ہائی کورٹوں تک پہنچے۔ چاروں صوبوں کی ہائی کورٹس نے بھی قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر مہر تصدیق ثبت کی۔ قادیانیوں نے ہائی کورٹوں کے ان فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیلیں دائر کیں۔ جوں جوں ہائی کورٹوں میں ان کے خلاف فیصلے ہوتے گئے' قادیانی سپریم کورٹ سے رجوع کرتے گئے۔ ۱۹۹۲ء تک ان اپیلوں کی تعداد آٹھ ہوگئی۔

جولائی ۱۹۹۳ء میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جناب جسٹس محمد افضل ظلہ نے ان اپیلوں کی سماعت کے لیے پانچ رکنی بنچ تشکیل دیا جو جسٹس شفیع الرحمٰن' جسٹس عبدالقدیر چوہدری' جسٹس محمد افضل لون' جسٹس ولی محمد خاں اور جسٹس سلیم اختر پر مشتمل تھا۔ سپریم کورٹ کے اس بنچ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر تاریخ ساز فیصلہ دیا جو اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہے۔

اس فیصلہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں قادنیوں کے کفریہ عقائد پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور آخر میں جج صاحبان اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہر قادیانی اپنے

Marfat.com

کفریہ عقائد کی بنا پر "سلمان رشدی" کی طرح ہے۔

ذیل میں اس فیصلہ کے چند اقتباسات دیئے جا رہے ہیں جو اس فیصلہ کی روح ہیں' اب اس فیصلہ کے اقتباسات ملاحظہ فرمائیں (بحوالہ: محمد متین خالد' ثبوت حاضر ہیں' صفحات ۸۵۹۔۸۵۵)

"سادہ الفاظ میں جو لوگ دوسروں کو دھوکا دیتے ہیں' ان کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے' خواہ ان کی حکومت سے پہنچنے والے نقصان کی مالیت چند کوڑیوں کے برابر ہو۔ ہمارے ہاں قائداعظم اور اس کے مماثل لقب کی حفاظت کے لیے قانون وضع کیا گیا ہے جسے کسی حلقے نے چیلنج نہیں کیا۔ بہرحال پاکستان جیسی نظریاتی ریاست میں اپیل کنندگان (قادیانی) جو کہ غیر مسلم ہیں' اپنے عقیدہ کو اسلام کے طور پر پیش کر کے دھوکہ دینا چاہتے ہیں؟ یہ بات خوش آئند اور لائق تحسین ہے کہ دنیا کے اس خطے میں عقیدہ آج بھی مسلمان کے لیے سب سے قیمتی متاع ہے' وہ ایسی حکومت کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا جو اسے ایسی جعل سازیوں اور دیسیسہ کاریوں سے تحفظ فراہم کرنے کو تیار نہ ہو۔

دوسری طرف اپیل کنندگان اصرار کر رہے ہیں کہ انہیں نہ صرف اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کرنے کا لائسنس دیا جائے بلکہ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ انتہائی محترم و مقدس شخصیات کے ساتھ استعمال ہونے والے القابات اور خطابات وغیرہ کو ان بدعتی غیر مسلموں کے ناموں کے ساتھ چسپاں کیا جائے' جو مسلم شخصیات کے پاسنگ بھی نہیں۔ حقیقتاً مسلمان ان اقدام کو اپنی عظیم ہستیوں کی بے حرمتی اور توہین و تنقیص پر محمول کرتے ہیں۔ پس اپیل کنندگان اور ان کی برادری کی طرف سے ممنوعہ القابات اور شعائر اسلام کے استعمال پر اصرار اس بارے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہنے دیتا کہ وہ قصداً ایسا کرنا چاہتے ہیں' نہ صرف جو ان مقدس ہستیوں کی بے حرمتی کرنے بلکہ دوسروں کو دھوکا دینے کے مترادف بھی ہے۔ اگر کوئی مذہبی گروہ دھوکہ دہی و فریب کاری کو اپنا بنیادی حق سمجھ کر اس پر اصرار کرے اور اس سلسلے میں عدالتوں سے مدد کا طلب گار ہو تو اس کا خدا ہی حافظ ہے۔ امریکہ کی سپریم کورٹ (Cantwell vs. Connecticut (310 US 296 at 306): نامی مقدمہ میں قرار دے چکی ہے کہ:

"مذہب یا مذہبی عقیدہ کا لبادہ کسی شخص کو' عام لوگوں کو فریب دینے پر تحفظ فراہم نہیں کرتا"۔

علاوہ ازیں اگر اپیل کنندگان یا ان کی برادری' دوسروں کو دھوکہ دینے کا ارادہ نہیں رکھتے تو وہ اپنے لیے نئے القاب وغیرہ کیوں وضع نہیں کر لیتے ؟ کیا انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ دوسرے مذاہب کے شعائر' مخصوص نشانات' علامات اور اعمال پر انحصار کرکے' وہ خود اپنے مذہب کی ریاکاری کا پردہ چاک کریں گے۔ اس صورت میں اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ان کا نیا مذہب' اپنی طاقت' میرٹ اور صلاحیت کے بل پر ترقی نہیں کر سکتا یا فروغ نہیں پا سکتا بلکہ اسے جعل سازی و فریب پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے؟ آخر کار دنیا میں اور بھی بہت سے مذاہب ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں یا دوسرے لوگوں کے القابات وغیرہ پر کبھی غاصبانہ قبضہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ اپنے عقائد کی پیروی اور اس کی تبلیغ بڑے فخر سے کرتے ہیں اور اپنے ہیروز کی' اپنے طریقہ سے مدح و ستائش کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں ایسا کوئی قانون نافذ نہیں جو احمدیوں کو ان کے اپنے القابات تخلیق کرنے اور انہیں مخصوص افراد کے ساتھ استعمال کرنے سے روکتا ہو نیز ان کے مذہب پر کسی قسم کی دوسری پابندیاں عائد نہیں ہیں۔

۸۴۔ جہاں تک رسول اکرمؐ کی ذات گرامی کا تعلق ہے' مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے:

"ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو' لازم ہے کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ اپنے بچوں' خاندان' والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے" (صحیح بخاری' کتاب الایمان' باب حب الرسول من الایمان)۔

کیا ایسی صورت میں کسی مسلمان کو موردِ الزام ٹھہرا سکتا ہے' اگر وہ ایسا توہین آمیز مواد جیسا کہ مرزا صاحب نے تخلیق کیا ہے' سننے' پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟۔

۸۵۔ ہمیں اس پس منظر میں احمدیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات کے موقع پر احمدیوں کے اعلانیہ رویہ کا تصور کرنا چاہیے اور اس ردعمل کے بارے میں سوچنا چاہیے جس

Marfat.com

کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہو سکتا تھا۔ اس لیے اگر کسی احمدی کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شعائر اسلام کا اعلانیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور ''رشدی'' تخلیق کرنے کے مترادف ہو گا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان' مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ مزید برآں اگر گلیوں یا جائے عام پر جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ خانہ جنگی کی اجازت دینے کے برابر ہے۔ یہ محض قیاس آرائی نہیں' حقیقتاً ماضی میں بارہا ایسا ہو چکا ہے اور بھاری جانی و مالی نقصان کے بعد اس پر قابو پایا گیا (تفصیلات کے لیے منیر رپورٹ دیکھی جا سکتی ہے)۔ رد عمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی احمدی یا قادیانی سر عام کسی پلے کارڈ' بیج یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے' یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا یا انہیں پڑھتا ہے تو یہ اعلانیہ رسول اکرمؐ کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیاء کرامؑ کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز امن عامہ کو خراب کرنے کا موجب بن سکتی ہے' جس کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت حال میں احتیاطی تدابیر بروئے کار لانا لازمی ہے تاکہ امن و امان برقرار رکھا جا سکے اور جان و مال خصوصاً احمدیوں کے نقصان سے بچا جا سکے۔ اس صورت حال میں مقامی انتظامیہ نے جو فیصلے کیے' یہ عدالت انہیں کالعدم نہیں کر سکتی۔ وہ اس معاملے میں بہترین جج ہیں تاوقتیکہ قانون یا حقیقت کے ذریعے اس کے برعکس ثابت نہ کیا جائے۔

۸۹۔ ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ احمدیوں کو اپنی شخصیات' مقامات اور معمولات کے لیے نئے خطاب' القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آخر کار ہندوؤں' عیسائیوں' سکھوں اور دیگر برادریوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لیے القاب و خطاب بنا رکھے ہیں اور وہ اپنے تہوار' امن و امان کا کوئی مسئلہ یا الجھن پیدا کیے بغیر پر امن طور پر مناتے ہیں۔ انتظامیہ جو امن و امان قائم رکھنے اور شہریوں کے جان و مال نیز عزت و آبرو کا تحفظ کرنے کی ذمہ دار ہے بہرحال مذکورہ بالا اقدار میں سے کسی کو خطرہ لاحق

Marfat.com

ہونے کی صورت میں مداخلت کرے گی۔

مذکورہ بالا بحث کے نتیجہ میں اس سے متعلقہ اپیلیں بھی نامنظور کی جاتی ہیں۔

دستخط

جسٹس عبدالقدیر چودہری

جسٹس محمد افضل لون

جسٹس ولی محمد خاں......"

Marfat.com

باب نمبر: 11

قادیانیوں کے خلاف

قومی اسمبلی میں قرار داد

حزب اختلاف نے ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کے خلاف جو قرار داد پیش کی اس کا متن ملاحظہ ہو:

ہر گاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا' نیز ہر گاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان' بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں' اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی۔

نیز ہر گاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اُس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔

نیز ہر گاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار چاہے وہ مرزا مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی راہ نما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں' دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہر گاہ کہ ان کے پیروکار' چاہے اُنہیں کوئی بھی نام دیا جائے' مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز ہر گاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں' جو مکۃ المکرمہ کے مقدس شہر میں رابطۃ العالم الاسلامی کے زیر انتظام ۶ اور ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے ۱۴۰ مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت

Marfat.com

کی' متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت' اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے' جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنا چاہیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار' انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے' مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے' تاکہ اس اعلان کو موثر بنانے کے لیے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لیے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں۔

حزب اختلاف کے ۳۶ اراکین کی طرف سے متفقہ طور پر مولانا شاہ احمد نورانی نے قرارداد پیش کی۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تاریخی قرارداد منظور کر لی۔

Marfat.com

باب نمبر: 12

عقیدہ ختم نبوت ----- تہذیبی اثرات

خیر البشر، رحمتہ للعالمین، معلم کتاب و حکمت، صاحب خلق عظیم، صاحب مقام محمود، شاہ امم، خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراج منیر بن کر دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ دنیا کی فلاح کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر تشریف لائے جن میں ۳۱۵ صاحب کتاب تھے۔ حضور اکرمؐ کی بعثت سے سلسلہ نبوت ختم ہوا۔ آپؐ اپنی تکمیلی شان اور تفصیلی خصائص کے ساتھ جلوہ افروز ہوئے۔ قرآن حکیم میں اعلان ہوا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

"محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین۔" (سورت الاحزاب: ۴۰)

قرآن حکیم کی یہ آیت مبارکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیینؐ اور نبوت کے خاتمے کا اعلان ہے۔ قرآن حکیم کی ایک سو دوسری قرآنی آیات سے ختم نبوت کا اشارتاً و مجملاً پتہ چلتا ہے۔ قریباً دو سو احادیث نبویؐ اس عقیدہ کے مستند ہونے کے بارے میں قرآن کی تشریح و تفسیر ہیں۔ اس عقیدہ کے انکار کرنیوالے مردود ٹھہرتے ہیں۔ ان کی باطل تاویلات، شیطانی تشریحات اور فاسقانہ سازش عالم اسلام کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔

بقول مولانا ظفر علی خانؒ:

مصطفیٰ کو جب ملا پیغام اکملت لکم
گل ہمیشہ کے لیے شمع نبوت ہو گئی

علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا:

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن، وہی فرقان وہی یسٰین وہی طٰہٰ

یہ اعزاز آپؐ کو ملا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ ختم کے معنی مہر لگانا، بند کر دینا اور کام کر کے فارغ ہو جانا ہیں۔ اس سے مراد ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد نبوت قطعی طور پر ختم ہو گئی۔ بقول علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودی:

''کہ نبوت حضورؐ پر ختم ہو چکی ہے۔ لیکن ایک گروہ نے نبوت کا فتنہ کھڑا کر دیا ہے وہ گروہ گمراہ ہے انہوں نے غلط تاویل کی ہے کہ حضورؐ نبیوں کی مہر ہیں اور نبوت کا دروازہ کھلا رہے گا'' (تفہیم القرآن، جلد چہارم، مضمون ختم نبوت)۔

لسان العرب اور قاموس کے مطابق خاتم القوم سے مراد قبیلہ کا آخری آدمی ہے چنانچہ سب اہل لغت اور تعبیر کے نزدیک خاتم النبیین سے آخر النبیین مراد ہیں۔

پاکستان کے ۱۹۷۳ء کے آئین میں اس گروہ کو قطعی طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔

ختم نبوت قرآن کی روشنی میں:

سورت اعراف کی آیت ۱۵۸ میں ارشاد ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا
الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ
وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

''آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں، جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے سو اللہ تعالیٰ

پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی امی پر جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو تاکہ تم راہ پر آ جاؤ"۔

سورت احزاب کی آیت نمبر ۴۰ میں ارشاد ربانی ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾

"حضرت محمدؐ کسی کے باپ نہیں تمہارے مردوں میں سے۔ وہ تو اللہ کے رسول اور آخری نبیؐ ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتا ہے"۔

سورت المائدہ کی آیت نمبر ۳ میں ارشاد ہے:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہو گیا"۔

ظاہر ہے جب دین مکمل ہو گیا تو کسی اور نبی کی ضرورت نہ رہی۔

علامہ اقبالؒ جدید تشکیلات الٰہیات اسلامی (Reconstruction of Religious Thought in Islam) میں فرماتے ہیں کہ چودہ سو سال بعد آج بھی آنحضرتؐ کی تعلیمات جدید (Modern) ہیں۔ قرآن میں کوئی زیر و زبر کا فرق نہیں' یہ آخری نبی ہونے کی دلیل ہے۔

بقول علامہ اقبال: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دور جدید کے دروازے پر جلوہ افروز ہیں۔ آج بھی آپؐ کی تعلیمات نہ صرف امت مسلمہ کے لیے بلکہ تمام اقوام کے لیے رہتی دنیا تک رشد و ہدایت کا منبع ہیں۔

رب العلمین نے حضور اکرمؐ کو "خاتم النبیین اور رحمۃ للعلمینؐ" بنا کر مبعوث فرمایا اور گویا یہ طے کر دیا گیا کہ قیامت تک کے آنے والے زمانہ اور پورے کرہ ارض میں بسنے والے جنات اور انسانوں کے لیے صرف یہی ذات اقدس وہ سرچشمہ ہدایت ہے جس سے ان

کے لیے ہدایت پھوٹ سکتی ہے۔ جو انسانیت کی راہنمائی کے لیے کافی ہے۔

دین اسلام میں جس طرح توحید باری تعالیٰ' رسالت اور قیامت کے بنیادی' قطعی اور اصولی عقائد پر ایمان لانا لازمی ہے اسی طرح اس امر پر ایمان لانا بھی ضروری ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں اور آپ کی بعثت کے بعد یوم قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا اور جو انکار کرے یا تاویل وتحریف کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دین کی تکمیل ہو چکی ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ یہ عقیدہ قرآن کریم' احادیث صحیحہ' اجماع امت اور قیاس چاروں اصولوں کی رو سے ثابت اور طے شدہ ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

(سبا: ۲۸)

''اور ہم نے آپؐ کو تمام انسانوں کی طرف بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے''۔

ایک اور مقام پر رب العزت فرماتے ہیں:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

(الانبیاء: ۱۰۷)

''اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر''۔

ان تمام آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ کی نبوت اپنے زمانہ سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والے سبھی انسانوں کے لیے عام ہے آپؐ کے بعد کسی بھی نبی اور رسول کی بعثت نہیں۔

احادیث میں ختم نبوت کی اس قدر وضاحت ملتی ہے کہ ختم نبوت کا کوئی پہلو معرض اخفا میں نہیں رہتا۔ دوصد احادیث میں سے صرف چند احادیث یہاں بیان کی جاتی ہیں:

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَ اَنَا اَحْمَدُ وَ اَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يُمْحٰى بِيَ الْكُفْرُ وَ اَنَا حَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِيْ وَ اَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ

Marfat.com

''حضرت جبیر بن مطعمؓ رضی اللہ عنہ' روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی میرے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہو گا (یعنی کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہیں آئے گا) اور میں عاقب ہوں۔ عاقب'' اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔ (رواہ البخاری' والمسلم' ص ۲۶۱' ج ۲)

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنَ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ (رواہ مسلم)

قریب قیامت میں میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔''

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ' وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَ طُھُوْرًا' وَ اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً وَ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ

(رواہ مسلم)

''حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ اول یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے اور دوسرے یہ کہ رعب سے میری مدد کی گئی' تیسرے یہ کہ میرے لیے غنیمت کا

مال حلال کر دیا گیا اور چوتھے یہ کہ تمام زمین میرے لیے نماز پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی اور زمین کی مٹی میرے لیے پاک کر دینے والی بنا دی گئی، پانچویں یہ کہ میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں، چھٹے یہ کہ میرے بعد انبیاء ختم کر دیئے گئے ہیں۔"

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

(رواہ البخاری و مسلم)

"حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔"

عَنْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عَمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) (رواہ الترمذی ص 209 ج 2)

"حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتا۔"

نبی اکرمؐ سید الکونین اور نبیؐ آخر الزمان ہیں:

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ: آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ. (رواه أحمد عن أبي سعيد الخدري).

(مختار الاحادیث النبویہ والحکم المحمدیہ، تالیف السید احمد الہاشمی، صفحہ ۹۸)

ایک موقع پر آپؐ نے نبوت کو ایک محل کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا:

مَثَلِیْ وَ مَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِیَةٍ مِّنْ زَوَایَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَ یَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَ یَقُوْلُوْنَ هَلَّا وَضَعْتَ هٰذِهِ اللَّبِنَةَ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ

(مسلم، ج ۲، ص ۲۴۸)

"میری اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی عمارت بنائی ہو اور اس کی خوب زینت و آرائش کی ہو مگر اس کی ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی ہو۔ پس لوگ اس کے اردگرد چکر لگائیں اور اس کی خوبی تعمیر پر خوش ہوں اور اس سے کہیں کہ آپ نے یہاں اینٹ کیوں نہیں لگائی۔ آپؐ نے فرمایا پس میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی تمام انبیاء کا ختم کرنے والا ہوں"۔

اسلامی تاریخ میں یہ بات درجہ تواتر کو پہنچ چکی ہے کہ مسیلمہ کذاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں نبوت کا دعویٰ کیا اور نبی کریمؐ کی رحلت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جہاد کی جو پہلی مہم اپنی خلافت میں بھیجی وہ مسیلمہ کذاب اور اس کی جماعت کی طرف تھی۔ قاضی عیاض اپنی کتاب شفاء میں فرماتے ہیں:

لِاَنَّهٗ اَخْبَرَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ وَ اَخْبَرَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاَجْمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلٰى حَمْلِ هٰذَا الْكَلَامِ عَلٰى ظَاهِرِهٖ اَنَّهٗ مَفْهُوْمُهُ الْمُرَادُ بِهٖ دُوْنَ تَاوِیْلٍ وَلَا تَخْصِیْصٍ فَلَا شَكَّ فِیْ كُفْرِ هٰؤُلَاءِ الطَّوَائِفِ كُلِّهَا قَطْعًا اِجْمَاعًا وَ سَمْعًا

(شفاء، ص ۳۶۲، مطبوعہ ہند)

"اس لیے کہ آپؐ نے خبر دی ہے کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بھی خبر دی ہے کہ آپؐ

سلسلہ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ یہ بالکل اپنے ظاہری معنوں پر محمول ہے اور جو اس کا مفہوم ظاہری الفاظ میں سمجھ میں آتا ہے وہی بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے مراد ہے' پس ان لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں جو اس کا انکار کریں اور یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے"۔

علامہ سید محمود آلوسیؒ اس اجماع کو یوں نقل فرماتے ہیں:

وَكَوْنُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ مِمَّا نَطَقَتْ بِهِ الْكُتُبُ وَ صَدَّعَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَ اَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْاُمَّةُ فَيَكْفُرُ مُدَّعِيْ خِلَافِهِ وَ يُقْتَلُ اِنْ اَصَرَّ

(روح المعانی' ص ۶۵' ج ۷)

"اور آنحضرتؐ کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جن پر تمام آسمانی کتابیں ناطق ہیں اور احادیث نبویہ اس کو باوضاحت بیان کرتی ہیں اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے پس اس کے خلاف جو مدعی ہے وہ کافر ہے اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے"۔

حضرت علامہ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ اسی مضمون کی بابت فرماتے ہیں:

دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا كُفْرٌ بِالْاِجْمَاعِ

(شرح فقہ اکبر' ص ۲۰۲)

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا باجماع کفر ہے"۔

آج تک پوری امت مسلمہ کا اجماع چلا آتا ہے کہ حضور اکرمؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کفر ہے بلکہ امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا تو یہ فتویٰ ہے کہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کے مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنا یا معجزہ مانگنا بھی کفر ہے۔ فرمایا:

"کہ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت سے دلیل طلب کی وہ یقیناً کافر ہو گیا"۔

Marfat.com

اس سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ مدعی نبوت پر ایمان لانا تو کجا اس سے دلیل طلب کرنا کفر قرار دیا گیا۔

خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جو عظیم قربانی دی وہ تاریخ کے صفحات میں موجود ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور جمیع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نظر میں عقیدہ ختم نبوت کی جو اہمیت تھی اسکا اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مدعی نبوت مسیلمہ کذاب سے جو معرکہ ہوا اس میں بائیس ہزار مرتدین قتل ہوئے اور بارہ صد کے قریب صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش فرمایا جن میں چھ صد کے قریب تو حفاظ اور قراء تھے۔ حتیٰ کہ اس معرکہ میں بدری صحابہ کرامؓ کی قیمتی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کر دیا۔ مگر اس عقیدہ پر آنچ نہ آنے دی۔

ختم نبوت کے بارے میں دلائل: (احادیث کی روشنی میں)

بخاری شریف میں ارشاد ہے:

"میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔" بلکہ خلفاء ہوں گے لہٰذا حضورؐ کے بعد خلفاء تو ہو سکتے ہیں مگر آنحضرتؐ کے بعد نبی کوئی نہیں ہو سکتا۔

اس طرح مسلم شریف میں بھی خاتم النبیینؐ کے بارے میں ہے "کہ میں آیا اور انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا"۔ اس طرح ترمذی' مسند ابی داؤد اور مسند احمد میں بھی اس کی تائید ہے۔

مسلم' ترمذی اور ابن ماجہ کی احادیث شریف میں ہے: مجھے چند باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے اور آخری بات آپؐ نے یہ بتائی کہ میرے بعد انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح ترمذی کی ایک حدیث ہے۔ "نبوت اور احادیث کا سلسلہ ختم ہو گیا میرے بعد اب نہ کوئی رسول اور نہ نبی ہے"۔ مسلم اور بخاری میں لکھا ہے: "اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو"۔

ابن ماجہ میں ارشاد ہے: اب میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔

مسند احمد میں ہے کہ حضورؐ نے تین مرتبہ فرمایا: "میں محمدؐ نبی امی ہوں۔ پھر فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں ولا نبی بعدی۔

Marfat.com

مسند احمد' نسائی اور ابوداؤد کے مطابق ''میرے بعد کوئی نبوت نہیں ماسوائے اچھے خواب یا صالح خواب کے''۔

یعنی ہوسکتا ہے خواب میں اشارہ ہو جائے لیکن وحی ختم ہوگئی۔

مسلم کی ایک حدیث ہے ''میں آخری نبی ہوں''۔

ان احادیث سے قطعی طور پر ثابت ہوا کہ آنحضرتؐ کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہے اور جو نبوت کا دعویٰ کریں گے وہ جھوٹے اور کذاب ہیں۔

صحابہ کرامؓ کا اجماع:

قرآن اور احادیث کے بعد تیسری دلیل تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی نہ مانے وہ کافر ہے اور وہ خارج از اسلام ہے۔ امام ابو حنیفہؒ ابن جریر اور امام طحاوی وغیرہ سب کے نزدیک آپؐ خاتم النبیین ہیں۔ علامہ ابن حزمؒ اپنی کتاب المحلیٰ میں لکھتے ہیں: یقیناً آنحضرتؐ کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے جو یہ ایمان نہیں رکھتا ہے وہ خارج از اسلام ہے۔

امام غزالیؒ کہتے ہیں کہ امت میں بالاتفاق حضرت محمدؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ علامہ زمخشری' امام رازی' ابن کثیر اور ملا علی قاری کے بقول ''نبوت کا دعویٰ کرنا کفر ہے''۔ یہ امر فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے: ''جو شخص آنحضرتؐ کے آخری نبی ہونے پر یقین نہ رکھے وہ یقیناً کافر ہے۔''

مولانا مودودی فرماتے ہیں کہ نبوت کا معاملہ ایک نازک معاملہ ہے اور قرآن میں صاف صاف کہا گیا ہے کہ حضورؐ کے بعد نبوت نہیں ہوگی۔ دین مکمل ہو چکا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی آمد ثانی:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھا لیے گئے اور دوبارہ تشریف لائیں گے' جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسیح موعود سے مراد ہمارا نبی ہے وہ جھوٹے ہیں۔ حضور اکرمؐ بطور آخری نبی بھی برحق ہیں۔ حضورؐ کی احادیث میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول ثانی کا ذکر ہے۔

حدیث بخاری میں ہے: ''خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ضرور اتریں گے تمہارے درمیان ابن مریم حاکم بن کر' عادل بن کر' صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو ختم کر دیں گے اور جنگ کو ختم کر دیں گے۔''

مولانا مودودی کہتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے تو وہ نبی کی حیثیت سے نہیں آئیں گے۔ اس کی تائید علامہ آلوسی اور امام رازی نے بھرپور انداز سے کی ہے۔ ان کے مطابق جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو وہ دجال کے فتنہ کو ختم کریں گے۔ وہ مسلمانوں کی جماعت میں صرف ایک فرد کی حیثیت سے داخل ہوں گے۔ مسلمانوں کے امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے تاکہ لمحہ بھر شک بھی نہ گزرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں۔

دجال کا تصور یہ ہے کہ وہ یہودیوں میں سے ہوگا اور اپنے آپ کو مسیح کے طور پر پیش کرے گا۔ یہودیوں کے لٹریچر میں لکھا ہے کہ دجال مسیح جنگی لیڈر بن کر نیل اور فرات سے لے کر سارے علاقہ پر قابض ہوگا اور یہودیوں کو بسائے گا۔ مشرق وسطیٰ میں صورت حال یہی ہے۔ اسرائیل سے عربوں کو نکال کر دنیا کے دیگر ممالک سے یہودی لاکر بسائے جا رہے ہیں۔

دجال کے بارے میں آنحضرتؐ نے فرمایا تھا: ''کہ دجال سے پناہ مانگتا ہوں۔'' اللہ تعالیٰ دجال اکبر کا خاتمہ کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ کو بھیجیں گے جنہیں دو ہزار سال پہلے صلیب پر چڑھا دیا گیا تھا۔ وہ دمشق آئیں گے۔

الغرض قرآن و حدیث کی روشنی میں ختم نبوت کا نظریہ ہر لحاظ سے ثابت ہے۔

Marfat.com

باب نمبر: 13

اسلام اور احمدیّت

(مع علامہ محمد اقبالؒ کی طرف سے پنڈت جواہر لال نہرو کے اُٹھائے گئے سوال کا جواب)

ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے اپنے اشعار اور افکار سے نظریہ ختم نبوت کی پاسبانی فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت ان کے اشعار سے ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا:

وہ دانائے سبل ختم الرسل' مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

قادیانیت کے بارے میں علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا:

پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر

پنڈت جواہر لال نہرو نے قادیانیت کے بارے میں علامہ اقبالؒ سے چند سوالات کیئے تھے۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے ان سوالات کا نہایت مدلّل جواب دیا۔ اب علامہ اقبالؒ کا جواب ملاحظہ ہو:

(۱) حضرت محمدؐ اشخاص مقدسہ (انبیاء) کے سلسلہ کی آخری کڑی ہیں:

حضرت محمد ﷺ کا سادہ تر عقیدہ دو دعاوی پر مشتمل ہے کہ اللہ ایک ہے اور حضرت محمد ﷺ ان اشخاص مقدسہ کے سلسلہ کی آخری کڑی ہیں جو وقتاً فوقتاً تمام ممالک اور تمام زمانوں میں انسانیت کو صراط مستقیم حیات دکھانے کے لئے آئے۔

Marfat.com

(۲)۔ قادیانیوں کے خلاف ہندوستانی مسلمان مشتعل ہیں:

لہٰذا جب اس قسم کی بغاوت نمودار ہوتی ہے تو ایک اوسط مسلمان کے جذبات فطری طور پر شدید ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہائیوں کے خلاف مسلمانِ فارس اس قدر مشتعل نہیں ہوا اور یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کے خلاف ہندوستانی مسلمان اس قدر مشتعل ہیں۔ یہ سچ ہے کہ مسلمان فرقوں کے درمیان معمولی قانونی نکات اور مذہبی مباحثات کی وجہ سے باہمی اتہاماتِ ارتداد موجود رہے ہیں۔ معمولی مذہبی نکات تفاوت اور شدید ارتدادی معاملات جن میں مرتد کو سماج سے نکال دیا جاتا ہے ان دونوں کی وجہ سے آج کے دور کے تعلیم یافتہ مسلمان جنہیں مسلمانوں کی مذہبی مناقشت کی تاریخ کا کوئی عملی تجربہ نہیں ہے لفظ کفر کے بے محابہ استعمال میں مسلمان معاشرے کے سماجی و سیاسی انتشار کا نشان محسوس کرتے ہیں۔

(۳) تحریک احمدیت کے دو گروہ (قادیانی اور لاہوری) ارتدادِ عظیم کے مرتکب:

یہاں یہ بات واضح کر دینی چاہیئے کہ تحریک احمدیت دو گروہوں ''قادیانی'' اور ''لاہوری'' میں منقسم ہے۔ اوّل الذکر سرِ عام اس کے بانی کو پیغمبر مانتے ہیں۔ موخرالذکر نے اپنے یقین کامل یا پھر اپنی حکمت عملی کی بناء پر مخفی قادیانیت کے پرچار کو زیادہ سازگار قرار دیا ہے۔ تاہم جیسا کہ میں کہتا ہوں کہ یہ سوال دونوں فریقوں کے مابین وجہ نزاع ہے کہ آیا احمدیت کا بانی پیغمبر تھا جس کے مقصد کے انکار سے ارتدادِ عظیم لازم آتا ہے۔ احمدیوں کے اس گھریلو مسئلے کی جانچ و پرکھ میرے مقصد کے لئے غیر ضروری ہے۔ یہاں پر واضح کی جانے والی وجوہات کی بناء پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک مکمل پیغمبر کا نظریہ جس کے انکار سے منکر کا اسلام سے اخراج ہو جاتا ہو احمدیت کے لئے ضروری ہے اور قادیانیوں کا موجودہ سربراہ لاہوریوں کے سربراہ کی نسبت سے اس تحریک کی روح کے ساتھ زیادہ سرشار ہے۔ اسلام میں ''عقیدہ ختم نبوت'' کی ثقافتی اہمیت کی کسی اور جگہ پر بھرپور وضاحت کر چکا ہوں۔ اس کے معانی بالکل سادہ ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی انسان کی روحانی اطاعت نہ کی جائے جنہوں نے اپنے پیروکاروں کی نجات کے لئے ایسا قانون فراہم کیا جس کے سوتے انسانی شعور کی پاتال سے پھوٹتے محسوس ہوتے ہیں۔ علوم

Marfat.com

معرفت کی رو سے یہ نظریہ یوں ہے کہ:

''سیاسی وسماجی وجود جسے ''اسلام'' کہتے ہیں مکمل اور ابدی ہے''۔

(۴) قادیانی اسلام کے غدار ہیں:

حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی ایسی وحی ممکن نہیں ہے جس کے انکار سے ارتداد لازم آجائے۔ جو کوئی ایسی وحی کا دعویٰ کرتا ہے وہ اسلام کا غدار ہے۔ چونکہ قادیانیوں کا یہ ایمان ہے کہ تحریک احمدیت کا بانی ایسی وحیوں کا حامل ہے اس لئے وہ پورے عالم اسلام کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اُن کے بانی کی یہ خود ساختہ دلیل قرون وسطیٰ کے کسی ماہر الہیت جیسی لگتی ہے کہ اگر پیغمبر اسلام کی روحانیت سے کوئی اور پیغمبر پیدا نہیں ہوتا تو اس کو نامکمل سمجھا جائے۔ وہ خود اس بات کا دعویدار ہے کہ اس کی نبوت بذات خود پیغمبر اسلام کی روحانیت کی ''پیغمبر پیدا کرنے کی استطاعت'' کی ایک واضح شہادت ہے۔ مگر اس سے اگر آپ پوچھیں کہ کیا حضرت محمد ﷺ کی نبوت کی استطاعت ایک سے زیادہ پیغمبر پیدا کرسکتی ہے تو اس کا جواب نفی میں ہوگا۔ اُس کا اصل کہنا تو یہی بنتا ہے کہ:

''محمد ﷺ آخری نبی نہیں ہیں۔ میں آخری نبی ہوں''۔

(۵) تحریک احمدیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتمیت کے مرتبے سے محروم کرتی ہے:

تاریخ انسانی میں عمومی اور تاریخ ایشیاء میں خصوصی طور پر اسلامی نظریہ ختم نبوت کی ثقافتی قدر کو سمجھے بغیر وہ ختم نبوت سے مراد اس نظریئے کو لیتا ہے کہ یہ حضرت محمد ﷺ کی نبوت پر غیر کاملیت کا دھبہ ہے کہ ان کا پیروکار کوئی شخص نبوت کے درجے تک نہیں پہنچ سکتا۔ جہاں تک اس کی دماغی نفسیات کو میں پڑھ سکا ہوں وہ اپنے نبوت کے دعوے کے مفاد میں اپنے آپ کو اس کا اہل جتاتا ہے جسے وہ پیغمبر اسلام ﷺ کی تخلیقی روحانیت قرار دیتا ہے اور عین اسی وقت وہ آنحضور ﷺ کی روحانی استطاعت کی خالقیت کو محدود کر کے یعنی صرف ایک نبی جو کہ تحریک احمدیت کا بانی ہے کو پیدا کر کے آپ ﷺ کو خاتمیت کے مرتبے سے محروم کرتا ہے۔ اس طریقے سے ایک نیا پیغمبر آپؐ کی خاتمیت کو خاموشی سے

Marfat.com

چرا رہا ہے جنہیں وہ اپنا روحانی پیشرو تسلیم کرتا ہے۔ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ پیغمبر اسلام ﷺ کا ''بروز'' ہے۔ اس طرح در پردہ نقب زنی کرتے ہوئے وہ کہتا ہے کہ آپ ﷺ کا بروز ہونے کی حیثیت سے اس کی خاتمیت ہی دراصل ختم نبوت ہے اور اس طرح درحقیقت وہ ختم نبوت سے انحراف نہیں کر رہا۔ اپنی اور آنحضور ﷺ کی ختم نبوت کی پہچان کراتے ہوئے وہ بڑی آسانی سے نظریہ ختم نبوت کے زمانی مطالب کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔ تاہم یہ بات واضح ہے کہ لفظ ''بروز'' ''مکمل یکسانیت'' کے معنی میں بھی لیا جائے تو اس کی کوئی اعانت نہیں کرتا۔ ''بروز'' ہمیشہ اپنے اصل سے علیحدہ ہی ہوتا ہے۔ صرف آواگون کے مطالب میں ''بروز'' اپنے اصل سے آکر ملتا ہے۔ چنانچہ ہم اگر لفظ ''بروز'' کا مطلب ''روحانی خصائص میں یکساں'' لیں تو دلیل غیر موثر رہ جاتی ہے۔ اگر دوسری طرف اس کا ہم یہ مطلب لیں کہ اصل کا دوسرا جنم لفظ کے آریائی مطالب میں ہے تو دلیل بظاہر خوشنما لگتی ہے مگر اس کا مصنف مجوسیوں کا لبادہ اوڑھے کھڑا نظر آتا ہے۔

(۶) ابن عربیؒ اور پیغمبرانہ شعور کی خصوصیات:

سپین کے عظیم مسلمان صوفی محی الدین ابن عربیؒ کی سند سے یہ مزید دعویٰ کیا گیا ہے کہ روحانی ارتقاء کے منازل میں ایک مسلمان صوفی کے لئے ممکن ہے کہ وہ پیغمبرانہ شعور کی خصوصیات کا تجربہ حاصل کر لے۔ میں ذاتی طور پر نفسیاتی لحاظ سے شیخ محی الدین ابن عربی کے اس نظریے کو مستحکم نہیں سمجھتا مگر اس کو درست مان کر جو قادیانی دلیل آئی ہے اس کی بناء اس کی اصل صورتحال کی مکمل غلط فہمی پر ہے۔ شیخ نے اسے خالصتاً ایک نجی امتیاز قرار دیا ہے جو کہ اشیاء کی اصلیت کے لحاظ سے کسی بھی بزرگ کو یہ استحقاق نہیں دیتی کہ جو اس پر یقین نہ لائیں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ البتہ شیخ کے نکتہ نظر سے ایک سے زیادہ ولی ہو سکتے ہیں جو ایک ہی زمانہ اور ایک ہی ملک میں رہتے ہوں وہ پیغمبرانہ شعور حاصل کر لیں۔ قابل گرفت نکتہ یہ ہے کہ نفسیاتی طور پر ایک ولی کے لئے یہ ممکن ہے کہ پیغمبرانہ تجربات کی استطاعت حاصل کر لے تو یہ تجربہ اتنی سیاسی و سماجی اہمیت کا حامل نہیں ہوگا کہ اُسے ایک نئی تنظیم کا محور بنا دے اور اسے اس قابل کر دے کہ وہ اس تنظیم کو ایمان کی کسوٹی بنا دے یا حضرت محمد ﷺ کے پیروکاروں کو بے ایمان بنا دے۔ آپ کی صوفیانہ

نفسیات کو ایک طرف رکھتے ہوئے میں ''فتوحات'' کے متعلقہ پیرے کے محتاط مطالعے کے بعد قائل ہو گیا ہوں کہ عظیم ہسپانوی صوفی بھی حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کے اتنے ہی قائل ہیں جتنا کہ کوئی بھی راسخ العقیدہ مسلمان ہو سکتا ہے اور اگر وہ مراقبے میں یہ دیکھ لیتے کہ ایک دن مشرق میں تصوف میں ایک ہندوستانی نو آموز آنحضرت ﷺ کی خاتمیت کو اپنی صوفیانہ نفسیات کے لبادے میں تباہ کرنے کے درپے ہے تو وہ یقیناً ہندوستانی علماء کو ذہن میں رکھتے ہوئے مسلمانان عالم کو ایسے غداران سے ضرور خبردار کر جاتے۔

(۷) عقیدہ اوّل کے کافر اور جہنم کے شعلوں کا ایندھن:

یہ وحیانہ بنیاد احمدیت نے مہیا کی ہے اور احمدی اس بات کے دعوے دار ہیں کہ یہی وہ عظیم ترین خدمت ہے جو برطانوی سامراج کی خاطر اُنہوں نے سرانجام دی۔ مذہبی خیالات جو پیغمبرانہ دعوے کی وحیانہ بنیاد پر ہوں ایک سیاسی اہمیت کے لئے اُس درجہ پر جا پہنچتے ہیں کہ جو مدعی کے خیالات کو قبول نہ کریں وہ عقیدہ اول کے کافر اور جہنم کے شعلوں کا ایندھن ہیں۔ اس تحریک کی جتنی اہمیت میں سمجھتا ہوں اس کا یہ احمدیہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰؑ ایک عام فانی آدمی کی موت مرے ہیں اور ان کی دوبارہ آمد کا مطلب ایک ایسے شخص کی آمد ہے جو روحانی طور پر ''اُن جیسا'' ہوگا اس تحریک کو ایک معقولی پہناوا تو دے دیتا ہے مگر یہ اس تحریک کی روح کے لوازمات میں سے نہیں ہے۔ میرے خیال میں یہ مکمل نبوت کی طرف پیش قدمی کے ابتدائی اقدامات ہیں جو دراصل اس تحریک کے تمام مقاصد کو پورا کر سکتے ہیں جن کی خاطر نئی سیاسی قوتیں اسے وجود میں لائی ہیں۔

(۸) اسلام کے رُخسار پر احمدیت کی پیلاہٹ:

چنانچہ قاری دیکھے گا کہ آج ہم ہندوستانی اسلام کے رخسار پر احمدیت کی جو پیلاہٹ دیکھ رہے ہیں وہ ہندوستان میں مسلمان مذہبی افکار کی تاریخ میں کوئی ناگہانی منظر نہیں ہے۔

(۹) اسلام کے دو بنیادی اصول خدا کی وحدانیت اور خاتمیت ختم الرسل ﷺ:

جب تک کوئی شخص اسلام کے دو بنیادی اصولوں یعنی خدا کی وحدانیت اور خاتمیت

Marfat.com

ختم الرسل ﷺ کا وفادار ہے تو اسے تنگ نظر ترین ملا بھی اسلام سے خارج نہیں کر سکتا۔

(۱۰) اسلامی استحکام کو نقصان (بہائیوں اور قادیانیوں کی طرف سے):

اسلام کا استحکام اسلام کے دو بنیادی اصولوں پر یکساں عقیدے پر مشتمل ہوتا ہے جس کے ضمن میں پانچ مشہور عملیات عقیدہ موجود ہیں۔ اسلامی استحکام کے یہ پہلے لوازمات میں جو کہ اس مطلب میں حضور ﷺ کے دور سے لے کر آج اس وقت تک چلے آ رہے ہیں جب فارس میں بہائیوں نے اور ہندوستانی میں قادیانیوں نے اسے خراب کر دیا ہے۔ اسلامی دنیا میں یہ یکساں عملی روحانی ماحول کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ سیاسی طور پر اسلام کا استحکام اسی وقت تغیر پذیر ہوتا ہے جب مسلمان کسی بھی بنیادی عقیدے اور اس پر عمل کرنے سے باغی ہو جائیں۔

(۱۱) علامہ اقبالؒ کا خط پنڈت نہرو کے نام

(احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں):

لاہور

۲۱ جون ۱۹۳۶ء

پیارے پنڈت جواہر لعل!

مجھے آپ کا خط ملا جس کا بہت بہت شکریہ۔

جس وقت میں نے آپ کے مضامین کے جواب میں آپ کو لکھا تھا مجھے یقین تھا کہ آپ کو احمدیوں کے سیاسی رویے کا کوئی علم نہیں تھا۔ تاہم میں نے جواب کیوں لکھا اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ خصوصی طور پر آپ کو دکھانا تھا کہ مسلمانوں کی وفاداری کیسے شروع ہوئی ہے اور کس طرح آخر کار اس نے احمدیت میں ایک وحیانہ بنیاد ڈھونڈ لی ہے۔ میرا مضمون چھپنے کے بعد مجھے یہ جان کر بڑی حیرانی ہوئی کہ تعلیم یافتہ مسلمانوں کو بھی ان تاریخی وجوہات کا پتہ نہیں جنہوں نے احمدیوں کی تعلیمات کی تشکیل کی ہے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں میں آپ کے چاہنے والوں جو کہ پنجاب یا جہاں کہیں بھی ہیں کو آپ کے مضامین پڑھ کر دکھ ہوا اور وہ یہ سوچنے لگے کہ شاید آپ کو تحریک احمدیت سے کوئی ہمدردی ہے۔ اس کی زیادہ تر وجہ

Marfat.com

یہ تھی کہ احمدی آپ کے مضامین پر خوشیاں منا رہے تھے ۔ آپ کے بارے میں غلط فہمی کی زیادہ تر وجہ احمدی پریس ہے ۔ تاہم مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ کے بارے میں میرا تاثر غلط نکلا ۔ مذہبیت میں میری دلچسپی بہت کم ہے مگر احمدیوں کا مقابلہ ان کے ہی میدان میں کرنے کے لئے مجھے اس میں تھوڑی دلچسپی لینا پڑی ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے اپنا مضمون اسلام اور ہندوستان کے بارے میں بہترین نیت کے ساتھ لکھا تھا ۔ میرے ذہن میں اس بارے میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں ۔ لاہور میں آپ کے ساتھ ملاقات کا موقع نہ مل سکنے کا مجھے بہت قلق ہوا ۔ میں ان دنوں شدید علیل تھا اور اپنے کمرے سے باہر نہیں آسکتا تھا ۔ پچھلے دو سالوں سے اپنی متواتر علالت کی وجہ سے میں عملی طور پر بالکل ایک ریٹائرڈ زندگی گزار رہا ہوں ۔ براہ کرم میرے علم میں لائیں کہ اب آپ پنجاب کب آئیں گے ۔ کیا آپ کو آپ کی مجوزہ ”اتحاد برائے عوامی آزادی“ کے بارے میں میرا خط مل گیا ہے آپ نے اپنے خط میں اس کا تذکرہ نہیں کیا اس لئے مجھے خدشہ ہے کہ یہ خط شاید آپ کو ملا ہی نہیں ۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال

(اس خط کو ایشیاء پبلشنگ ہاؤس بمبئی ۔ کلکتہ ۔ نئی دلی اور مدراس کی طرف سے شائع کردہ کتاب ”اے بنچ آف اولڈ لیٹرز“ (A Bunch of Old Letters) سے نقل کیا گیا ہے)۔

(12) ۔ علامہ اقبالؒ کا انگریزی خط پنڈت نہرو کے نام:

ALLAMA IQBAL'S LETTER TO PANDIT JAWAHAR LAL NEHRU

Lahore.

21st June, 1936

My dear Pandit Jawahar Lal!

Thank you so much for your letter which I received yesterday.

At the time I wrote in reply to your articles, I believed

that you had no idea of the political attitude of the Ahmedis. Indeed the main reason why I wrote a reply was to show, especially to you, how Muslim loyalty had originated and how eventually it had found a revelational basis in Ahmedism. After the publication of my paper I discovered, to my great surprise, that even the educated Muslims had no idea of the historical causes which had shaped the teachings of Ahmedism. Moreover, your Muslim admirers in the Punjab and elsewhere felt perturbed over your articles as they thought you were in sympathy with the Ahmedia movement. This was mainly due to the fact that the Ahmedis were jubilant over your articles. The Ahmedia press was mainly responsible for the misunderstanding about you. However, I am glad to know that my impression was erroneous. I myself have little interest in theology, but had to dabble in it a bit in order to meet the Ahmedis on their own ground. I assure you that my paper was written with the best intentions for Islam and India. I have no doubt in my mind that the Ahmedis are traitors both to Islam and to India. I was extremely sorry to miss the opportunity of meeting you in Lahore. I was very ill in those days and could not leave my room. For the last two years, I have been living a life practically of retirement on account of continued illness. Do let me know when you come to the Punjab next. Did you receive my letter regarding your proposed Union for Civil Liberties? As you do not acknowledge it in your letter I fear it never reached you.

Yours Sincerely,

Muhammad Iqbal

This letter has been copied from a book 'A Bunch of Old letters' published by Asia Publishing House, Bombay, Calcutta, New Delhi, Madras.)

Marfat.com

باب نمبر:14

قادیانیت ۔۔۔ ملکی و غیر ملکی عدالتوں' مختلف اداروں اور مسلم اکابرین کی نظر میں

قادیانیت کی بنیاد

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو مرزا غلام احمد قادیانی نے لودھیانہ (ہندوستان) میں قادیانیت کی بنیاد رکھی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے شادی کریں گے' ان کی اولاد ہو گی اور وہ پینتالیس برس تک (زمین پر دوبارہ) رہیں گے پھر وہ فوت ہوں گے اور میرے پاس میرے مقبرہ میں دفن کیے جائیں گے (مشکوۃ شریف' ص ۴۸۰)۔

ا۔ گیمبیا (مغربی افریقہ) نے قادنیوں کو کافر قرار دیا:

گیمبیا میں اسلامی تہذیب گو آٹھ سو سال پرانی ہے لیکن انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں مسلمانوں کو پسماندہ کرنے کی بہت کوشش کی۔ ۱۹۶۵ء میں آزاد ہونے سے پہلے یہ ملک برطانوی قبضے میں تھا۔ انگریزوں نے اس علاقے میں جہاں ۹۶ فیصد مسلمان آبادی تھی قادیانی مشن قائم کیے۔ قادیانی مشنری اس بات کی بہت تبلیغ کرتے تھے کہ انگریزوں کی اطاعت فرض ہے۔ جب انگریز گیمبیا کو آزادی دینے پر مجبور ہوئے تو انہوں نے

Marfat.com

۱۹۶۴ء میں **فرمان سنگاٹ** کو پاکستان بھیجا تھا۔ اس نے ربوہ آ کر مرزا بشیر الدین محمود کی بیعت کی۔ ۱۹۶۵ء میں برطانیہ نے گیمبیا کو آزادی دی اور **فرمان سنگاٹ** کو اپنا قائم مقام بنا کر اسے پورے ملک کا قبضہ دے دیا تھا۔

۱۹۶۵ء میں مرزا ناصر احمد اپنے باپ کا جانشین بنا تو اس نے **فرمان سنگاٹ** کو گیمبیا کا بادشاہ قرار دے کر اسے آمادہ کیا کہ وہ ربوہ خط لکھے کہ اسے مرزا غلام احمد کے پرانے کپڑے بطور تبرک درکار ہیں۔ یہ مشورہ مرزا غلام احمد کے اس الہام کو پورا کرنے کے لئے دیا گیا تھا کہ ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''۔

فرمان سنگاٹ کو یہ ''برکت'' بہت مہنگی پڑی' اس کا اثر یہ پڑا کہ ادھر ربوہ سے اسے کپڑے پہنچے' ادھر گیمبیا میں ایوان اقتدار میں انقلاب آیا اور فرمان سنگاٹ کو اقتدار سے معزول کر کے جیل میں ڈال دیا اور اس کی بجائے داود جوارا گیمبیا کے سربراہ قرار پائے جو پہلے نائب گورنر تھے۔ مرزا غلام احمد کے کپڑوں کو یہ پہلی ''برکت'' تھی جو فرمان سنگاٹ کی بدنصیبی کا باعث بنی۔ اب دوسری ''برکت'' یہ ظاہر ہوئی کہ اس حکومت نے قادیانیوں کے خلاف یہ تاریخ ساز فیصلہ صادر کر دیا کہ قادیانی کافر ہیں۔

۲۔ رابطہ عالم اسلامی: (قادیانی خارج از اسلام ہیں):

10 اپریل 1974ء کو رابطہ عالم اسلامی کے تحت مکہ مکرمہ میں 108 تنظیموں کے تین صد سے زائد اراکین کے اجتماع میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا اور ان کی بابت ایک قرارداد منظور کی گئی۔

''قادیانی'' جو کہ احمدی بھی مشہور ہیں ایک خارجی (خارج از اسلام) فرقہ ہے جو اسلام کے بنیادی ارکان کو مسخ کر کے ایک خاص انداز میں پیش کرتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے منتخب کئے ہوئے عالیشان دین کو بگاڑ دے۔

۳۔ شام میں قادیانیوں کے خلاف عمل:

۲۵ مارچ ۱۹۵۸ء کو انسپکٹر جنرل پولیس آف جمہوریہ شام نے قادیانیوں کے مراکز پر چھاپے مار کر انہیں اوقاف کی تحویل میں دے دیا۔

Marfat.com

۴۔ مفتی اعظم شام شیخ ابوالیسر عابدین کا فتویٰ:

۱۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو مفتی اعظم جمہوریہ شام شیخ ابوالیسر عابدین نے یہ فتوی صادر فرمایا کہ چونکہ فرقہ قادیانیہ سیدنا محمد ﷺ کو آخری نبی نہیں تسلیم کرتا۔ لہٰذا میں اس کے کفر کا فتویٰ دیتا ہوں۔

۵۔ سپریم کورٹ (ماریشس) کا فیصلہ (۱۹۲۰ء):

۱۹ نومبر ۱۹۲۰ء کو ماریشس (بحر ہند کا ایک جزیرہ) کی سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ مسلمان الگ امت ہیں اور قادیانی الگ۔ اس بناء پر وہ اپنی اپنی تعمیر کردہ مساجد میں نماز ادا کریں۔

۶۔ الاستاذ حسین محمود عودہ فلسطینی کا فتویٰ:

قادیانیت جھوٹا مذہب ہے جو بالآخر ختم ہو کر رہے گا۔ (الاستاذ حسین محمود عودہ فلسطینی سابق معتمد خاص مرزا طاہر احمد قادیانی سربراہ)

۷۔ مجلس احرار اسلام کا موقف (۱۹۵۳ء):

۲۷ فروری ۱۹۵۳ء کو مجلس احرار اسلام نے پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے عظیم ملک گیر تحریک کا آغاز کیا۔

۸۔ سیشن جج بہاولپور کا فیصلہ (۱۹۳۵ء):

7 فروری 1935ء کو بہاولپور کے ڈسٹرکٹ جج جناب محمد اکبر خان نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

۹۔ صوبہ سرحد کی اسمبلی قرارداد (۱۹۷۴ء):

۱۹ جون ۱۹۷۴ء کو صوبہ سرحد کی اسمبلی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

Marfat.com

۱۰۔ اسلامی نظریاتی کونسل (پاکستان) کا موقف:

طے پایا کہ مرزائی احمدی (قادیانی) ہوں یا لاہوری ازروئے قرآن و سنت اور اجماع امت کافر اور مرتد ہیں اور اسلام سے خارج ہیں نیز ازروئے دستور بھی غیر مسلم ہیں (اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان)۔

۱۱۔ وفاقی شرعی عدالت (پاکستان) کا فیصلہ (۱۹۸۴ء):

۱۲ اگست ۱۹۸۴ء کو پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت نے قادیانیوں کی طرف سے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف دائر کردہ درخواست کو مسترد کر دیا۔

۱۲۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان:

(ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) کی ترمیم

۳۔ ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۹۶۰ء میں نئی دفعات
۲۹۸۔ ب اور ۲۹۸۔ ج کا اضافہ

مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵، ۱۸۶۰ء) میں باب ۱۵ میں، دفعہ ۲۹۸ الف کے بعد حسب ذیل نئی دفعات کا اضافہ کیا جائے گا۔ یعنی

۲۹۸۔ ب بعض مقدس شخصیات یا مقامات کے لیے
مخصوص القاب، اوصاف یا خطابات وغیرہ کا ناجائز استعمال

۱۔ قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو ''احمدی'' یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے، خواہ زبانی ہو یا تحریر یا مرئی نقوش کے ذریعے۔

(الف) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کسی شخص کو امیر المومنین، خلیفہ المومنین، خلیفۃ المسلمین صحابی یا رضی اللہ عنہ کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

(ب) حضرت محمد ﷺ کی زوجہ مطہرہ کے علاوہ کسی ذات کو ام المومنین کے طور منسوب

Marfat.com

کرے یا مخاطب کرے۔

(ج) اپنی عبادت گاہ کو ''مسجد'' کے طور پر منسوب کرے یا موسوم کرے یا پکارے۔ تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوحب ہو گا۔

(د) قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں' کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہو یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب۔

۲۔ میں عبادت کے لیے بلانے کے طریقے یا صورت کو اذان کے طور پر منسوب کرے یا اس طرح اذان دے جس طرح مسلمان دیتے ہیں تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا مستوجب بھی ہو گا۔ ۲۹۷۔ ج

قادیانی گروپ وغیرہ کا شخص جو خود کو مسلمان کہے یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے۔

قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو بلاواسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرنے کو کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

۱۳۔ آئین پاکستان میں ترمیم:

ہرگاہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں درج اغراض کے لیے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے لہذا بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:

۱۔ **مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:**

(۱) یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔

Marfat.com

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ آئین کی دفعہ ۱۰۲ میں ترمیم ہوگا:

دفعہ ۱۰۲ کی شق (۳) میں لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین اور قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) درج کیے جائیں گے۔

۳۔ آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم:

آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی۔

(۳) جو شخص حضرت محمد ﷺ جو آخری نبی ہیں' کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے' وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لیے مسلمان نہیں ہے۔

۱۴۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس (۱۹۸۴ء):

۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق (مرحوم) نے قادیانیوں کی خلافِ اسلام سرگرمیوں روکنے کے لئے ''امتناع قادیانیت آرڈیننس'' جاری کیا۔

۱۵۔ منیر انکوائری رپورٹ:

مرزائیوں سے خبردار رہو یہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں (قاضی احسان احمد شجاع آبادی' منیر انکوائری رپورٹ)۔

مرزائی زندیق ہیں اور واجب القتل ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نام کے ساتھ لفظ ''کذاب'' شامل کر دیا کرے (مولانا محمد علی جالندھری: منیر انکوائری رپورٹ)۔

۱۶۔ جسٹس میاں نذیر اختر کا فیصلہ:

مرزا غلام احمد اور اس کے پیروکار غیر مسلم ہیں اور ایک جداگانہ گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ امت مسلمہ کا جزو نہیں ہیں (مسٹر جسٹس میاں نذیر اختر' لاہور ہائی کورٹ)۔

Marfat.com

۱۷۔ جسٹس محمد رفیق تارڑ کا مؤقف :

گزشتہ چودہ سو سال سے تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ عقیدہ چلا آرہا ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرنے والا کاذب' کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے (جسٹس (ر) جناب محمد رفیق تارڑ' بحوالہ انوار ختم نبوت)۔

۱۸۔ جسٹس میاں محبوب احمد کا مؤقف :

عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کا فریضہ اس امت پاک کے سپرد کیا گیا ہے ہم اپنے قلم سے اپنے علم سے' اپنے آنسوؤں سے' اپنی محبت کے چراغوں سے اس کی پاسبانی کا حق ادا کرتے ہیں (عقیدہ ختم نبوت کے تہذیبی اثرات ''جسٹس میاں محبوب احمد'' چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ)۔

۱۹۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں مرزا غلام احمد قادیانی کا توبہ نامہ :

۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو بانی فتنہ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی نے ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور (ہندوستان) کی عدالت میں بحیثیت مجرم پیش ہو کر ایک طویل توبہ نامہ تحریر کیا جس میں یہ عہد کیا کہ آئندہ کسی کو بھی دعوت مباہلہ نہیں دے گا۔

۲۰۔ جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی کا فتویٰ :

قادیانیوں کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک بالکل نئے دین کے پیرو ہیں جو دشمنان اسلام کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے (جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی (ماہنامہ البلاغ' اگست ۱۹۷۴ء)

۲۱۔ اے سی گورداسپور کا فیصلہ (۱۹۰۴ء) :

۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو اے سی گورداسپور (ہندوستان) کی عدالت سے مجرم اسلام مرزا غلام احمد قادیانی کو ۵۰۰ روپے جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی چھ ماہ قید کی سزا کا فیصلہ سنایا گیا۔ نوٹ : (یہ سزا کفر کی وجہ سے نہ تھی)۔

Marfat.com

۲۲۔ سیشن کورٹ بہاولپور کا فیصلہ (۱۹۳۵ء) :

۷ فروری ۱۹۳۵ء کو بہاولپور کے ڈسٹرکٹ جج جناب محمد اکبر خان نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

۲۳۔ میاں محمد سلیم سینئر سول جج راولپنڈی کا فیصلہ (۱۹۵۴ء) :

۲۵ مارچ ۱۹۵۴ء کو میاں محمد سلیم سینئر سول جج راولپنڈی نے اپنے فیصلہ میں قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی توثیق کی۔

۲۴۔ شیخ محمد رفیق گریجہ (سول جج) کا فیصلہ :

۱۳ جولائی ۱۹۷۰ء کو محمد رفیق گریجہ سول جج جیمس آباد ضلع میر پور خاص (پاکستان) نے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا فیصلہ صادر فرمایا۔

۲۵۔ شیخ محمد اکبر ایڈیشنل سیشن جج راولپنڈی کا فیصلہ (۱۹۵۵ء) :

۳ جون ۱۹۵۵ء کو جناب شیخ محمد اکبر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی (پاکستان) نے اپنے فیصلہ میں قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی توثیق کی۔

۲۶۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ اور قادیانیت :

قادیانی فرقہ کا وجود عالم اسلام' عقائد اسلام' شرافت انبیاء خاتمیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کاملیت قرآن کے لئے قطعاً مضر و منافی ہے (بحوالہ : ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ فیضان اقبال' ص ۴۳۵)۔

☆ وحدت اسلامی کا تحفظ نبوت کے عقیدہ ہی سے ممکن ہے (علامہ محمد اقبالؒ تحریک ختم نبوت)۔

☆ اسلام کے مذہبی فکر کی تاریخ میں احمدیت (قادیانیت) کا وظیفہ ہندوستان کے اندر موجود سیاسی غلامی کے لئے الہامی بنیاد مہیا کرتا ہے (علامہ محمد اقبالؒ تحریک ختم نبوت)۔

Marfat.com

۲۷۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کا فتویٰ :

مرزا قادیانی کے دماغ و زبان کی مہار شیطان نے تھام رکھی تھی اور وہ مرزا کو منہ زور گھوڑے کی طرح جھوٹ کی وادیوں میں دوڑاتا تھا۔ (بحوالہ : قادیانیت ہماری نظر میں' شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ)

۲۸۔ مولانا ظفر علی خان کا قول :

مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال تھا' دجال تھا' دجال تھا۔ میں اس سلسلہ میں قانون انگریزی کا پابند نہیں۔ میں قانون محمدی کا پابند ہوں۔ (مولانا ظفر علی خان' تحریک ختم نبوت)۔

۲۹۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا موقف :

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جو تخت نبوت پر سج سکے اور تاج امامت و رسالت جس کے سر پر ناز کرے۔

۳۰۔ قادیانیت نبوت محمدیؐ کے خلاف سازش ہے (مولانا سید ابوالحسن ندوی) :

اسلام کے خلاف وقتاً فوقتاً جو تحریکیں اٹھیں ان میں قادیانیت کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ وہ تحریکیں یا تو اسلام کے نظام حکومت کے خلاف تھیں یا شریعت اسلامی کے خلاف لیکن قادیانیت درحقیقت نبوت محمدی کے خلاف ایک سازش ہے وہ اسلام کی ابدیت اور امت کی وحدت کو چیلنج ہے (کتاب کا نام ''قادیانیت'': مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)۔

☆علمی اور تاریخی حیثیت سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ قادیانیت فرنگی سیاست کے بطن سے وجود میں آئی (مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)۔

۳۱۔ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کا فتویٰ :

جس طرح مسیلمہ کذاب کو مسلمان سمجھنا کفر ہے اسی طرح مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں بلکہ مسیلمہ قادیان' یمامہ

کے مسیلمہ سے دجل اور فریب میں کہیں آگے نکلا ہوا ہے (مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ)۔

۳۲۔ علامہ محمد انور کاشمیریؒ کا فتویٰ:

غلام احمد قادیانی بلاشبہ مردود ازلی ہے۔ اس کو شیطان سے زیادہ لعین سمجھنا جزو ایمان ہے۔ شیطان نے ایک ہی نبی کا مقابلہ کیا تھا۔ اس خبیث اور بدباطن نے جمیع انبیاءؑ پر افتراء پردازی کی ہے (علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ' تحریک نبوت)۔

☆ ''اس امت کے لیے اب تک قادیانیت سے بڑھ کر فتنہ وجود میں نہیں آیا۔ مسلمانوں کے ایمان کو اس فتنہ ارتداد سے بچاؤ اور اپنی ساری قوتیں اس میں صرف کر ڈالو یہ ایسا جہاد ہے جس کا بدلہ جنت ہے میں اس بدلے کا ضامن بنتا ہوں'' (مرض الوفات میں حضرت علامہ سید محمد انور کاشمیریؒ کی وصیت)۔

۳۳۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا فتویٰ:

دنیا میں بہائی ٹولہ بھی موجود ہے وہ ایران کے بہاء اللہ کو رسول مانتا ہے۔ وہ دنیا میں موجود ہے ہم ان کو بھی کافر سمجھتے ہیں۔ (مولانا محمد یوسف لدھیانوی' قادیانیت ہماری نظر میں)۔

۳۴۔ مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کا فتویٰ:

قادیانی مرتد' منافق ہیں' مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جوڑ چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر'' (مولانا احمد رضا خان بریلویؒ' احکام شریعت)۔

۳۵۔ مولانا ابوالکلام آزاد کا موقف:

باقی رہے مرزا صاحب کی دعاوی تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص جس نے اسلام کے اصول و مبادیات کو سمجھا ہے اور عقل سلیم سے بے بہرہ نہیں یہ دعاوی ایک لمحہ کے لیے بھی قبول کر سکتا ہے (مولانا ابوالکلام آزاد (ہفتہ روزہ حق' جون ۱۹۵۲ء' کراچی)۔

Marfat.com

۳۶۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کا موقف :

قرون اخیرہ کا سب سے بڑا فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ظہور ہے (حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ)۔

۳۷۔ مولانا محمد عمر پالم پوریؒ کے تاثرات :

قادیانیت ایک ناسور ہے جس کو یہ لگ جائے وہ لاعلاج ہو جاتا ہے (مولانا محمد عمر پالم پوریؒ، ہماری نظر میں)۔

۳۸۔ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کا فتویٰ :

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ متبعین درجہ بدرجہ مرتد، زندیق، ملحد، کافر اور فرقہ ضالہ میں یقیناً داخل ہیں (شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ)۔

۳۹۔ جامعۃ الازہر (مصر) کا فتویٰ :

جامعۃ الازہر نے بروز ۲۸ جون ۱۹۷۴ء قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا فتویٰ جاری کیا۔

۴۰۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی :

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کا کفر و زندقہ ایک ثابت اور کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ پاکستان اور عالم اسلام کے لئے قادیانیت کا وجود سرطان ہے (سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)۔

۴۱۔ مفتی محمد حسین نعیمیؒ کا فتویٰ:

قادیانی اپنے عقائد اور نظریات کے باعث مرتد ہیں۔ ایسا شخص جو اسلام کے بعد کافر ہو مرتد ہوتا ہے، واجب القتل ہے۔

۴۲۔ آغا شورش کاشمیری کا موقف :

عجیب بات ہے کہ قادیانی امت کا مذہبی محاسبہ کیا جائے تو وہ سیاسی پناہ تلاش

Marfat.com

کرتے ہیں ۔ سیاسی محاسبہ کریں تو وہ مذہبی اقلیت ہونے کا تحفظ چاہتے ہیں (آغا شورش کاشمیریؒ، تحریک ختم نبوت)۔

☆ قادیان مرزائیت کی جائے پیدائش، ربوہ اعصابی مرکز، تل ابیت تربیتی کیمپ، لندن پناہ گاہ، ماسکو استاد اور واشنگٹن اس کا بینک ہے (آغا شورش کاشمیری، ہفت روزہ چٹان، اپریل ۷۴)۔

۴۳۔سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کا فتویٰ:

ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی اور اہم عقیدہ ہے جس پر سارے دین کا دارومدار ہے ۔ دین کا تحفظ اور اس کی بقاء اس عقیدہ کے تحفظ میں مضمر ہے (سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ)۔

۴۴۔حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب کا فتویٰ:

قادیانی فرقہ دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے (حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب، ماہنامہ الحق، اکوڑہ خٹک، پاکستان نمبر ۱۹۷۴ء)۔

۴۵۔سید مناظر احسن گیلانیؒ کی ایک نادر تحریر (نبوت کی تاریخ میں ختم نبوت کا دعویٰ آنحضرت ﷺ کا پہلا دعویٰ تھا):

اگرچہ کھلے کھلے صاف غیر مبہم لفظوں میں بار بار اس کی منادی بھی کر دی گئی تھی اور نبوت و رسالت کے سلسلہ میں یہ پہلی منادی تھی کہ اب آسمان کا پیغام لے کر زمین والوں کے پاس کوئی نہیں آئے گا، یہی وجہ ہے کہ ختم نبوت کی اس سنگین مہر سے جو بھی ٹکراتا ہے، وہی پاش پاش ہو جاتا ہے اور قدرت کی چٹان پر سر مارنے کا یہ لازمی نتیجہ ہے (سید مناظر احسن گیلانیؒ، النبی الخاتم ﷺ، صفحہ ۱۲۱)۔

۴۶۔قادیانیوں کے صد سالہ جشن (۱۹۸۹ء) پر پابندی:

۲۱ مارچ ۱۹۸۹ء کو حکومت پنجاب (پاکستان) نے ربوہ میں ۲۳ مارچ کو منعقد ہونے والے قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی لگا دی ۔

۴۷۔ میر واعظ مولانا محمد یوسف کا فتویٰ:

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ۔مرزائیت نے اسلام کی چمکتی ہوئی پیشانی کو داغدار بنا دیا ہے ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے مقابلہ پر کوئی خانہ ساز نبوت خواہ وہ ظلی ہو یا بروزی قابل قبول نہیں ہو سکتی ۔ (میر واعظ حضرت مولانا محمد یوسف' صدر آزاد جموں وکشمیر)۔

۴۸۔ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کا فتویٰ:

مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک تمام جھوٹے مدعیان نبوت مع اپنی رعیت قطعی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ۔ جو ان کو کافر نہ کہے وہ خود بھی کافر ہے (مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی' عقیدہ ختم نبوت اور اسلام)۔

۴۹۔ عقیدہ ختم نبوت (شعراء کی نظر میں):

ثانی نہیں ہے کوئی رسالتؐ مآب کا
شاہد ہے ورق ورق خدا کی کتاب کا

(یوسف شاہ یوسف)

کہاں بلندی طور اور کہاں تری معراج
کہیں ہوئے ہیں زمین ' آسماں بھی ہموار؟

(حجتہ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی)

وہ بھاگتے ہیں اس طرح مباہلہ کے نام سے
فرار کفر جس طرح ہو بیت الحرام سے

(مولانا ظفر علی خانؒ)

ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا:

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

☆

Marfat.com

دنیا کو ہے اس مہدی برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلہ عالم افکار

☆

پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر

☆

دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم پاسباں ہیں اس کے وہ پاسباں ہمارا

☆

نبی آتے رہے آخر میں نبیوں کے امام آئے
وہ دنیا میں خدا کا آخری لے کر پیام آئے

Marfat.com

فہرست کتب

(اس کتاب کی تیاری میں حسب ذیل کتب اور مضامین سے استفادہ کیا گیا:)

(۱) آزاد، مولانا محمد ابوالکلام، رسولِ رحمتؐ، ترتیب و اضافہ مطالب غلام رسول مہر، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۸۱ء۔

(۲) آغا اشرف، محمد سید لولاکؐ، مکتبہ میری لائبریری، لاہور، ۱۹۸۶ء۔

(۳) البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، مصطفی البابی الحلبی، مصر، ۱۳۴۵ھ۔

(۴) ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر (اُردو ترجمہ)، طبع اول، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، ۱۹۸۴ء۔

———، البدایہ والنہایہ، مطبعہ السعادہ، مصر، تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۵) ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، مصطفی البابی الحلبی، مصر، ۱۹۳۶ء۔

———، سیرت ابن ہشام، مقبول اکیڈمی، لاہور، ۱۹۸۵ء۔

(۶) ابوالقاسم رفیق، خاکسار، ائمہ تلبیس یا غارتگرانِ ایمان، دلاوری پرنٹر و پبلشر ۱۹۳۷ء۔

———، جھوٹے نبی (طلوع اسلام کے بعد سے عہد حاضر تک گمراہی کے اندھیرے پھیلانے والے جھوٹے نبیوں اور مہدیوں کا عبرت ناک انجام)، نگارشات، میاں چیمبرز، لاہور، ۲۰۰۲ء۔

(۷) ابوبکر غزنوی، سید، عصر حاضر میں استاد اور شاگرد کا رشتہ، ماہنامہ شمس الاسلام، بھیرہ، جلد ۲۶، شمارہ ۴۔۵، اپریل مئی، ۱۹۸۸ء۔

(۸) ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث السجستانی، السنن، مطبعہ السعادہ، مصر، ۱۹۵۰ء۔

(۹) ابوالبرکات عبدالرؤف قادری دانا پوری، مولانا حکیم، اصح السیر فی ھدی خیر

Marfat.com

البشر ﷺ، مجلسِ نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۸۱ء۔
(۱۰) البیضاوی، امام ناصر الدین، انوار التنزیل واسرار التاویل المسمّٰی تفسیر البیضاوی، دارالفکر، بیروت، ۱۹۸۳ء۔
(۱۱) الحقانی، الشیخ ابومحمد عبدالحق، تفسیر ''فتح المنان''، المشہور بہ تفسیر حقانی، مکتبہ الحسن، لاہور، تاریخ اشاعت نامعلوم۔
(۱۲) احسان الحق، ملک، حقیقت احمدیت، ادارہ صوت القرآن، لاہور، تاریخ اشاعت نامعلوم۔
(۱۳) احمد بن حنبل، المسند، دارالمعارف، مصر، ۱۹۳۶ء۔
(۱۴) اختر، مناظر اسلام مولانا لال حسین، احتساب قادیانیت (۱۳ جلدیں)، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۲۰۰۱ء۔
(۱۵) ادارہ طلوع اسلام، ''معراج انسانیت''، معارف قرآن، جلد چہارم، ادارہ طلوع اسلام، کراچی، تاریخ اشاعت نامعلوم۔
(۱۶) اللہ وسایا، مولانا، تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۱۹۹۰ء۔
۔۔۔، پارلیمنٹ میں قادیانی شکست: قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کی مکمل روداد، علم وعرفان پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۰ء۔
۔۔۔، آئینہ قادیانیت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۲۰۰۱ء۔
۔۔۔، قادیانی شبہات کے جوابات، جلد دوم (حیات عیسیٰ علیہ السلام)، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۲۰۰۴ء۔
(۱۷) التبریزی، ولی الدین الخطیب، مشکوٰۃ المصابیح، سعید کمپنی، کراچی، تاریخ اشاعت نامعلوم۔
(۱۸) الخطیب العمری، امام ولی الدین محمد بن عبداللہ، مشکوٰۃ شریف (اردو ترجمہ)، مکتبہ

Marfat.com

رحمانیہ' لاہور' تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۱۹) اصلاحی' امین احسن' تدبرِ قرآن (جلد پنجم)' فاران فاؤنڈیشن' لاہور' ۱۹۸۲ء۔

(۲۰) الفتاویٰ العالمگیریہ ہندیہ' المطبع الامریہ' قاہرہ' ۹۳-۱۸۹۲ء۔

(۲۱) القرآن الحکیم' وَ ترجمةُ معَانیهِ و تفسیرُه اِلی اللّغةِ الاُردیّةِ' اُردو ترجمہ از مولانا محمد جونا گڑھی' تفسیر و حواشی از مولانا صلاح الدین یوسف' شاہ فہد قرآن حکیم پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ' ۱۴۱۹ھ۔

(۲۲) القشیری' ابوالحسنین مسلم بن الحجاج' الجامع الصحیح' طبع محمد بن علی صبیح و اولادہ' مصر' ۱۳۳۴ھ۔

-----' الجامع الصحیح' دارالمعارف' بیروت' تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۲۳) الکتانی' عبدالحیٰ' نظام الحکومتہ النبویہ' احیاء التراث الاسلامی' بیروت' تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۲۴) الھاشمی' السید احمد' مختار الاحادیث النبویہ و الحکم المحمدیہ' دارالکتب العلمیہ' بیروت ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

(۲۵) برق' عرفان محمود' (نومسلم' سابق قادیانی) قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں' تحریک فدایان ختم نبوت' لاہور' ۲۰۰۴ء۔

(۲۶) برنی' پروفیسر محمد الیاس' قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ' نہم ایڈیشن' شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار' لاہور' تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۲۷) بشیر احمد' تحریک احمدیت: یہودی و سامراجی گٹھ جوڑ' عبداللہ اکادمی' لاہور' ۲۰۰۴ء۔

(۲۸) بلگرامی' حامد حسن' ڈاکٹر' نورِ مبین ﷺ کے انوار ابتدائے آفرینش سے مقامِ محمود تک' تیسرا ایڈیشن' حسن اختر ایسوسی ایٹس' کراچی' ۱۹۹۳ء۔

(۲۹) بھٹی' پروفیسر محمد ارشد خان' انوارِ سیرت' نصرت پریس' لاہور' ۱۹۹۶ء۔

(۳۰) ترمذی' محمد بن عیسیٰ' الجامع الصحیح' مصطفیٰ البابی الحلبی' مصر' ۱۹۵۴ء۔

Marfat.com

(۳۱) توکلی، پروفیسر علامہ نور بخش، سیرت رسول عربی ﷺ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۳۲) جانباز مرزا، تحریک ختم نبوت کا آخری باب جسے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق اور وفاقی شرعی عدالت نے مکمل کیا، مکتبہ تبصرہ، بادامی باغ، لاہور، ۱۹۸۴ء۔

ـــــ، مسیلمہ کذّاب سے دجّالِ قادیان تک: تحریک ختم نبوت کے مختلف ابواب، مکتبہ تبصرہ، لاہور، ۱۹۹۳ء۔

(۳۳) چنیوٹی، مولانا منظور احمد، جب پنجاب اسمبلی نے ربوہ کا نام چناب نگر رکھا، ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد، جھنگ، ۲۰۰۲ء۔

(۳۴) حبیب اللہ امرتسری، مولانا، احتساب قادیانیت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۲۰۰۰ء۔

(۳۵) حسن، ڈاکٹر حسن ابراہیم، تاریخ الاسلام السیاسی والدینی و الثقافی، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۶۴ء۔

(۳۶) خان، پروفیسر محمد رضا، قدیم و جدید تاریخ مسلمانانِ عالم، علمی کتاب خانہ، لاہور، ۱۹۹۸ء۔

(۳۷) خالد شبیر احمد، پروفیسر، اقبال اور قادیانیت، احرار فاؤنڈیشن پاکستان، لاہور۔ تاریخ اشاعت نامعلوم۔

ـــــ، تاریخ محاسبہ قادیانیت دورِ اوّل۔ کاروان ادب، ملتان، ۱۹۸۷ء۔

(۳۸) خالد علوی، ڈاکٹر، انسانِ کامل، الفیصل ناشران، لاہور، ۱۹۹۷ء۔

(۳۹) خالد، محمد متین، قادیانیت: ایک دہشت گرد تنظیم، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۲۰۰۱ء۔

ـــــ، قادیانیت اُس بازار میں، فاتح پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۲ء۔

ـــــ، ثبوت حاضر ہیں؟: قادیانیوں کے بدترین کفریہ عقائد و عزائم پر مبنی عکسی

Marfat.com

شہادتیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۱۹۹۷ء۔

(۴۰) دانش گاہِ پنجاب، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ، جلد ۱۹، (حضرت محمد ﷺ) یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور، ۱۹۸۶ء۔

۔۔۔، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد ۹، یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور، ۱۹۷۲ء۔

(۴۱) ذوقی، مظفرنگری، زندہ اُجالے (نامور مرحوم شخصیات پر نظمیں)، میٹرو پرنٹرز، لاہور، ۱۹۹۵ء۔

(۴۲) رزاق، محمد طاہر، جنہیں ختم نبوت سے عشق تھا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۱۹۹۹ء۔

۔۔۔، دفاع ختم نبوت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۱۹۹۹ء۔

۔۔۔، ناموس محمد ﷺ کے پاسبان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۲۰۰۰ء۔

۔۔۔، مجاہدین ختم نبوت کی داستانیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۲۰۰۰ء۔

۔۔۔، شاہراہ عشق کے مسافر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۲۰۰۰ء۔

۔۔۔، شعور ختم نبوت اور قادیانیت شناسی (سوالاً جواباً)، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۱۹۹۷ء۔

۔۔۔، مجاہدین ختم نبوت کی داستانیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۲۰۰۰ء۔

۔۔۔، کاروانِ تحریک ختم نبوت کے چند نقوش، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۱۹۹۹ء۔

۔۔۔، نغماتِ ختم نبوت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ۱۹۹۳ء۔

۔۔۔، دجّال قادیان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۱۹۹۹ء۔

۔۔۔، قادیانیت کش، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۱۹۹۹ء۔

۔۔۔، دفاع ختم نبوت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۱۹۹۹ء۔

Marfat.com

(۴۳) رازی' محمد ولی' ہادی عالمؐ ' دارالعلوم' کراچی' ۱۹۸۲ء۔

(۴۴) زاھد ملک' مضامین قرآن حکیم' مطبوعات حرمت' راولپنڈی' ۱۹۸۰ء۔

(۴۵) ساجد اعوان' ایچ' تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسول کی سزا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' ملتان' ۱۹۹۶ء۔

(۴۶) ساجد' عبدالمجید خاں' ختم نبوت اور عقیدہ اقبال' ادارہ تحقیق' ملتان' ۱۹۹۷ء۔

(۴۷) سلیمان ندوی' سید و شبلی نعمانی' سیرت النبیؐ الفیصل ناشران' لاہور' ۱۹۹۱ء۔

(۴۸) سلیمان ندوی سید' خطباتِ مدراس' ادارہ اسلامیات' لاہور' ۱۹۸۳ء۔

(۴۹) سلیمانی' محمد احسان الحق' رسولِ مبینؐ مقبول اکیڈمی' لاہور' ۱۹۹۳ء۔

(۵۰) سمیع الحق' مولانا' قادیان سے اسرائیل تک' مؤتمر المصنفین ' دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک' پشاور' ۱۳۹۸ھ۔

(۵۱) سیارہ ڈائجسٹ' رسولؐ نمبر' لاہور' اکتوبر' ۱۹۸۵ء۔

(۵۲) سیوہاروی' محمد حفظ الرحمٰن صدیقی' رسولِ کریم ﷺ' نفیس اکیڈمی' لاہور' ۱۹۸۶ء۔

(۵۳) شجاع آبادی' محمد اسماعیل' خطبات ختم نبوت (جلد چہارم)' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' ملتان' تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۵۴) شفیق مرزا' شہر سدوم' مہتاب پبلی کیشنز' لاہور' تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۵۵) صدیقی سندیلوی' محمد اسحاق' مسئلہ ختم نبوت' علم و عقل کی روشنی میں' تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) عالمی مجلس احرار اسلام پاکستان' ملتان' ۱۹۸۸ء۔

(۵۶) صفی الدّین مبارک پوری' الرحیق المختوم' المکتبۃ السّلفیہ' لاہور' ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء۔

(۵۷) عبدالرحمٰن خان' منشی' دور جدید کے عالمگیر فتنے' جاوید اکیڈمی' ملتان' ۱۹۸۰ء۔

(۵۸) عبدالروف ظفر' ڈاکٹر و پروفیسر نذیر احمد بھٹی' بہائیت اور اس کے معتقدات' قرآنک عریبک فورم' بہاولپور' ۱۹۹۹ء۔

(۵۹) عبدالودود قریشی' خاتم الانبیاء' الاشرف پبلی کیشنز' ۲۰۰۱ء۔

Marfat.com

(۶۰) عتیق الرحمٰن چشتی، ابوالسیف، قادیانی فتنہ، مکتبہ پاسبانِ ختمِ نبوت، چنیوٹ، ۱۹۵۲ء۔

(۶۱) عثمانی، علامہ شبیر احمد، تفسیر عثمانی، شاہ فہد قرآن حکیم پرنٹنگ کمپلیکس، مدینہ منورہ، تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۶۲) عثمانی، مولانا مفتی محمد رفیع، علاماتِ قیامت اور نزولِ مسیح، مکتبہ دارالعلوم، کراچی، ۱۹۹۹ء۔

(۶۳) عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیرؒ، الفصول فی سیرۃ الرسولؐ، سیرۃ سرور انبیاءؑ، (اُردو ترجمہ از غلام احمد حریری)، کتاب مرکز، فیصل آباد، تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۶۴) غلام مرتضیٰ، ملک ڈاکٹر، انوار القرآن، ملک سنز لاہور، ۱۹۹۶ء۔

(۶۵) فاضل لکھنوی، سید مرتضیٰ حسین، خطیب قرآن (نبی آخرالزمان)، شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، لاہور، تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۶۶) قاضی محمد شریف، اسوہ حسنہ قرآن کی روشنی میں، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، ۱۹۸۲ء۔

(۶۷) قریشی، مولانا محمد خالد، ختمِ نبوت ڈائری، ادارہ دعوت و ارشاد، چنیوٹ، ضلع جھنگ، ۱۹۸۹ء۔

(۶۸) قطب شہید، سید محمد، فی ظلال القرآن، (اُردو ترجمہ از سید حامد علی) البدر پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۸۹ء۔

(۶۹) کاندھلوی، حبیب الرحمان صدیقی، مہدویت نے اسلام کو کیا دیا: قرآن کریم اور احادیث نبویؐ اور تاریخ کی روشنی میں، انجمن اسوہ حسنہ پاکستان۔ کراچی، ۱۹۸۷ء۔

(۷۰) گوہر، ممتاز علی قاضی، سیرت النبی ﷺ اور ہماری زندگی، پرنٹ لنک کمپیوٹر بیورو، کراچی، ۱۹۸۹ء۔

(۷۱) گوہر قلم، خورشید عالم، تاجدار رحمت ﷺ، ریاض برادرز، لاہور، ۱۹۹۶ء۔

Marfat.com

(۷۲) گیلانی، سید مناظر احسنؒ، النبی الخاتم ﷺ، مکتبہ رشیدیہ، لاہور، ۱۳۸۸ھ۔

(۷۳) لدھیانوی، مولانا محمد یوسف، تحفہ قادیانیت (۵ جلدیں)، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۲۰۰۱ء۔

(۷۴) مجاہد الحسینی، مشاہیر کی تقریریں، ادارہ صوت الاسلام، فیصل آباد، ۱۹۹۵ء۔

(۷۵) مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، (لائلپور)، شیخ محمد رفیق گوریجہ سول جج جیمس آباد سندھ کا فیصلہ: مرزائی کافر و مرتد ہیں ان سے کسی مسلمان لڑکی کا نکاح جائز نہیں (فیصلہ کا مکمل متن)۔ مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ۱۹۷۰ء۔

(۷۶) مجیب الرحمٰن شامی، ماہنامہ قومی ڈائجسٹ (قادیانیت۔ اشاعت خاص)، جلد ۶۷، شمارہ: ۱، قومی پبلشرز، لاہور، ۱۹۸۴ء۔

(۷۷) محبوب عالم، مولوی، اسلامی انسائیکلو پیڈیا، الفیصل ناشران لاہور، ۱۹۹۲ء

(۷۸) محمد ابراہیم کیمرپوری، مولانا، خانہ قادیان معہ اپنا فسانہ، فاروقی کتب خانہ، ملتان، ۱۹۹۰ء۔

(۷۹) محمد ابراہیم، مولوی، الحق الصریح فی حیات المسیح، ادارہ مرکزیہ دعوۃ و ارشاد، چنیوٹ، ۱۹۹۰ء۔

(۸۰) محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، تشکیل جدید الہیات اسلامیہ (مترجم، سید نذیر نیازی)، بزم اقبال، کلب روڈ، لاہور، ۱۹۵۸ء۔

۔۔۔۔، کلیات اقبال (فارسی)، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۷۳ء۔

۔۔۔۔، کلیات اقبال (اُردو)، اقبال اکادمی، لاہور، ۱۹۹۰ء۔

۔۔۔۔، اسلام اور احمدیت مع (پنڈت جواہر لال نہرو کے اٹھائے گئے سوال کا جواب)، مدینۃ العلم، لاہور، تاریخ اشاعت، نامعلوم۔

(۸۱) محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، ۱۴۰۱ھ۔

(۸۲) محمد عبدالحیٔ، ڈاکٹر، اُسوۂ رسولِ اکرم ﷺ، کتب خانہ مظہری، کراچی، تاریخ

اشاعت نامعلوم۔

(۸۳) محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء القرآن، (جلد اول تا پنجم)، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۱۴۰۰ھ۔

۔۔۔، ضیاء النبیؐ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۱۴۱۸ھ۔

(۸۴) محمد مسلم بن برکت اللہ، مرزا غلام احمد قادیانی اور اُن کی اُمت کی حقیقت اُن کی تحریرات سے، ٹھٹائی کمپونڈ، کراچی، تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۸۵) مخدوم، مولانا محمد عبدالواحد، کذباتِ مرزا (مکمل تین حصے)، تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام پاکستان، ملتان۔ ۱۹۹۸ء۔

(۸۶) مرغوب الرحمٰن، مولانا، ماہنامہ دارالعلوم (ختم نبوت نمبر)، جلد: ۷۱، شمارہ: ۳، ۴، ۵، (جون تا اگست)، مکتبہ مدینہ، لاہور، ۱۹۸۷ء۔

(۸۷) مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری، الجامع الصحیح، طبع محمد بن علی صبیح و اولادہ، مصر، ۱۳۳۴ھ۔

(۸۸) مکتبہ نوائے پاکستان، مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں ۔ (جناب محمد اکبر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی کا مکمل فیصلہ) مطبوعہ مقبول عام پریس، لاہور، ۱۹۵۵ء۔

(۸۹) منصور پوری، مولانا سلمان، ردّ قادیانیت کے زرّیں اُصول، ادارہ مرکزیہ دعوۃ و ارشاد، لاہور، ۲۰۰۱ء۔

(۹۰) منصور پوری، محمد سلیمان، قاضی، رحمۃ للعالمین، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۴۶ء۔

(۹۱) مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، اچھرہ، لاہور، ۱۹۷۹ء۔

۔۔۔، اسلامی ریاست، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۶۷ء۔

۔۔۔، اسلامی تہذیب اور اس کے اصول و مبادی، اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، لاہور،

Marfat.com

۱۹۶۶ء۔

۔۔۔۔، سیرت سرور عالم ﷺ تیسرا ایڈیشن، (جلد ۲۔۱)، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۸۰ء۔

۔۔۔۔، قادیانی مسئلہ، مرکزی شعبہ نشرواشاعت جماعت اسلامی پاکستان، لاہور، ۱۹۵۳ء۔

(۹۲) مونس زبیری، سرکار دو عالم ﷺ نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۱۹۸۱ء۔

(۹۳) مہر علی شاہ، سیّد پیر، تصفّیہ مابین سُنّی و شیعہ، پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز لمیٹڈ، لاہور، ۱۹۷۹ء۔

(۹۴) ناصر، نصیر احمد، ڈاکٹر، پیغمبر اعظمؐ و آخر، اشاعت اوّل، فیروز سنز، لاہور، تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۹۵) ندوی، شاہ معین الدین احمد، تاریخ اسلام، عہد رسالت و خلافت راشدہ اور علمی تاریخ، ایچ، ایم، سعید کمپنی، کراچی، تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۹۶) ندوی، مولانا سیّد ابوالحسن علی، قادیانیت مطالعہ و جائزہ، مجلس نشریات اسلام، کراچی، تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۹۷) نسائی احمد بن شعیب، السنن، المطبعہ المصریہ، ۱۹۳۰ء۔

(۹۸) نعمانی، محمد منظور، مولانا، معارف الحدیث، دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۸۳ء۔

(۹۹) نعیم صدیقی، محسنِ انسانیت، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۸۲ء۔

(۱۰۰) ہاشم علی، سیّد، شاہکار انسائکلو پیڈیا، اسلامی شاہکار بک فاؤنڈیشن، کراچی، تاریخ اشاعت نامعلوم۔

(۱۰۱) ہیکل، محمد حسین، حیات محمد ﷺ، طبع ششم ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۱۹۹۳ء۔

102. **Abdul Hameed Siddiqui,** *The Life of Muhammad* (PBUH), Dar El Fath, Beirut, 1969.

----, *The Life of Muhammad* (PBUH). Islamic Publications Ltd.

Lahore.1984.

103. **Bashir Ahmad,** The Ahmadiyya Movement:British-Jewish Connections, Islamic Study Forum Rawalpindi, 1994.

104. **Bettany,** G.T. Encyclopedia of World Religions, Brackton Books, London, 1990.

105. **Eliade, Mircea, ED.,** *The Encyclopedia of Religions,* MacMillan Publishing Company, New York, 1987.

106. **Gibb. H.A.R. and J.H Kramers,** Shorter Encyclopaedia of Islam, Luzac. London, 1953.

107. **Haykal, Muhammad Husayn,** *The Life of Muhammad,* translated from the 8th Edition by Ismail Ragi, A. al-Faruqi, North American Trust Publishers, U.S.A. 1976.

----, *The Life of Muhammad. (English Translation).* Cairo.1947.

108. **Hitti, P.K.** *History of the Arabs,* Macmillan, London, 1968.

109. **Hughes, Thomas Patrick,** A Dictionary of Islam, Premier Book House, Lahore, 1964.

110. **The Hutchinson Encyclopedia Helicon Publishing Ltd.,** Oxford, 1999.

111. **Landua, Rom,** Islam and the Arabs, George Allen and Unvin Ltd., London, 1958.

112. **Lane, Edward William,** Arabic-English Lexicon,Williams and Norgate), London, 1865.

113. **Lewis, B., et. al.,** Editors, *The Encyclopaedia of Islam.* E.J. Brill. Lieden. 1965.

----, *The Encyclopaedia of Islam.* ' Ijtihad' (Article). Vol. III, 1979.

114. **Steingass, F.,** Arabic-English Dictionary, Sang-e-Meel Publications, Lahore, 2001.

115. **Muhammad Asad,** *The Message of the Quran.* Translated and explained. Dar al-Andalus, Gibraltar, 1980.

116. **Muhammad Iqbal,** Dr. Allama, Reconstruction of Religious Thought in Islam, Oxford, 1934.

----,Islam and Ahmedism with a reply to questions raised by Pandit Jawahar Lal Nehru, n.d.

117. **Muir, Sir William,** *Life of Muhammad,* Rev. Ed., John Grant. Edinburgh, 1923.

118. ***The New Book of Knowledge,*** Grolier Incorporated, Danbury, Connecticut, 1997.

119. **Nicholson, R.A., Prof,** *A Literary History of the Arabs,* Curzon Press, Surrey, England, 1995.

120. ***The Oxford Encyclopaedia of the Modern Islamic World,*** 4 Volumes, Oxford University Press, New York / Oxford, 1995.

121. **Aawda, Mohamed S.** Qadiani Movement: A Critical Study, Aalmi Majalis Tahaffuze Khatame Naboowat, Multan, n.d.

122. **Yusuf Ali,** Abdullah, *The Holy Quran, Text. Translation and Commentary,* Amana Corporation, St. Brentwood, Maryland, U.S.A., 1983.

Marfat.com

Marfat.com